

# بیماریوں کی پہلی کتاب



ہومیو پیتھک  
ڈاکٹر عابد حسین



ناشران

کینٹ ہومیو پیتھک ٹور و ہسپتال  
ہومیو پیتھک بلڈنگ - بلاک نمبر ۷ - سرگودھا



# ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب

مسنفہ

ہومیوپیتھک ڈاکٹر عابد حسین

کے متعلق پاکستان کے ماہرین فن کی قیمتی آراء

ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب کا چھٹا ایڈیشن پیش خدمت ہے  
اظہارِ تشکر ہم تادیر مطلق کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہماری محنت کو  
ٹھکانے لگایا۔ اس انتہائی مختصر ہومیوپیتھک انسائیکلو پیڈیا نے ہومیوپیتھی کی  
تبلیغ اور نشر و اشاعت میں جو کام کیا ہے اس کا صرف اتنا ہی ثبوت کافی ہے  
کہ بعض احباب نے اس کا نام "ہومیوپیتھک مبلغ" تجویز کیا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند  
کریم ہمیں مزید توفیق عطا فرمائے کہ ہم زیادہ سے زیادہ ہومیوپیتھی کی خدمت کر سکیں۔

ناشران کینٹ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال

ہومیوپیتھک بلڈنگ بلاک ۷ سرگودھا و مغربی پاکستان

قیمت: ۱۰ روپے

عالی جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر محمد سعید صاحب صد سوسائٹی آف ہومیوپیتھس

ماک ڈیر اعلیٰ پندرہ روزہ "ہومیوپیتھک میگزین" ماک ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ

ہسپتال ۳۰ علامہ اقبال روڈ، لاہور

ہومیوپیتھک ڈاکٹر عابد حسین صاحب نے حال ہی میں ہومیوپیتھس کی پہلی کتاب

لکھی ہے۔ آپ اس سے پہلے دو کتابیں "کنیٹ ہومیوپیتھک گائیڈ" اور "کنیٹ

ہومیوپیتھک پاکٹ میٹریا میڈیکا" بھی لکھ چکے ہیں جو ہر طرح مقبول ثابت ہوئی ہیں

کتاب کے دیباچہ میں ان نابینا مقلدوں کو ہدایت کی گئی ہے جو پرانے خیالات اور

طور طریقوں سے چٹے رہتے ہیں اور آج کی دنیا کے ترقی علوم کے نئے دور کو محض

ایک نیاراستہ سمجھتے ہیں اور اسے شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

دیباچہ کے بعد موجود ہومیوپیتھس ڈاکٹر ہانسن کی سوانح حیات ایسے حسین پیرایہ

میں دی گئی ہے کہ پڑھنے والا اگر ہانسن ہی کی زندگی کی صحیح پیروی کرنے لگے تو

ہومیوپیتھس کی موجودہ خلفشار ایک دوسرے پر بد اعتمادی اور بے صبری میں ناحق

الزام تراشی آج ہی ختم ہو جائے اور دین و دنیا دونوں ہی سنور جائیں۔

تیسرے باب میں ماضی و حاضر کے نامور ہومیوپیتھس۔ ہسپتالوں اور خیراتی

شفابخانوں کا ذکر ہے۔ اسے پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ ہمارا ماضی کتنا شاندار تھا۔ لیکن

اب حال اتنا اچھا نہیں۔

چوتھے باب کا عنوان ہے "علاج بالمثل کیا ہے؟" یہ باب درحقیقت آرگنین

کی پہلی دس دفعات کالبتِ لباب ہے جس میں بڑے ہی عام فہم طریق پر قوتِ حیات، مرض اور ازالہ مرض کی تشریح کی گئی ہے۔

پانچویں باب میں علاجِ بالصد کی لن ترا نیوں اور زیاں کاریوں کا ذکر ہے اس موازنہ کے مطالعہ سے ہومیوپیتھیس میں اپنے علاج کی برتری کا احساس ہونے لگتا ہے۔

چھٹے باب میں مضمون کو سوال و جواب کی صورت دے کر مصنف نے ہومیوپیتھک اصول کو سمجھانے اور عام اعتراضات کے رد کرنے کی بہترین کوشش کی ہے اور وہ اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب بھی رہا ہے۔

کتاب میں دو سازی کا ذکر بھی ہے۔ ان ذکر کردہ مبادیات اور ہدایات کا جاننا ہر معالج کے لئے ازلیں ضروری ہے۔

ساتواں باب مریض کے امتحان اور کیس ریکارڈنگ کے متعلق ہے اور آخری باب میں چند ہومیوپیتھک ادویہ کی ممتاز علامات کا مختصر تذکرہ ہے۔

القصد اس انتہائی مختصر ہومیوپیتھک انسائیکلو پیڈیا میں ہر طالب علم اور معالج کے لئے جاننے اور سمجھنے کے لئے مفید نکات موجود ہیں اور میری رائے ہے کہ اگر اسی نوع کی ضخیم کتابیں اور بھی لکھی جائیں تو اردو میں اچھی کتابوں کی کمی جو آج کل بڑی طرح محسوس کی جا رہی ہے پوری ہو سکتی ہے۔

مصنف اس کتاب پر ہر طرح مبارک باد کے لائق ہے۔

عالی جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر ایم اے سعید صاحب

مالک و مدیر اعلیٰ ماہنامہ ہومیوپیتھک اوٹ لکٹ

فرزیشن انچارج دہلی اور جنرل ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتالی ویکلن روڈ لاہور

ہومیوپیتھک ڈاکٹر عابد حسین صاحب تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ ان کی تصنیف

کردہ کتب یعنی کینیٹ ہومیوپیتھک گائیڈ اور کینیٹ ہومیوپیتھک پاکٹ میٹریا میڈیکل

ہومیوپیتھک حلقوں سے خراج تحسین وصول کر چکی ہیں۔ زیر نظر کتاب جیسا کہ اس

کے نام سے ظاہر ہے۔ خاص طور پر مبتدی حضرات کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس

میں وہ تمام ضروری امور درج ہیں۔ جن پر فن ہومیوپیتھکی کا دار و مدار ہے۔ کتاب کو

مفید، سہل اور عام فہم بنانے میں مصنف نے کافی کوشش کی ہے۔ اس نوع کی

کتابیں بہت کم پائی جاتی ہیں میری رائے میں ہومیوپیتھکی کی پہلی کتاب ان سب سے

بازی لے گئی ہے۔ اس کا مطالعہ ہر مبتدی کے لئے دوسری دقیق اور ضخیم کتابیں

پڑھنے سے پہلے ضروری ہے۔

مجھے امید ہے کہ زیر نظر کتاب کو بھی مصنف کی دوسری کتابوں کی طرح قبولیت

عامہ کا شرف حاصل ہوگا۔

سہیل

عالی جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر محمد زید رضا صاحب مسلم مالک سنٹرل ہومیوپیتھک ہسپتال رحمہما

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آج اکنافِ عالم میں ایلو پیتھک طریقِ علاج اپنے شامیانے گاڑے فتح کے پھیرے لہرا رہا ہے۔ اس انسانیت کش طریقِ علاج کی طنائیں ڈھیلی کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ایک طرف تو ہومیوپیتھک فلسفہ اور طریقِ علاج کو آسان زبان میں پیک کے سامنے پیش کیا جائے اور دوسری طرف ایلو پیتھک فلسفہ اور طریقِ علاج پر کڑی تنقید کی جائے اور دنیا کو اس کے مہلک اثرات سے باخبر کیا جائے۔ انہی دو باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہومیوپیتھک ڈاکٹر عابد حسین صاحب نے ہومیوپیتھک کی پہلی کتاب "مرتب کی ہے اور بلاشبہ مؤلف اپنی اس سعی میں کما حقہ کامیاب رہا ہے۔"

کتاب مرتب کرنے میں مؤلف نے جس حُسنِ ترتیب کا اہتمام کیا ہے وہ قابلِ داد ہے۔ اس کتاب میں ہومیوپیتھک کے اولین معمار کا مکمل تعارف بھی ہے اور دنیا میں ہومیوپیتھک طریقِ علاج کی ترویج و اشاعت اور ترقی کی داستان بھی ہے۔ اس کے علاوہ ہومیوپیتھک فلسفہ اور طریقِ علاج کو نہایت دلنشین اور آسان پیرایہ میں پیش کیا ہے اور ایلو پیتھک فلسفہ اور طریقِ علاج کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔ سوال و جواب کے پیرایہ میں ہومیوپیتھک علاج پر وارد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات دیئے ہیں۔ غرضیکہ کتاب کیا ہے۔ گلہائے رنگازنگ کا ایک مجموعہ اور

اس کی ایک ایک سطر مؤلف کی محنت اور قابلیت کا زندہ ثبوت ہے۔ کتابت اور طباعت اور جلد بندی مؤلف کی نفاستِ طبع کی ضامن ہے۔

—

عالی جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر سید مقصود زامردی صاحبی۔ اسے ملتان (پاکستان) کتاب کے نام نے اسے خواہ مخواہ درسی حیثیت بخش دی۔ وگرنہ یہ کتاب ان شائقین ہومیوپیتھی کے لئے بھی یکساں دلچسپی کا باعث ہوگی جو اس فن اور اس کے فلسفے کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

آپ نے اپنی اس موجودہ تصنیف میں بہت سی مفید ہومیوپیتھک کتابوں کا سببِ تباب نہایت مختصر لیکن عام فہم انداز میں جمع کر دیا ہے۔ ہومیوپیتھی کے طالب علموں اور عام شائقین کے لئے یہ کتاب نہایت بصیرت افزا اور مفید ثابت ہوگی اور وہ حضرات بھی جو ہومیوپیتھی کو اپنے تعصب، نادانانہ عقیدت یا کورزوقی کے باعث بالکل نہیں جانتے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ضرور چونکیں گے اور ہو سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں سے بہت سوں کی آنکھیں کھل جائیں۔ ان کی تعصب کی پٹی اتر جائے اور وہ ہومیوپیتھی کے مرتبی بن جائیں۔

آپ نے مختلف ابواب میں اس فن کے متعلق وہ تمام نظری اور عملی معلومات مختصر طور پر اکٹھی کر دی ہیں جو لوگ جانتا چاہتے ہیں۔ ہومیوپیتھک علاج کی عدم موجودگی میں بھی اس کتاب کی امداد سے روزمرہ کی عام فہم بیماریوں میں عام



ذہین مرد یا عورت اپنے کنبے کے مرلیوں کو کافی امداد پہنچا سکتے ہیں بسا اوقات اس کتاب کے مطالعے کی مدد سے چند خوراکوں ہی میں مرض کا کلی ازالہ ہو جائے گا اور یوں بہت سی سردیوں سے لوگوں کو نجات مل جائے گی۔

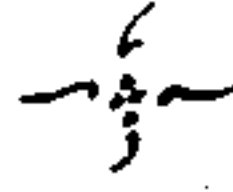
خدا آپ کو ہومیوپیتھی کی بیش از بیش خدمت کرنے کا موقع اور سہولتیں عطا فرمائے۔ کاش آپ کی دوسری تصانیف اسی طرح منظر عام پر آتی رہیں اور لوگوں کی چشم کشائی کرتی ہیں۔

میں نے آپ کی دیگر تصانیف کے بارے میں سنا تو تھا لیکن نظر سے آج تک کوئی بھی نہ گذری تھی۔ اس کتاب کے مطالعے سے مجھ پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ آپ کو تصنیف و تالیف کا پورا پورا استحقاق ہے۔ قدرت نے آپ کو اپنے علم کے انہار کی جوتوت عطا فرمائی ہے۔ اس کا استعمال ہومیوپیتھک فن اور طالبان علم کے لئے از حد ضروری ہے۔

~\*~

عالی جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر مختصر علی صاحب گزن راولپنڈی میں نے ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب مصنفہ ہومیوپیتھک ڈاکٹر عابد حسین صاحب شروع سے اخیر تک بڑے غور سے پڑھی۔ اس سے پیشتر بھی ہومیوپیتھی پر شائع شدہ کئی ایک مختصر ابتدائی کتب پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ مگر میں بے شوق

سے کہہ سکتا ہوں کہ اتنی مختصر، جامع اور آسان فہم کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔  
 ڈاکٹر صاحب موصوف کا طرز بیان اس قدر دلکش ہے کہ یہ کتاب شروع  
 کر لینے کے بعد بغیر ستم کئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا۔ میرے خیال میں یہ کتاب  
 جہاں عوام پر ہومیوپیتھک طریقہ علاج کی فضیلتیں ظاہر کرتی ہے وہاں ہومیوپیتھک  
 سائنس سے شغف رکھنے والوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام بھی دیتی ہے۔ اگر ہومیوپیتھی  
 پر ایسی مفید کتابیں اتنی آسان اور سادہ زبان میں آج سے بیس پچیس برس پہلے شائع  
 ہو جاتیں تو آج خدا واد مملکت پاکستان میں اس فن سے تعصب رکھنے والا کوئی متفکر  
 نظر نہ آتا۔



عالی جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر حافظ محمد شفیع صاحب ایم، اے

یکرٹری جنرل پاکستان ہومیوپیتھک ایسوسی ایشن لاہور

ہومیوپیتھک ڈاکٹر عابد حسین صاحب نے تصنیف و تالیف کا جو قابل قدر سلسلہ  
 شروع کیا ہے وہ لائقِ صد تحسین ہے۔ اس سلسلہ کی تیسری کتاب موسومہ "ہومیوپیتھی کی  
 پہلی کتاب" کو میں نے بغور پڑھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب مصنف کی محنت اور  
 قابلیت کی منہ بولتی تصویر ہے اور ابتدائی حضرات کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔  
 میں ڈاکٹر صاحب موصوف کی علمی و ادبی صلاحیتوں سے بخوبی واقف ہوں۔ اسی  
 لئے میں نے ان کی پہلی تصنیف "کینیٹ ہومیوپیتھک گائیڈ" پر تبصرہ کرتے ہوئے

اپنی دلی خواہش کا اظہار اس مصدعہ سے کیا تھا کہ :

اللہ کرے زورِ مسلم اور زیادہ

آج مجھے دلی خوشی ہے کہ ڈاکٹر عابد حسین صاحب نے میری اس دلی خواہش کو کما حقہ پورا کیا اور سلسلہ تصنیف و تالیف کو جاری رکھا۔ خدا کرے یہ ہومیو پتھی کی پہلی کتاب، ہومیو پتھی کی پہلی پونجی کی طرح ایک لامتناہی سلسلہ کی پہلی کڑی ثابت ہو۔

~\*~

عالی جناب ہومیو پتھک ڈاکٹر محمد صلاح الدین صاحب (ڈاکٹر ڈین صاحب)

صدر ہومیو پتھس فیڈریشن پاکستان۔ راولپنڈی (پاکستان)

✽ ایس کار از تو آید و مرداں چنیں گشد

آپ نے ہومیو پتھی کی پہلی کتاب کو اس انداز سے پیش کر کے بندی حضرات اور ولدادگان ہومیو پتھی کی مشکل حل کر دی ہے اتنے بڑا فتادہ علاقہ سے اتنی دلچسپی، خوبصورت اور دیدہ زیب کتاب کا شائع ہونا حیران کن ہے۔ دعا ہے پروردگار آپ کو فنِ عزیز کی صحیح خدمت کے اور مواقع بھی نصیب کرے۔ آمین۔

اس کامیابی پر مبارکباد قبول فرمائیے۔ کئی دوستوں کو یہ کتاب دکھائی ہے۔

اللہ کرے زورِ مسلم اور زیادہ

کانڈ، چھپائی، لکھائی، جلد سازی سب معیاری ہے۔

— پتہ —

عالی جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر مسر وار محمد صاحب

جہلم (پاکستان)

آپ کی تصنیف "ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب" کا بغور مطالعہ کیا گیا۔ اس کتاب میں فن کی ابتدائی ضروریات کو جس خوش اسلوبی سے بیان کیا گیا ہے اس کی مثال یہ خود ہے یہ کتاب نہ صرف ابتدائی مقاصد کو ہی پورا کرتی ہے بلکہ خاندانی معالجہ کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔

آپ کی محنت قابل تحسین ہے۔ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر آپ نے یہ مساعی جاری رکھی تو وہ دن دور نہیں جب کہ ہومیوپیتھی ہمارے ملک میں پورے عروج پر ہوگی۔

— پتہ —

عالی جناب ہومیوپیتھک ڈاکٹر اے کے سوری صاحب پشاور شہر

میں نے ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب "کا بغور مطالعہ کیا ہے اور دل چاہتا ہے کہ ایسے دن میں ایک مرتبہ روز پڑھ لیا کروں۔ کیوں کہ آپ نے کمال محنت سے سمندر کر کوڑہ میں بند کیا ہے کہ وقت ضائع نہیں ہوتا۔ اور ہومیوپیتھک سائنس اور عام سوالات

کا جواب وضاحت سے بیان کیا ہے۔  
 آپ واقعی ہومیوپیتھی کے خادم کہلانے کے حق دار ہیں۔ میری دانست میں  
 ہر ہومیوپیتھ اور ہومیوپیتھک سائنس سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ کتاب  
 مشعلِ راہ ہوگی۔ آپ کی اس کوشش بلیغ پر احقر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہے۔



## تبصرہ روزنامہ زمیں سدا لہور مورخہ ۱۲/۵/۵۸

ہومیوپیتھی طریقہ علاج کی روز افزوں مقبولیت اور خواص و عوام میں اس کے  
 بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر ہومیوپیتھک ڈاکٹر عابد حسین نے ہومیوپیتھی  
 کی پہلی کتاب "قلبند فرما کر اس فن کے طلباء اور شائقین پر غیر معمولی احسان کیا ہے  
 کتاب ہذا کے مطالعہ سے انکشاف ہوا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی یہ بے مثل  
 تالیف ایک بتدی سے لے کر کسی بڑے سے بڑے ہومیوپیتھک کے لئے بھی  
 یقیناً مفید اور کارآمد ثابت ہو سکتی ہے۔

منجملہ دیگر خوبیوں کے سب سے نمایاں قابلِ تعریف خوبی اس کتاب کی یہ  
 ہے کہ فاضل اور بالغ نظر مؤلف نے ہومیوپیتھی طریقہ علاج سے متعلق تمام اصول  
 قواعد ایسے سادہ اور آسان پیرایہ میں تحریر فرمائے ہیں جن کی روشنی میں ادق  
 سے ادق اور پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل خود بخود حل ہوتے چلے جاتے ہیں اور بوقت  
 مطالعہ ذہن پر ہلکا سا بار بھی محسوس نہیں ہوتا۔

المختصر یہ جامع الصفات تالیف علاج بالمثل دیہومیو پیٹھی کے قدر دانوں کے  
 لئے ناورد الوجود اور بیش قیمت تحفہ ہے۔ ہم قارئین "زمیندار" سے اس کی خریداری  
 کی پر زور سفارش کرتے ہیں۔

چند



تاریخی ماوہ  
 از

عالی جناب سید ابوالظہر نازش رضوی صاحب

چیف ایڈیٹر "زمیندار" لاہور

"علاج بے مثل پر یہ کتابچہ بے مثال ہے"



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# ہومیو پتھی کی پہلی کتاب

سائل واپڈیشن

مصنفہ

ہومیو پتھیک ڈاکٹر عابد حسین

مصنفہ۔ کینٹ ہومیو پتھیک گائیڈ، کینٹ ہومیو پتھیک پابکٹ میڈیا مارکیٹ  
ہومیو پتھی کے راز، تعلقات الاویہ (انگلش) وغیرہ

پبلشرز

کینٹ ہومیو پتھیک اسٹورز اینڈ ہسپتال

ہومیو پتھیک بلڈنگ بلاک سرگوبھا

قیمت جلد ۱۵ روپے

ہومیوپیتھی کے ایک ایسا آرٹ جو زندگی میں صحت اور حسن کا رنگ بھرتا ہے

ہومیوپیتھی کے ایک نیکی ہے اور اس کا پھیلا نا باعث برکت ہے

پاکستان کے مسئلہ صحت کا واحد حل ہومیوپیتھی ہے۔

ناشر و پبلشر :- ہومیوپیتھک ڈاکٹر کاظم حسین جعفری  
 طبائع :- نامی پریس پیسہ اخبار لاہور  
 کتابت :- مسکین شیرازی

بار اول	_____	۱۹۵۷ء
بار دوم	_____	۱۹۵۹ء
بار سوم	_____	۱۹۶۲ء
بار چہارم	_____	۱۹۶۸ء
بار پنجم	_____	۱۹۷۵ء
بار ششم	_____	۱۹۷۸ء
بار ہفتم	_____	۱۹۸۰ء



حقیقی اور نرم طور پر شفا ہو میو پیتی طریق پر ہوتی ہے جیسا کہ ہم نے تجربے اور استدلال سے معلوم کیا ہے۔ یہی صحیح طریقہ ہے جس سے زور و اثر اپنی اور مستقل شفا حاصل کی جاتا ہے اور یہی قانون، شفا قدرت کے دائمی اور غیر متغیر قانون کی بنیادوں پر قائم ہے۔ مخالف ہو میو پیتی قانون، شفا ہی ایک صحیح طریقہ ہے جو انسان کے لئے فنی طور پر ممکن ہے۔ یہی شفا کا سیدھا راستہ ہے ایسا سیدھا جیسا کہ دو نقطوں کے درمیان ایک ہی سیدھا خط ہوتا ہے۔

انمن اعظم (وقفہ ۵۳)

## روح اور جسم

”یہ مادی جسم بغیر قوتِ حیات کے نہ تو کوئی احساس کر سکتا ہے نہ کوئی حرکت کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنا بچاؤ کر سکتا ہے۔ اس مادی جسم کے تمام احساسات اور زندگی کے تمام افعال جو اس سے سرزد ہوتے ہیں، صرف اور صرف اس غیر مادی قوتِ حیات کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور یہی قوتِ حیات اس مادی جسم کو صحت اور بیماری دونوں حالتوں میں زندہ رکھتی ہے۔ جب ایک انسان بیمار ہوتا ہے تو یہ صرف اس کے تمام جسم میں بسنے والی اور خود مختار قوتِ حیات ہی ہے جو سب سے پہلے مرکزِ صحت سے گر جاتی ہے اور پھر یہی قوتِ حیات ہی ادویات کے غیر مادی اثر کے واسطے سے واپس صحت کی حالت اختیار کرتی ہے۔“

بائنس اعظم

آرگینن دفعہ ۱۰، ۱۱، ۱۲

# فہرست مضامین

صفحہ	عنوان
۲۷	ہومیوپیتھی کا پہلا دریافت کنندہ
۲۹	ہائمن اعظم
۳۰	ہومیوپیتھی کی دنیا میں ترقی
۳۱	فطرت، ایک کامل نصف
۳۵	علاج بالمثل کیا ہے؟
۳۵	توت حیات
۳۵	توت حیات کے جسم پر حکمران ہونے کا ثبوت
۳۵	ہلکی پھلکی توت حیات اتنے بڑے دزنی جسم کو کیسے سنبھالنے لگتی ہے
۳۶	جسم انسانی
۳۶	بیماری یا مرض
۳۶	دوا
۳۶	علاج بالمثل کیسے واقع ہوتا ہے؟
۳۹	علاج یا ضد کی کارگزاری

عنوان

صفحہ

جسم انسانی

مرض

دوا

سوال و جواب

۱۔ کیا وجہ ہے کہ ہومیو پیتھک دوائیں بہ نسبت ایلو پیتھک دواؤں کے زیادہ دیر بعد اثر کرتی ہیں؟

۲۔ جب ہومیو پیتھک پٹنسی میں کوئی دوا مادی صورت میں موجود نہیں ہوتی تو وہ کس طرح سے فائدہ پہنچا سکتی ہے؟

۳۔ اگر آپ کے دھڑنے کے مطابق ہومیو پیتھی ہی سچی طب ہے تو کیا وجہ ہے کہ لوگوں میں اس کا عام رواج نہیں ہے۔ حالانکہ ایلو پیتھی اور یونانی علاج کا نامک ہیں عام رواج ہے۔

۴۔ کیا وجہ ہے کہ ہومیو پیتھی میں جلدی امراض میں جلد پر دوائیں استعمال کرنے کی بجائے صرف کھانے کی دوا دی جاتی ہے؟

۵۔ کیا وجہ ہے کہ پختے ہومیو پیتھک دواؤں سے بہت جلد شفا یاب ہوتے ہیں؟

۶۔ ہومیو پیتھی اور جراثیم کی تھیوری

۷۔ ہومیو پیتھک علاج میں ہر مریض میں پرانے دے ہوئے امراض کو کیوں پھر باہر

صفحہ	عنوان
۷۷	بانہر نکالتے ہیں؟
۷۸	کیا وجہ ہے کہ ہومیوپیتھک دوائیں شفا دینے سے پہلے بعض اوقات مریض کو بڑھا دیتی ہیں؟
۸۱	ہومیوپیتھی میں صرف مفرد دوا کیوں استعمال کی جاتی ہے؟
۸۳	ہومیوپیتھی میں سرجری نہیں ہے۔
۸۵	کیا وجہ ہے کہ شکھیا۔ مٹھا تیلیہ۔ پارہ وغیرہ زہریلی ادویات ہومیوپیتھی میں بچوں کو بے دھرمک استعمال کرا دی جاتی ہیں؟
۸۶	یہ ہومیوپیتھی والوں کا پروگرام ہے کہ غیر ہومیوپیتھک دواؤں سے صحت حاصل نہیں ہوتی۔
۹۰	تعریفات :-
"	ہومیوپیتھی کا مطلب
"	ہومیوپیتھک معالج کی تعریف
۹۹	ہامن اعظم کی ہومیوپیتھی پر اہم تصانیف
۱۰۰	ہومیوپیتھی کے اہم ترین اصول
"	ہومیوپیتھک تجویز دوا کے ضروری اصول
۱۰۱	دوا کے تجویز کرنے کا اکیلا ضابطہ
"	دواؤں کا اثر معلوم کرنا

عنوان

صفحہ

ہومیو پیتھک شدتِ علامات

میٹر یا میڈیکا

دوا کی تعریف

ہومیو پیتھی میں دوائیں حاصل کرنے کے ذرائع

علامت

علامت کی قسمیں

ہر مکمل علامت کے تین ضروری جزو

تینوں اجزاء اُسے علامت میں سب سے اہم جزو

کیا ان اجزاء کا ہر علامت میں ہونا ضروری ہے

ہومیو پیتھی کا بیرونی طور پر علاج معالجہ کے ساتھ تعلق

ہومیو پیتھی کا سرجری (جراحی) کے ساتھ تعلق

مسکن دوا

ہومیو پیتھی اور مسکن دوا

ایلو پیتھی کی چند مسکن دوائیں

ہومیو پیتھک دوا سازی

دوا سازی کا مطلب

ہومیو پیتھک دوا سازی کے اصولوں کے ماخذ

شیشیوں، بوتلوں وغیرہ کے سلسلہ میں اصول

عنوان

۱۰۶	دواؤں کا حل کرنا
"	بدرنگ پھر
"	ادرنچی پورٹنسی یا ادرنچی طاقت
"	سوک کی سکلیل اور دوس کی سکلیل
۱۰۸	ہومیو پیتھک ادویات کے لئے احتیاطیں
۱۰۹	ہومیو پیتھک ادویات کی جانچ پڑتال
"	مریض کا امتحان اور مرض کا ریکارڈ
"	ہومیو پیتھک دوائیں
۱۱۵	روزمرہ کے کام کی مشہور ۴۸ ادویات
۱۱۶	روزمرہ کی ۴۸ ادویات کی مختصر علامات
۱۲۶	علاج الامراض
"	مقدارِ خوراک
"	خوراک کی دہرائی
"	آنکھوں کی تکالیف
"	آگ سے جلنا
"	اسہال
۱۲۲	اعصابی کمزوری

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۵۰	چوٹ اور زخم	۱۴۲	انفلوئنزا
"	چھپاکی	۱۴۳	بنجار
۱۵۱	چھک	"	بواسیر
"	حمل کے دوران کی تکالیف	۱۴۴	بدامضمی
۱۵۲	حیض کا درد کے ساتھ آنا	"	پستانوں کی تکالیف
"	حیض کی بندش	۱۴۵	پرسوت کا بنجار
"	حیض کی کثرت	"	پھنسیاں
۱۵۳	خسرہ	"	چھوڑا
۱۵۴	دانت درد	۱۴۶	پیٹ کے کیرے
"	دانت نکالنا	"	پیمپش
"	دم	۱۴۷	پیشاب کا بند ہو جانا
۱۵۵	ڈیابیطس	"	پیشاب جل کر آنا
"	ریاح کا ہونا	"	تپ حرقہ
۱۵۶	زکام و نزلہ	۱۴۸	تشنج (بچوں میں)
"	زہریلے جانوروں کا کاٹنا	"	جریانِ منی - کمزوری باہ - احکام
۱۵۷	سر درد	۱۴۹	جگر کی تکالیف
"	سوزاک	"	جلدی بیماریاں



صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۴۳	لوگنا۔ سن سڑوک	۱۵۸	عام جسمانی کمزوری
۱۴۴	مرگی	"	غددوں کا سوجنا
"	مسوڑھوں سے سبب آنا	"	قبض
"	مسوڑھے کا پھوڑا	۱۵۹	توہنج
۱۴۵	معدہ کی تکالیف	"	تفہ
"	طیور یا بنار	۱۶۰	کالی کھانسی
"	منہ کے چھالے	"	کالنج بھگتا
۱۴۶	موج آنا	"	کان کا درد
"	تھمیر	"	گگرے
"	نورنیہ	۱۶۱	کمر درد
"	نقید کا نہ آنا	"	کن پیرے
۱۴۷	وضع حمل اور اس کے بعد کی درویں	"	کھانسی
"	پھکی	۱۶۲	کیل مہاے
"	ہیضہ	"	کھلے پڑنا
"	سپتہ	"	گلا بٹھنا
"		۱۶۳	گرد باجی
"		"	نگرہی کا درد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## دیباچہ

( طبع ستمبر )

”ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب“ کا چھٹا ایڈیشن پیش خدمت ہے۔

اس مختصر ہومیوپیتھک انسائیکلو پیڈیا نے ہومیوپیتھک لٹریچر میں جو اہم مقام حاصل کیا ہے اس کے پیش نظر اسٹاڈیون فن نے اسے ”ہومیوپیتھک مبلغ“ کے نام سے نوازا ہے۔ یہ

اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے ورنہ من آفم کہ من دافم

موجودہ دور میں کتاب کا چھپوانا ایک دشوار امر ہے مگر شائقین ہومیوپیتھی کے جذبہ شوق کے پیش نظر ہم نے اس انتہائی گرانی کے باوجود اپنے قرض کو نبھایا ہے اور امید کرتے ہیں کہ شائقین ہومیوپیتھی بھی اپنے جذبہ شوق کو سلامت رکھیں گے اور حسب سابق اس ہومیوپیتھک مبلغ ”کوٹے“ کے ناموں تک پہنچانے میں تعاون فرمائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو زیادہ سے زیادہ فن ہومیوپیتھی کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناچیسٹر

ہومیوپیتھک ڈاکٹر عابد حسین

جنوری ۱۹۷۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ویباچہ

(طبع اول)

انہن اعظم اگر آج کے ایٹمی دور میں پیدا ہوتے اور ہومیو پیتھی کے چہرہ سے نقاب کشائی فرماتے تو دنیا انہیں ہاتھوں ہاتھ لیتی اور ان کے ارشادات کو سر آنکھوں پر رکھتی۔ لیکن خالق کائنات ہی بہتر جانتا ہے کہ کیوں انہیں کم از کم ۲۰ سال قبل از وقت پیدا کیا گیا جب کہ دنیا کی عقلیں ہومیو پیتھی کے قبول کرنے کے لئے ابھی بالغ نہیں ہوئی تھیں اور آج بھی مخالفین ہومیو پیتھی کے غلط پروپیگنڈا کے نتیجہ کے طور پر بہت سی بالغ عقلیں ہومیو پیتھی کو شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ ان بالغ عقول کا سو فیصدی تصور نہیں ہے کیوں کہ پرانی ڈگر کو ترک کرنے سے پہلے نئی ڈگر کے متعلق پوری طرح سے اطمینان ہونا لازمی ہے اور ہم ان کا یہ حق بہر صورت تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس حق کو چھوٹی موٹی بنا کر رکھنا اور "نئے راستہ" پر صرف اس لئے نگاہ نہ ڈالنا کہ یہ "نیا راستہ" ہے کسی صورت عقلمندی کا تقاضا نہیں۔ اگر ہم پرانے خیالات اور پرانے طور طریقوں سے چمٹے رہتے تو جو آج دنیا میں ترقی علوم کا نیا دور دیکھتے ہیں کبھی بھی وجود میں نہ آسکتا۔

ہر کام کے کرنے کے مختلف طریقے ہو سکتے ہیں لیکن ہر طریقہ ضروری نہیں کہ درست

اور کامیاب ہو۔ پرانی طب (جس میں ایلو پیتھی اور یونانی شامل ہیں) "بالضد" کے راستے پر چلتی رہی اور آج تک اسی راستے پر گامزن ہے۔ پرانی طب کی کارکردگی آپ کی دیکھی بھالی ہے۔ اور اس کے نتائج آپ کی قسمت بنے رہے ہیں۔ ہم آپ کی عقل سلیم کے سامنے "بالمثل" کا راستہ پیش کرتے ہیں تاکہ آپ اس سے اندازہ لگا سکیں کہ آپ کی قسمت پر واقعی "بالضد" کی مہر لگ چکی ہے یا آپ اپنی بگڑی کو کسی اور طریقہ سے سنوار بھی سکتے ہیں۔

انٹو صدم کردہ والو تلاش لازم ہے  
ادھر ہی لوٹ پڑیں گے اگر خدا نہ بلا

ناچیز  
ہومیو پیتھک ڈاکٹر عابد حسین  
مارس ۱۹۵۶ء

# ہومیو پتھی کا پہلا دریافت کنندہ

ہومیو پتھیکی اصول علاج کے سب سے پہلے دریافت کرنے والے طب کے  
 باپ جناب بقراط تھے جو ۴۶۰ قبل مسیح جزیرہ قاس میں پیدا ہوئے۔ آپ ملک  
 یونان کے نہایت نامور اور جلیل القدر طبیب تھے۔ ان سے پہلے علم طب سینہ بہ سینہ  
 چلتا تھا۔ لیکن آپ نے بنی نوع انسان کے فائدہ کی خاطر اس علم کو عام کر دیا اور پہلا  
 کسی تمیز و تفریق کے ہرستی شخص کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔ آپ کو اب  
 کا لقب دلانے میں اس حقیقت کا بہت بڑا دخل ہے۔ جناب بقراط شروع شروع میں  
 علاج بالشد کے قائل تھے اور چار خلطوں یعنی خون، بلغم، صفرا، سودا اور چار حالتوں یعنی  
 گرمی، سردی، تری، خشکی کو طب کی بنیاد مان کر علاج کرتے تھے۔ یہ چار عناصر کا نظریہ جناب  
 بقراط نے حکیم اہم پیڈوکل سے لیا تھا لیکن ان کی سوانح حیات سے پتہ چلتا ہے کہ  
 آپ نے بعد ازاں اس مادی نظریہ کو ترک کر کے اپنی نئی تحقیق پر علاج کا دار و مدار  
 قائم کیا۔ آپ کی نئی تحقیق یہ تھی کہ "طبیعت مدبر بدن ہے۔ وہی ہر مرض کے علاج

لے یہ الفاظ ہیں نے حرف بحرف معزن ابوہریرہؓ تالیف جناب شمس الاطباء حکیم وڈاکٹر غلام جیلانی  
 خانصاحب سے نقل کر دیئے ہیں۔ آپ وہاں سے تصدیق فرما سکتے ہیں۔

میں قدرتی معالج ہے اور ذہنیہ مرض میں طبیعت کی مناسب مدد کرنا ہی صحیح اصولِ علاج ہے۔ چنانچہ اس نئی تحقیق یا اصولِ فطرت کو معلوم کرنے کے بعد انہوں نے اپنی باقی ماندہ زندگی اسی اصول کے ماتحت علاجِ معالجہ میں گزار دی لیکن اس وقت کے حکماء نے گو اس اصول کو زباناً درست تسلیم کیا اور ما بعد کے حکماء بھی گو آج تک نظری طور پر اسے درست تسلیم کرتے آئے ہیں لیکن نہ تو سوائے جناب بقراط کے اس وقت کسی حکیم نے اس پر عمل کیا اور نہ ان کے بعد کسی دیگر حکیم نے ماسوائے ہامن اعظم کے جنہوں نے اس بنیاد پر وہ پر شکوہ عملی تعمیر کیا جس میں کروڑوں بندگانِ خدا آج تک پناہ لے چکے ہیں اور قیامت تک لیتے رہیں گے۔ اس اصولِ علاج سے گو کسی حکیم کو انحراف کرنے کی جرأت آج تک نہیں ہوئی مگر بد قسمتی سے بقولِ اقبالؒ

خوگر پیکر محسوس تھی انساں کی نظر  
پھر کوئی ماننا ان دیکھے خدا کو کیوں کر

”مادوں“ کے بوجھ نے ذہن کو بلند نہ ہونے دیا اور یہ بات آج تک ان کی سمجھ میں نہ آسکی کہ طبیعتِ مدبرہ بدن جو نہ وزن رکھتی ہے اور نہ دیکھنے میں ہی آسکتی ہے کس طرح سے ”بدن کی جسامت“ پر بلا اثرکت غیر سے حکمران ہے اور

۱۔ اور طبیعتِ مدبرہ بدن کی مناسب مدد کرنے کے سلسلہ میں طب کے باپ کا بالمثل دوا نہیں استعمال کرنا ایک تاریخی حقیقت رکھتا ہے۔



میں ہی ان بلند ترین دماغوں نے نشوونما پائی ہے جنہوں نے بنی نوع انسان کی تقدیریں بدل کر رکھ دی ہیں۔ چنانچہ ہانمن اعظم نے اپنی زندگی کی ابتداء جدوجہد میں گزاری۔ ابتداء کی جدوجہد عزیمت و افلاس کے خلافت تھی اور مابعد کی جدوجہد ذہنی تعصبات کے خلافت۔

ہانمن نے بیس کے سہ ماہ اسکول میں کئی سال گزارے۔ حتیٰ کہ وہ وقت پہنچا جب کہ مالی حالت کمزور ہونے کی وجہ سے ہانمن کو اسکول ترک کر دینا پڑا۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات والی مثال ہانمن اعظم پر صادق آتی تھی۔ ان کے استاد نے جب یہ دیکھا کہ اعلیٰ صلاحیتوں کا حامل ہانمن تناسی کے ہاتھوں تعلیم سے محروم رہا جاتا ہے تو اس نے ہانمن کے والد کو کہا کہ اس کی اسکول فیس معاف کر دی جائے گی مگر اس کی تعلیم کو ترک نہ کیا جائے۔ لیکن ہانمن کے والد نے یہ گوارا نہ کیا حتیٰ کہ اس نے اس مشکل کا ایک اور حل ہانمن کے والد کے سامنے پیش کیا کہ ہانمن دوسرے لڑکوں کو ٹیوشن پر پڑھائے۔ والد نے اس کی اجازت دے دی۔ چنانچہ بارہ سال کی عمر میں ہانمن اسکول کے طلباء کو یونانی زبان کی ابتدائی تعلیم دیا کرتا تھا۔ اس طرح سے زندگی کے شروع ہی میں ہانمن نے تمام مالی تکالیف کے باوجود سپر استقلال بن کر بہترین تعلیم حاصل کی۔

بیس سال کی عمر میں یہ نوجوان طالب علم اسپرنگ کی یونیورسٹی میں گیا۔ جہاں اس نے جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں لیکچر دے کر اور انگریزی کتابوں کے ترجمے لکھ کر اپنی مدد آپ کی۔ دو سال بعد ہانمن اعظم علم طب کو عملی طور پر مطالعہ کرنے



کے لئے وی آنا تشریف لے گئے۔ بطور میڈیکل طالب علم کے نوجوان ہانمن نے لیکچر دیئے اور راتوں کو ترجمے کر کے اپنے اخراجات پورے کئے۔ آخر کار ۲۴ سال کی عمر میں آپ نے اربن یونیورسٹی سے ۱۹۶۹ء میں میڈیکل ڈگری حاصل کی۔

ڈگری حاصل کرنے کے بعد ہانمن نے مختلف مقامات پر پریکٹس کی ۱۹۶۲ء میں ڈریسٹن گئے۔ جہاں ایک سال تک شہر کے واحد ہسپتال کا چارج ان کے پاس رہا۔ ۱۹۶۹ء میں لیرنگ تشریف لے گئے۔ ۱۹۹۲ء میں ان کو جارج ٹیونل کے پانچل خانہ کا انچارج نامزد کیا گیا۔ اس دوران میں ہانمن نے کمیسٹری میں کچھ ریسرچ کا کام کیا اور اپنا بہت سا وقت کمیسٹری، زراعت، طب اور ادبی تراجم فرانسیسی اٹالین اور لاطینی زبانوں سے جرمنی زبان میں کرنے پر صرف کیا۔ اس وقت ہانمن اعظم نے علاج معالجہ کو بالکل بند کر دیا۔ کیونکہ اس وقت کے مرد جہ طریقہ علاج نے جو تک بندی سے زیادہ نہ تھا ہانمن کو بالکل پریشان خاطر کر دیا تھا۔ ہانمن نے اس طریقہ علاج سے انحراف اختیار کر لیا۔ ان دنوں مثال کے طور پر بیمار والے مریض کو ایک بند کمرہ میں ایک پروں کے بستر پر لٹایا جاتا تھا اور ایک گلاس ٹھنڈا پانی تک نہ دیا جاتا تھا جس سے مریض تازگی حاصل کر کے مرنے کو کوئی جفاقی شے تصور کیا جاتا تھا۔ خون میں سے اور معدہ و انٹرایوں میں سے خیالی غلیظ مادہ کو نکالنے کے لئے وسیع پیمانہ پر فسد کھول کر شدیدتے کرا کر یا جلاب آور ادویات دے کر مریض کو زندگی سے تہی کیا جاتا تھا۔ ایک ایک نسخہ میں بہت

سی ادویات کو اکٹھا کر دیا جاتا تھا اور انہیں مریض کے خلق سے نیچے اتار دیا جاتا تھا  
 وراں حالیکہ نہ تو ایلی ایلی دوا کا علم ہوتا تھا اور نہ ہی مرکب ہو جانے کے بعد کچھ خبر  
 رہتی تھی کہ نسخہ کن تاثیرات کا حامل ہے۔ جوں جوں ہانمن کا طب کا تجربہ ترقی کرتا گیا  
 توں توں میڈیکل پریکٹس پر اس کا اعتماد کم ہوتا گیا۔ اس کے خیالات اور مطالعہ اس  
 بات پر جھک گئے کہ جسم کی تکالیف کے لئے ضرور کوئی علاج تلاش کرنا چاہیے۔ یہی  
 خیالات کا ہونے کی وجہ سے اس نے محسوس کیا کہ خدا اپنے خزانہ قدرت میں  
 ایسا ہی علاج کے لئے ضرور کوئی مستقل بندوبست رکھتا ہے سوال صرف اس کے  
 نزدیک منت کرنے کا ہے۔

چالیس سال تک ہانمن اعظم کی یہ عادت رہی کہ ہر چار راتوں میں سے ایک  
 رات تمام وقت جاگتا تھا اور اس رات میں مطالعہ کرتا تھا۔ ترجمہ کرتا تھا۔ لکھتا  
 تھا اور اس طرح تمام رات کام کرتے گزار دیتا۔ اسی دوران میں مشہور انگریز طبیب  
 ولیم کلن کے میڈیکل پریکٹس کا ترجمہ کرتے وقت مصنف نے سکونا کے بارے میں  
 اس گڈ مڈ بیان پر برہم ہو کر کہ کس طرح سکونا بلیریا بنمار کو دبا دیتی ہے۔ دوا کا اثر  
 اپنے جسم پر آزمائش کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب اس نے اپنے آپ کو اس دوا  
 کے اثر کے ماتحت بلیریا بنمار کی مانند دورے میں مبتلا پایا تو حیران رہ گیا۔  
 اس کے چوکس دماغ میں فوراً یہ سوال پیدا ہوا کہ کیا سکونا بارک جو سردی بنمار کو دور کرتی  
 ہے۔ کیا سردی بنمار پیدا بھی کرتی ہے؟ ڈاکٹر کلارک کے الفاظ میں سکونا بارک ہانمن  
 کے لئے وہی کچھ تھی جو گرتا ہوا سیب نیوٹن کے لئے ثابت ہوا۔ اس خیال کے

آتے ہی چھ سال متواتر بغیر تھکے مطالعہ، مشاہدہ، تجربہ اور سوچ بچار میں گزار دیئے۔ اس کے بعد ہانمن نے ہون لیڈر کے اپنے وقت کے مشہور طبی رسالہ میں اپنا پہلا مضمون اس بارے میں شائع کیا۔ اس کا عنوان اس نے "ادویات کی شفا بخش خصوصیات کے تحقیق کرنے کا نیا اصول" رکھا۔ یہ تاریخی مضمون ہو میو پیجی کی پیدائش کا پہلا اعلان تھا۔ اس اصول کے اعلان کے ساتھ ہانمن اعظم سب سے پہلے زندہ ہو میو پیجی اور فطرت کے عظیم قانون "علاج بالمثل" کے پہلے اعلاچی ٹھہرے۔ اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اصول بالمثل ہانمن کے لئے بالکل نیا نہ تھا کیوں کہ بلا شک یہ اصول بقراط کو ۲۵۰۰ سال قبل معلوم تھا۔ لیکن اس کے بعد یہ صرف ہانمن اعظم کی قسمت میں لکھا تھا کہ اس اصول کو دوبارہ دریافت کر کے قیامت تک کے لئے زندہ جاوید بنا دے۔

جس وقت یہ مضمون چھپا اس وقت ہانمن ایک مشہور و معروف طبیب تھا۔ ۲۲ سال کی عمر میں وہ اپنی زندگی کے عروج پر تھا اور آنے والے طوفان کا مقابلہ کرنے کے لئے بالکل تیار تھا۔ اپنے اندر کمال، علم، ضبط و استقلال مستقل نظر پر اور جسمانی مضبوطی رکھتا تھا۔ جو ان تمام مخالف طاقتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اشد ضروری تھیں۔ اس کا مباحثہ اس قدر جڑا ہوا اور انقلاب آور تھا کہ اس وقت کی مرد و عیب کی ہستی خطرہ میں پڑ گئی۔ دوا ساز اداروں کے لئے یہ ایک دھمکی سے کم نہ تھا کیوں کہ اکیلی اکیلی دواؤں کی تلیل خوراکیں ان کی پیسہ بٹورنے کی خدمات سے ان کو محروم کرتی نظر آتی تھیں۔ یہ دھمکی اور اس کے ساتھ ہانمن اعظم کی بے

رحمانہ (۱) یورشس جو ہمہ گیر فصدبازی کے خلاف تھی۔ حقیقتاً یہی چیزیں ہامن اعظم اور ان کے اصول طب کی مخالفت کا بنیادی اور چھپا ہوا سبب بنیں۔ جب اس میں آرگینن اس نئے مکتب طب کے اصولوں کو باقاعدگی اور ترتیب سے نمایاں کرتی ہوئی چھپی تو اس کی بنیادی تعلیمات کی قبولیت کے بارے میں ناامیدی پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی۔ لیکن یہ طوفان مخالفت ہامن اعظم کو اپنے کام سے برگشتہ نہ کر سکا اور اس تمام وقت میں وہ ادویات کے اثرات معلوم کرنے اور اپنے طریق کو اس مشاہدہ کی ٹھوس زمین پر وسیع تر کرنے میں سرگرم رہا۔

آٹھ سال تک ہامن نے لیزرگ کی یونیورسٹی میں طب کی تعلیم دی اور اپنے لیکچروں کی بنیاد آرگینن پر رکھی اور اس دوران میں اس کے گروسرگرم کارکنوں اور پیروکاروں کا ایک ایسا گروپ اکٹھا ہو گیا جس نے ہامن کے ساتھ شریک ہو کر ادویات کے خواص معلوم کرنے اور اس کے اصول علاج کو پھیلانے میں اس کی مدد کی۔

مزید برآں میٹر یا میڈیکا پیوراچھ جلدوں میں ہامن کی زندگی میں ہی لیزرگ میں چھپا اور اس کی پرنٹس کو وسیع سے وسیع تر کر دیا لیکن حدود رقابت کی وجہ سے ہامن کے مخالفین اس پر حملہ کرنے کے موقع کی تلاش میں لگے ہوئے تھے۔ یہ حملہ انہوں نے دواسازی کے ذریعہ سے کیا۔ دواساز فرقہ نے ہامن کو دھکی دی کہ کیا تم نے موجودہ نظام طب کے خلاف ایک بدعت نہیں پھیلائی ہے اور ہمارے حقوق و رعایات میں دخل اندازی نہیں کی ہے؟ دواسازوں نے آخر کار اپنے

حق میں ایک قانون نکالا جس سے بچنے کے لئے ہانمن اعظم کو مجبوراً "شہر بہ شہر ہجرت کرنی پڑی آخر کار اینہالٹ کو منتقلی کے ڈیوٹک نے ان کو اپنا پرائیویٹ معالج بننے کی دعوت دی۔ یہاں ہانمن کو پوری آزادی حاصل ہوئی کہ اپنی کھلی پریکٹس کرے اور اپنی ادویات استعمال کرے۔

یہ تجربہ ہانمن کی شروع کی کامیابی کا نشان بنا۔ اس کے اصول تسلیم کئے جانے لگے اور اس کا طریقہ علاج دوسروں نے بھی کامیابی سے تجربہ کیا اور اپنا یاد دہانہ طریقہ میں سے اس کے پیروکار بننے شروع ہو گئے اور ہومیوپیتھی پھیلنے شروع ہو گئی۔ ۸۰ سال کی عمر میں اپنی پہلی بیوی کی موت کے پانچ سال بعد ہانمن نے ایک نوجوان فرانسیسی خاتون سے جو کہ صاحب اثر تھی دوبارہ شادی کی اور ۱۸۳۵ء میں پیرس چلا گیا۔ یہ نقل مکانی حقیقتاً اس کی پہلے سے مشغولی ترین زندگی میں اضافہ کا باعث بنی۔ پیرس میں لوگ اسے دیکھنے کے لئے ہوق در ہوق اکٹھے ہونے شروع ہو گئے اس کی شہرت کا چاند پوری تابانی سے چمکنے لگا اور اعزاز کے ہار اس کے گلے میں ڈالے گئے۔ اخبارات نے اس کی داستانیں لکھنی شروع کیں کیونکہ اب ہانمن اعظم تھا۔ منقبول عام تھا اور معززین اس کے مرتبے تھے۔ ہانمن نے پیرس میں آٹھ سال کامیابی اور مستعدی سے پریکٹس کی انجام کار ۲ جولائی ۱۸۴۲ء کو ہوائی نالیوں کی دیرینہ تکلیف سے ۸۸ سال کی عمر میں موت و حیات کے مابک کے حسنور میں جا پہنچا۔

اس نے زندگی ہی میں عزت، مال و دولت، اپنی جدوجہد کی شاندار تکمیل اور تمام دنیا میں ہومیوپیتھی کو کامیابی سے بڑھتے اور پھلتے پھوٹتے دیکھا۔ ہانمن اعظم کی

تعلیمات ایتنیوں صدی کے شروع میں سورج کی طرح طلوع ہوئیں اور آج بیسویں صدی کے وسط میں ان کی آب و تاب اور درخشندگی دن بدن زیادہ سے زیادہ نور افشاں ہے ایک مقدس قانونِ فطرت۔ ابدی اور غیر متبدل ہو میو پھتی کو سایہ کئے ہے اور اس کی قسمت کو قابلِ رشک بنائے ہوئے ہے۔

بنی نوع انسان کے اس عظیم عمن کی زندگی ایک مثالی زندگی تھی جس میں نیکی ہی نیکی نظر آتی ہے۔ یہ عظیم المرتبت انسان صرف نیکی پھیلانے کے لئے زندہ رہا۔ اور تمام علم نیکی ہی اس کا اور ٹھنا بچھونا رہی۔ "امراضِ مزمنہ" کے پہلے ایڈیشن کے دیباچہ میں جو ۱۸۴۹ء میں چھپا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر میں یہ نہ جانتا ہوتا کہ مجھے کس مقصد کے لئے زمین پر بھیجا گیا ہے (یعنی کہ جہاں تک ممکن ہو خود بہتر بنوں اور حتی المقدور اپنے ارد گرد کے ماحول کو بہتر بناؤں) تو میں اپنے آپ کو دنیاوی لحاظ سے نہایت کوتاہ اندیش خیال کرتا۔ اگر اپنی موت سے پہلے ہی دعوام کے فائدہ کے لئے ایک ایسے فن کو بے نقاب کر دیتا جو صرف میں ہی اکیلا جانتا ہوں اور جو کہ میرے اختیار میں ہے کہ اسے صرف راز بنا کر رکھنے سے ہی زیادہ سے زیادہ دنیاوی فائدہ حاصل کر لوں۔

آپ کے لوحِ مزار پر یہ الفاظ درج ہیں۔

میں بے فائدہ زندہ نہیں رہا۔

ہامن اعظم نے پرانی طب کو "ایلو پھتی" کا نام دے دیا اس سے پہلے اس کا کوئی

باتا عدہ نام نہیں تھا۔ چنانچہ ایلو پھتی ہامن اعظم کی اس بارہ میں مہزونِ احسان ہے

آپ اپنے زمانہ کے کیمسٹری کے چوٹی کے عالم تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے  
آپ نے پارہ کو حل کیا۔ اس لئے آپ کو دنیا کے کیمسٹری اور طب میں ہانسن سالو بلنس  
یعنی پارہ کو حل کرنے والا ہانسن کہا جاتا ہے۔

آپ بہت سی زبانوں کے ماہر تھے جن میں جرمنی، انگریزی، لاطینی، اطالوی  
اور عربی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ مختلف ممالک کے عالموں کی کتابیں ان کی  
اپنی زبان میں ہی مطالعہ کرنے کے قائل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو مختلف زبانیں  
جاننے کی ضرورت پڑی۔ آپ نے خصوصیات سے طب و فلسفہ کی عربی کتب کا گہری  
نظر سے مطالعہ کیا۔ آپ نے عرب علماء و حکماء کے خیالات کو اکثر پسندیدگی کی نظر سے دیکھا  
اس قدر وسیع مطالعہ رکھنے والا شخص اندھی تقلید کا قائل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ  
ہانسن اعظم کی علم پاشی ہمیں ہر قدم پر نئے اجتہاد سے متعارف کراتی ہے۔

علم طب کے علاوہ آپ دیگر علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ علم نجوم،  
جغرافیہ، علم نباتات، علم حیوانات وغیرہ ان کی روزمرہ کی دلچسپیوں میں شامل تھے۔  
ان کے کمرہ میں بہت سے جغرافیائی نقشے پڑے رہتے تھے۔

آپ نے ایک سو اٹھارہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جن میں ۹۵ ذاتی تصانیف  
تھیں ۱۵ انگریزی سے ترجمہ، ایک لاطینی سے ترجمہ، ۶ فرانسیسی سے ترجمہ اور ایک  
اطالوی سے ترجمہ تھیں۔

آپ کی وسیع علمی محنت کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور اس ضمن میں ہانسن اعظم  
کا عمل ہر طالب علم کے لئے قابل تقلید ہے۔ آپ اپنے ابتدائی تعلیمی حالات کھتے ہوئے

فرماتے ہیں: میں نے بکثرت مطالعہ اختیار کر لینے کے چند دن بعد محسوس کیا کہ میری دماغی صلاحیتیں سُست پڑنے لگی ہیں۔ آمد کی جگہ آرد نے لے لی ہے اور مطالعہ میری تخلیقی طاقتوں پر مسلط ہونے لگا ہے۔ میں نے اس صورتِ حال پر فکر مندی سے غور کرنا شروع کیا کیوں کہ یہ سب کچھ میری توقعات کے الٹ تھا۔ چنانچہ آخر کار میں نے وہ راز پالیا۔ جس سے میں نے دوبارہ متحرک ہونے کی کوشش نہیں کی اور وہ راز تھا جسمانی ورزش۔ جس سے دورانِ خون تیز ہو کر میرے دماغ کے ایک ایک خلیہ کو بیدار اور توانا کر دیتا تھا اور علم کو چاچا بھاء کر پڑھنا۔ میں نے یہ قاعدہ کلیہ بنا لیا کہ بیک وقت بیسیوں صفحاتِ نظر سے گذار لینے کی بجائے صرف اس قدر مطالعہ کروں گا جس پر مکمل طور پر حاوی ہو سکوں اور ان دو طریقوں سے میں نے علم کی بلندیوں کو سر کرنا شروع کیا اور میری کامیابی ہر لحاظ سے مکمل تھی:

اٹھارہویں صدی عیسوی نے بہت سے بڑے دماغ پیدا کئے جن میں ایک سیموئیل لائن تھے۔ آپ بہت بڑے اسکالر، محقق، زبان دان، فلاسفر اور بہت بڑے طبیب تھے۔ جسے تمام ہم عصر طبیب عزت اور ڈر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

Marfat.com



# ہومیو پتھی کی دنیا میں ترقی

جرمنی

۱۸۱۲ء تک اس کڑواہٹ پر ہومیو پتھی کا صرت ایک نمائندہ تھا اور وہ ہانسن  
 تھے۔ ۱۸۱۰ء میں ہانسن اعظم لپزگ (جرمنی) میں تشریف لائے اور ۱۸۱۲ء میں  
 آپ کو لپزگ یونیورسٹی میں لیکچر دینے کی اجازت حاصل ہو گئی۔ جلد ہی آپ کے  
 گرد شاگردوں اور پیروؤں کی ایک ایسی جماعت اکٹھی ہو گئی جس نے آپ کی زبان  
 سے اس علم کا حال سنا۔ ادویات کے خواص معلوم کرنے میں آپ کی مدد کی اور پھر عملی  
 طور پر پاس فن کو اختیار کیا۔ یہ ہومیو پتھی کی ابتدا تھی۔ بعد ازاں ہومیو پتھیس کی تعداد  
 بدن بڑھتی چلی گئی۔ ۱۸۳۲ء میں لپزگ میں ایک ہومیو پتھیک ہسپتال قائم ہوا جس  
 میں ۲۰۰ مریضوں کی رہائش کا بندوبست تھا۔ متعدد رسالہ جات جاری ہوئے۔ ۱۸۶۶ء  
 میں جرمنی میں ۳۰۰ ہومیو پتھیس پرکٹیس کرتے تھے۔ ۱۸۹۶ء میں ۷۰۰ ۱۹۰۰ء میں ۵۰۰  
 تک جا پہنچے تھے۔ لپزگ کے ہومیو پتھیک ہسپتال کے علاوہ میونخ سٹیٹ گریٹ اور  
 برلن میں بھی ہومیو پتھیک ہسپتال کھولے گئے۔ اس کے علاوہ تمام مملکت جرمنی میں  
 عوام ہومیو پتھیس کا تو کوئی حد و شمار نہ تھا۔ ان کی اپنی انجمنیں قائم تھیں۔ ڈاکٹر لوریکیر ۱۸۹۲ء  
 میں لکھتے ہیں کہ پوسے کا پورا جرمنی ہومیو پتھی کے شیدا یوں سے پُر تھا اور ان شیدا یوں کی آواز بہت

سے رسالہ جات کے ذریعہ سے باہر پھیلتی تھی۔

## آسٹریا ہنگری

جرمنی کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے بالکل قدرتی طور پر شمع ہومیو پیتھی کی روشنی سب سے پہلے آسٹریا ہنگری میں پھیلی۔ ۱۸۱۹ء تک وہاں ہومیو پیتھی کافی مقبول ہو چکی تھی۔ اس ملک میں تقریباً تمام عرصہ میں ۲۰۰ سے زیادہ ہومیو پیتھ باقاعدہ پریکٹس کرتے رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی سوسائٹی بنائی اور رسالے جاری کئے۔

## اطلی

اطلی میں ہومیو پیتھی کی روشنی آسٹریا کے ذریعہ سے پہنچی۔ جب ۱۸۱۹ء میں آسٹریا نے نیپلز پر قبضہ کیا تو حملہ آور فوج کے کمانڈر بیرن فرانسس کولر جو ہامنس اعظم کا سرگرم پیرو تھا، نے اپنے ذاتی معالج ڈاکٹر نیکر کو بلوایا کہ اطلی کے اس شہر میں آکر آباد ہو جائے۔ ڈاکٹر نیکر ہامنس اعظم کا شاگرد تھا اور ایک مشہور معالج تھا۔ نیپلز میں چار سالہ رکنیت کے دوران میں اس نے اس شہر میں ہومیو پیتھی کا خوب چرچا کیا اور شہر کے تین بڑے ایلو پیتھک ڈاکٹروں نے ایلو پیتھی ترک کر کے ہومیو پیتھی اختیار کر لی۔ ان کے نام ڈاکٹر رومانی، ڈاکٹر ماورو اور ڈاکٹر ڈی مورٹس تھے۔ ان ڈاکٹروں نے آرگنین کا ترجمہ کیا اور ۱۸۲۹ء میں ایک رسالہ نکالا اور ان کی وجہ سے اطلی میں بہت سے ایلو پیتھ ہومیو پیتھی کے معتقد اور مرید ہو گئے۔ ان ڈاکٹروں میں ڈاکٹر روبینی صاحب بہت مشہور ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر روبینی نے کیٹس گرینڈی فلورس نامی دوا کو آزمایا اور ہیضہ میں کیفیر کی مشہور عالم فتح کا اعلان کیا جس کے بارے میں ہامنس اعظم پیش گوئی فرمائے تھے۔

## فرانس

فرانس اور انگلینڈ میں ہومیو پیتھی اٹلی سے پہنچی۔ ان دو ممالک میں سے فرانس نے ہومیو پیتھی کو پہلے حاصل کیا۔ ۱۷۸۰ء تک ہومیو پیتھی کا کوئی خاص چرچا فرانس میں نہ تھا۔ یہاں تک کہ لائٹزیو نیورسٹی کے انسپکٹر ڈاکٹر آف میڈیسن اور ڈاکٹر آف سائنس کمرٹ وی گاٹیڈی نیپلز اٹلی میں گیا تاکہ پوزولی کے چشموں سے اپنی بیوی کا علاج کرے لیکن اس کی ہلک بیماری کو چنداں فائدہ نہ ہو سکا۔ ہر طرف سے ناکام ہو کر اس نے ہومیو پیتھک علاج ڈاکٹر رومانی سے مشورہ کیا اور اپنی بیوی کا علاج اس سے کرایا جو کہ مکمل طور پر صحت مند ہو گئی۔ اس واقعہ نے ڈاکٹر گاٹیڈی پر بہت اثر کیا اور اس نے ہامن اعظم کے اصول مطالعہ کرنے شروع کئے۔ ڈاکٹر رومانی اور ڈاکٹر ہورٹس کے طریقہ علاج کو عملی طور پر دیکھتا رہا۔ ۱۸۱۳ء میں وہ لائٹزیو فرانس میں واپس آ گیا اور وہاں پر اپنی باقی ماندہ زندگی ہومیو پیتھک پریکٹس میں اور ہومیو پیتھی کو ترقی دینے میں گزاری۔ پیرس کا ایک مشہور و معروف طبیب انٹونی ٹیروڈ پہلا ڈاکٹر تھا جس نے ڈاکٹر گاٹیڈی کے زیر اثر ہومیو پیتھی کو اختیار کیا۔ جس کے بعد بہت سے ڈاکٹر ہومیو پیتھی کے حلقہ میں کھینٹے چلے آئے۔ چنانچہ ۱۸۲۵ء میں جب ہامن اعظم دوسری شادی کے بعد پیرس میں نقل مکانی کر کے آئے تو وہاں ہومیو پیتھی کے پیروکاروں کا ایک گروہ ہامن اعظم کو خوش آمدید کہنے کے لئے پہلے سے موجود تھا اور جب ۱۸۴۳ء میں ہامن اعظم کا انتقال ہوا تو ہومیو پیتھی کا سکہ تمام فرانس پر مضبوطی سے بیٹھ چکا تھا۔

## انگلینڈ

ڈاکٹر فریڈرک فوسٹر کوئن جس نے ۱۸۲۰ء میں ایڈنبرا سے ایم۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی اور لندن میں پریکٹس کرنا چاہتا تھا کو پھیپھڑوں کی کمزوری کی وجہ سے چند سال اٹلی میں بسر کرنا پڑے۔ ۱۸۲۵ء میں اس کی توجہ ڈاکٹر ٹیکر نے ہومیو پیتھی کی طرف مبذول کرانی۔ جب اس نے ہومیو پیتھک اصولوں کا مطالعہ کیا تو اسے احساس ہوا کہ اس نئے طریق علاج کا بغور مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ چنانچہ اس ارادہ کو دل میں سے کر لپیرگ (جرمنی) گیا اور وہاں اس طریق علاج سے متحمل طور پر مطمئن ہو گیا۔ آخر کار ۱۸۳۲ء میں لندن آ گیا اور اس طریق علاج کی پریکٹس شروع کی۔ چونکہ ڈاکٹر کوئین وسیع حلقہ واقفیت کا اور بہترین علمی اور عقلی طاقتوں کا حامل تھا لہذا جلد ہی اس کے ارد گرد اہل علم جمع ہونے شروع ہو گئے چنانچہ ۱۸۳۳ء میں سات ڈاکٹروں نے مل کر برٹش ہومیو پیتھک سوسائٹی کی بنیاد رکھی جس کا پریزیڈنٹ ڈاکٹر کوئن بنا اور ۱۸۶۵ء تک جب کہ وہ مرا اپنی قابلیت کی وجہ سے بار بار اس ایسوسی ایشن کا صدر چنا گیا۔

اس کے بعد کئی ایک ہومیو پیتھک رسالے نکالے گئے جن میں ہومیو پیتھک ورلڈز زبان تر مشہور ہے۔ انگلینڈ میں مشہور ترین ہومیو پیتھک ڈاکٹروں میں ڈاکٹر ہلارک، ڈاکٹر رڈک، ڈاکٹر برنٹ وغیرہ ہوئے ہیں جنہوں نے یادگار کتابیں اس فن کی تصنیف کی ہیں۔ یہ سب ڈاکٹر ایم۔ ڈی۔ تھے۔

## ہندوستان

۱۸۹۱ء میں ڈاکٹر مہندر لال سرکار جو کلکتہ یونیورسٹی کے گریجویٹ تھے، اور

کلکتہ میں ایک اہم شخصیت کے مالک تھے نے ایلو پیتھی کو ترک کر کے ہومیو پیتھی اختیار کی۔ درحقیقت ہندوستان میں ہومیو پیتھی کی ہسٹری ڈاکٹر سرکار سے ہی شروع ہوتی ہے۔ ڈاکٹر سرکار نے غزباد کے لئے ایک فری ڈسپنری اور ایک رسالہ جاری کیا جس کا نام کلکتہ جرنل آف میڈیسن تھا جو کہ آخری دم تک اکیلے چلا رہے۔ ۱۸۹۱ء میں انہوں نے رپورٹ پیش کی کلکتہ میں ۳۰ کو ایفا ٹیڈ ہومیو پیتھک فزیشن تھے اور اتنی ہی تعداد میں ہندوستان کے دیگر علاقوں میں موجود تھے۔ اس کے علاوہ عام پبلک میں اس کے علم حاصل کرنے کی اس قدر خواہش پیدا ہوئی کہ ڈاکٹر مو جدار اور ڈاکٹر بوس نے دو ہومیو پیتھک سکول کلکتہ میں جاری کئے۔ ان دونوں نے دو رسالے بھی جاری کئے جن کے نام انڈین ہومیو پیتھک ریویو اور انڈین ہومیو پیتھیشن تھے۔

### کینیڈا

کینیڈا میں ہومیو پیتھی سب سے پہلے ۱۸۴۶ء میں پہنچی۔ ڈاکٹر نیسٹریٹ پہلے ہومیو پیتھ تھے جنہوں نے اس علاقہ کو ہومیو پیتھی سے روشناس کرایا ۱۸۸۰ء میں کینیڈا میں "ہومیو پیتھک فزیشن تھے جو بعد ازاں مزید ترقی کرتے گئے۔

### میلورن

میلورن اور سڈنی میں ہومیو پیتھی ۱۸۵۱ء میں پہنچی۔ ملبورن میں ۱۸۶۹ء میں ایک ہومیو پیتھک ہسپتال قائم ہوا جس کو گورنمنٹ کی امداد ملتی تھی اور جس میں ۶۰ بستری تھے۔

## سپین

۱۹۳۳ء میں تین فرزین پسیانو، ہرٹیڈو اور کوریول نے پرانا طریق علاج ترک کر کے ہومیوپیتھی اختیار کی۔ انہوں نے بہت سی کتب سپین زبان میں ترجمہ کیں اور ان کی کامیاب پریکٹس کا ملک پر کافی اثر پڑا۔ ڈاکٹر نرنز ۱۹۳۷ء میں میڈیٹریڈ ہسپتال اپنی قابلیت کی وجہ سے ملکہ اذیلا کا معالج خصوصی مقرر ہوا۔ اس نے ہینین سوسائٹی آف میڈیٹریڈ قائم کی اور ایک رسالہ بھی نکالا۔ اس نے ایک اسکول اور ایک ہسپتال بھی جاری کیا۔ ہسپتال ۱۹۴۹ء میں جاری کیا گیا تھا۔ جس میں مریموں کے لئے ۵ بستر تھے۔ ڈاکٹر نرنز نے ۱۹۶۹ء میں وفات پائی۔ سپین میں ۱۹۶۵ء میں ۶۰ ہومیوپیتھک معالج تھے۔

## روس

۱۹۳۲ء میں ڈاکٹر ایڈم جوروس کے رہنے والے تھے نے ہامن اعظم کے پاس رہ کر کتاب علم کیا اور بعد ازاں سینٹ پیٹروس برگ میں جا کر ہوئی ہیتھک پریکٹس شروع کی۔ اس ڈاکٹر کی وجہ سے ہومیوپیتھی کا کافی چرچا ہوا۔ اسی اثنا میں ڈاکٹر بیگل جو گرینڈ ڈیوک کانسٹنٹائن کی بیگم کا معالج خصوصی تھانے ہومیوپیتھی اختیار کر لی۔ جس کی وجہ سے ہومیوپیتھی کو مزید ترقی ملی۔ اگرچہ پبلک نے ہومیوپیتھی کو زیادہ قبول کر لیا لیکن زیادہ پریکٹیشنرز اس طرف متوجہ نہ ہوئے۔ چنانچہ سینٹ پیٹروس برگ میں ۱۹۰۰ء میں ۱۷ ہومیوپیتھک معالج تھے اور تمام روس میں بل ملا کر ۵۰ کے قریب تھے۔ عام پبلک نے قریباً ۱۲ سوسائٹیاں قائم کر رکھی تھیں جنہوں نے

اپنی فارمیاں اور ڈپنسریاں قائم کی ہوئی تھیں۔

مندرجہ بالا بڑے سے ملکوں کے علاوہ سکندے نیویا، ہالینڈ، بلجیم اور سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں بھی اسی طرح ہومیو پیتھی کے سورج کی روشنی پہنچی۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ میں ہی پورے کاپورا یورپ اس حیات بخش طب کی نورانیت سے جگمگا اٹھا اور آہستہ آہستہ تمام کرۂ ارض پر اس کی صوفشانی دن بدن بڑھنے لگی۔

### امریکہ

امریکہ میں ہومیو پیتھی کو پھیلنے پھولنے کا پورا پورا موقع ملا اور اس کی وجہ صرف ایک تھی۔ یعنی ہومیو پیتھی کے خلاف تعصب کا نہ ہونا۔ امریکہ میں ہومیو پیتھی نے اپنے بہترین نتائج سے دنیا پر واضح کر دیا کہ اگر اس طب کے خلاف سرکاری اور غیر سرکاری تعصب کی دیواریں کھڑی نہ کی جائیں اور اسے کام کرنے کا پورا پورا موقع میسر ہو تو یہ تمام دنیا میں اپنی افضلیت کے جھنڈے گاڑ کر رہے گی۔

۱۸۴۵ء میں امریکہ میں صرف ایک ہومیو پیتھ تھا لیکن ۱۹۰۰ء میں ساڑھے نو ہزار کے قریب ہومیو پیتھ تھے۔ ۹ نیشنل سوسائٹیاں تھیں جن میں صرف ایک سوسائٹی بنام امریکن انسٹیٹیوٹ آف ہومیو پیتھی کے ۱۹۰۰ ممبر تھے۔ ریاست کی ۳۲ اور ۱۶ لاکھ سوسائٹیاں تھیں۔ ۶۰ جنرل ہسپتال تھے جن سب میں مل ملا کر ۲۸۲۹ بستر تھے۔ ۳۲ خاص ہسپتال تھے جن میں ۶۵۹۲ بستر تھے۔ ۲۰ میڈیکل اسکول تھے جن سے ہر سال ۴۰۰/۵۰۰ عالمان ہومیو پیتھی پڑھ کر نکلتے تھے۔

امریکہ میں سب سے پہلا ہومیو پیتھ ڈاکٹر گرام تھا۔ ڈاکٹر گرام نیو یارک میں

پریکٹس کرتا تھا۔ وہ ۱۹۳۸ء میں فوت ہوا۔ اس کے مرنے کے سات سال بعد ڈاکٹر کانسٹانٹین ہیڈنگ جوامریکہ میں فائور آف ہومیوپیتھی یعنی ہومیوپیتھی کے باپ کے لقب سے یاد کئے جاتے تھے فلاڈلفیا میں آکر بس گئے۔ آپ جرمنی سے یہاں آئے۔ جرمنی میں آپ ہامن اعظم کے شاگرد تھے۔ آپ ہومیوپیتھی کے بہت بڑے عالم تھے اور بہت بڑا دماغ قدرت نے انہیں عطا کر رکھا تھا۔ آپ کے زیر اثر فلاڈلفیا ہومیوپیتھی کا مرکز بن گیا۔ وہاں ایک کالج کی بنیاد رکھی گئی بہت سی ادویات کی تندرست انسانوں پر آزمائش کی گئی اور اس مرکز سے ہومیوپیتھی تمام امریکہ میں پوری طاقت کے ساتھ پھیلی اور بہت بڑے بڑے ڈاکٹر ہومیوپیتھی نے پیدا کئے جن میں چند ایک ڈاکٹر ڈونہم، ڈاکٹر فرنگلٹن، ڈاکٹر پیٹی، ڈاکٹر گورنسی، ڈاکٹر ایمن، ڈاکٹر راو وغیرہ ہوئے ہیں۔ مابعد کے ڈاکٹروں میں ڈاکٹر کنیٹ بزرگ ترین ہومیوپیتھک فلاسفر اور عالم ہومیوپیتھی ہوئے ہیں اور ان کی کتابیں آج تک ہومیوپیتھی پر اہم ترین اور بطور شد کے تسلیم کی جاتی ہیں۔

یہ ہے مختصر طور پر گزشتہ صدی میں ہومیوپیتھی کی ترقی کی داستان بیسویں صدی کا نصف ختم ہو چکا ہے۔ اس دوران میں دنیا ہومیوپیتھی سے بہت زیادہ روشناس ہو چکی ہے۔ اپنے پورے تعصب کو بروئے کار لانے کے باوجود غیر ہومیوپیتھک طبوں کو اس طب کا وجود تسلیم کرنا پڑا ہے۔ جو ان سب کی عین نفی ہے اور ان سب کو باطل ٹھہراتی ہے۔ ایک طرف اکیلی ہومیوپیتھی ہے اور دوسری طرف تمام غیر ہومیوپیتھک طبیں ہیں اور اس قدر مخالفت کے باوجود



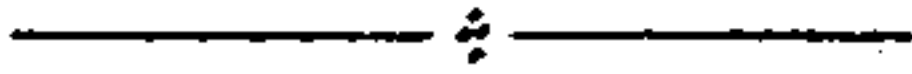
ہومیو پیتھی کا بال بیکا ہونا تو رما ایک طرف اس کی متوازن اور بتدریج ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت روک تک نہیں سکی۔ سچ ہے حق کی شان ہی ہوا کرتی ہے۔

اس وقت لندن (انگلینڈ) میں ایک بہت بڑا ہسپتال بنامہ رائل لندن ہومیو پیتھی ہسپتال قائم ہے جس کو شاہی خاندان کی سرپرستی حاصل ہے۔ یہ جان واٹر شاہی خاندان کے ہومیو پیتھک معالج ہیں۔ ۱۹۴۲ء میں انگلینڈ میں بڑے ہومیو پیتھک سوسائٹی قائم ہوئی تھی۔ ۱۹۴۳ء میں ٹھیک سو سال بعد آٹے فیملی آف ہومیو پیتھی بنا دیا گیا اور سر جان واٹر اس کے پہلے پریزیڈنٹ چنے گئے جو تین سال تک اس کے پریزیڈنٹ رہے۔ نیشنل ہیلتھ سروس کے تحت انگلستان کے لوگوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ خواہ ایلو پیتھک کے ساتھ رجسٹر ہوں خواہ ہومیو پیتھک کے ساتھ۔ بالفاظ دیگر انگلینڈ میں ہومیو پیتھی تسلیم شدہ طریق علاج ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ انگریزوں کی بلکہ صنعتیں پورے طور پر ہومیو پیتھی کو نہ اپنا سکیں۔ اس کے علاوہ متعدد ہومیو پیتھک رسالے انگلینڈ سے نکلتے ہیں اور لاتعداد انگریز اس نئے طریق علاج سے صحت و تندرستی حاصل کرتے ہیں۔

امریکہ میں ہومیو پیتھی کا تذکرہ پہلے کیا جا چکا ہے آج تک امریکہ میں ہومیو پیتھی کا اسی طرح سے دور دورہ ہے۔ کوشا رہا ایک امریکی ریاست میں ہومیو پیتھی سرکاری طریق علاج ہے۔

برازیل میں اس وقت بھی ہومیو پیتھی سرکاری طور پر لائٹ ہے۔ بھارت والوں نے ہومیو پیتھی کو تازہ نسیم کر لیا ہے اور صنوبہ یو پی میں

ہو میو پھتیس کو دیہات سدھار کی سکیم میں ملازمت کے مواقع دیئے جا رہے ہیں  
پاکستان میں خدا کے فضل و کرم سے ہو میو پھتھی دن بدن ترقی پذیر ہے  
اور وہ وقت دور نہیں جب کہ عوام ہو میو پھتھی سے اسی طرح مانوس نظر آئیں  
گے جیسے کہ وہ غیر ہو میو پھتیک طلبوں سے مانوس رہے ہیں۔



# فطرت ایک کامل منصف

انکھیں اگر کہیں ہے تو فقط ہمارے سمجھنے میں ہے ورنہ فطرت کی سادگی تو ایک مشہور عالم چیز ہے۔ اگر ہم ایسے ہی سمجھنے کی کوشش کریں جیسے کہ فطرت ہمیں سمجھانا چاہتی ہے تو تمام معاملات نہایت آسانی سے سمجھ میں آسکتے ہیں۔ لیکن جب ہم غیر فطری نظریہ سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں تو خون پسینہ ایک ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی حقیقت سمجھ میں نہیں آتی۔

ہومیوپیتھی اور غیر ہومیوپیتھک طبوں میں یہی ایک بنیادی فرق ہے، کہ ہومیوپیتھی نے فطرت کو فطرت کی نشاندہی کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس میں سو فیصدی کامیاب ہوئی ہے۔ اور غیر ہومیوپیتھک طبوں نے فطرت کو قطعاً نظر انداز کر کے اپنے من گھڑت نظریے قائم کئے ہیں اور اس وجہ سے قائم قدم پر ٹھوکریں کھائی ہیں۔

اگر کوئی علم فطرت سے ہمنوا نہیں تو ہمیں اس سے بچنا چاہیے کیونکہ ایسا علم یقیناً ہلاکت کا باعث ہوگا۔

کیا آپ فطرت پر ایمان رکھتے ہیں؟

کیا آپ فطرت کو سب سے بڑا عالم تسلیم کرتے ہیں؟

اگر آپ کو فطرت پر اعتقاد رکھتی ہے تو بجز اللہ کہ آپ کے اور ہمارے درمیان ایک ایسا جج موجود ہے جو درست ترین فیصلہ دے سکتا ہے۔  
اب ہم آپ کے سامنے ہومیوپیتھی کے نظریات پیش کریں گے۔

## علاج ہمیشہ کیا ہے؟

ہومیوپیتھی علاج معالجہ میں ہم چیزوں کو مد نظر رکھتی ہے۔ وہ چار چیزیں یہ

ہیں۔

۱۔ قوت حیات

۲۔ جسم انسانی

۳۔ بیماری

۴۔ دوا

ان چار چیزوں کی ذاتی خاصیتوں اور ان کے باہمی تعلقات کو جان لینے سے ہم ہومیوپیتھی کے ان بنیادی اصولوں کو جان لیں گے جن پر ہومیوپیتھی کی تمام عمارت کھڑی ہے۔

ہومیوپیتھی "قوت حیات" کو مرکزی جگہ دیتی ہے۔ قوت

۱۔ قوت حیات

حیات جسم انسانی پر مکمل طور پر حکمران ہے۔ جسم ایک جان

مادہ ہے جو قوتِ حیات کے بغیر کوئی فعل از خود ادا نہیں کر سکتا۔ پہلے قوتِ حیات بیمار ہوتی ہے اور اس کے بیمار ہونے کے نتیجہ کے طور پر جسم میں مادی تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر درست علاج سے یا بغیر علاج کے جب قوتِ حیات تندرست ہو جاتی ہے تو جسم بھی تندرست ہو جاتا ہے۔ خداوند کائنات نے قوتِ حیات کو تندرست ہی پیدا کیا ہے لیکن انسان اپنے غلط افعال و کردار سے قوتِ حیات کو بیمار کر لیتا ہے۔

**قوتِ حیات کے جسم پر حکمران ہونے کا ثبوت**

جب انسان مرتا ہے تو اس کا جسم بمعہ اپنے تمام اعضاء کے اسی طرح سے موجود ہوتا ہے جس طرح سے مرنے سے قبل تھا۔ اگر کوئی تغیر واقع ہوا ہے تو صرف اتنا کہ پہلے جسم بمعہ اپنے تمام اعضاء کے مصروف کار تھا مگر اب بالکل بے حس و حرکت ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر جسم خود حرکت کر سکتا تو اب بھی کرتا کیوں کہ جسم میں سے کوئی شے نہیں نکالی گئی۔ لہذا جسم میں زندگی قائم رکھنے والی شے غیر مادی تھی۔ اور اس کا تسلط جسم پر تھا۔ اس غیر مادی طاقت کو آپ خواہ کوئی بھی نام دیں۔ ہم اسے قوتِ حیات کے نام سے پکارتے ہیں۔

**بلکہ تھلکی قوتِ حیات اتنے بڑے وزنی جسم کو کیسے سنبھالے ہوئے ہے**

برقیاتی اور ایٹمی دور میں اس طرح کا سوال لا حاصل معلوم ہوتا ہے۔ تاہم مندرجہ ذیل مثالیں کافی رہیں گی۔

۱۔ اتنے بڑے اٹھارہ سمندر میں چاند کی غیر مادی کشش کتنے عظیم مدد جزر پیدا

کرتی ہے۔

۲۔ مقناطیس بغیر کسی مادی واسطہ کے کس طرح سے وزنی لوہے کو اپنی طرف کھینچ

لیتا ہے۔

اگر اتنے بڑے اور وزنی مادی اجسام کا غیر مادی طاقت کے بس ہیں ہونا ثابت

ہو گیا تو جسم انسانی تو ان کے مقابلے میں بہت کم وزن رکھتا ہے۔

جسم انسانی چونکہ مادی ہے اس لئے اس کے اندر اس مادی دنیا کی

پہرہ جسم انسانی | ان تمام چیزوں کے ذرات ملتے ہیں جو غذا کے ذریعہ سے اس

کے اندر پہنچتی ہیں، مثلاً لوہا، چونا، ناسفورس، نمک، طعام، پانی وغیرہ، ان تمام مادی

چیزوں کا توازن قوت حیات کے ذریعہ سے قائم رہتا ہے جسم انسانی کی مثال اس

مشین کی مانند ہے جو بجلی سے چلتی ہو، جب تک بجلی کا دور دورہ رہتا ہے، مشین

کام کرتی رہتی ہے، جب بجلی بند کر دی جاتی ہے تو مشین ساکن ہو جاتی ہے چنانچہ

جسم انسانی قوت حیات کا معمول ہے اور قوت حیات عامل۔

بیماری قوت حیات کی مانند غیر مادی چیز ہے اور اس کا

۳۔ بیماری یا مرض | اثر صرف قوت حیات پر پیدا ہوتا ہے، قوت حیات

کے بیمار ہونے کا اثر مادی جسم پر پڑتا ہے چنانچہ جس وقت جسم میں تبدیلیاں پیدا

ہوتی ہیں تو ہم ان کو نتائج مرض کہتے ہیں، نتائج مرض پیدا ہونے سے قبل جسم

میں مختلف قسم کے احساسات پیدا ہوتے ہیں، یہ احساسات خبردار کرنے والے

خطرہ کے الارم کی مانند ہیں اور اگر ان کی طرف توجہ نہ دی جائے تو پھر نتائج مرض پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور اگر ان احساسات پر ہی درست علاج کر لیا جائے تو نتائج مرض کی نوبت ہی نہیں آتی۔ چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ احساسات قوت حیات کے مریض ہونے کی پہلی اطلاع ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ سائیکل کا ایک پتیا اپنے نقطہ اعتدال سے ہٹ جاتا ہے۔ یہ ایک غیر مادی تبدیلی ہے۔ اب سائیکل چلنے پر پتیا فریم کے ساتھ رگڑ کھا کر آواز پیدا کرتا ہے۔ یہ آواز احساسات کے مشابہ ہے۔ ابھی کچھ نقصان نہیں ہوا۔ آپ چاہیں تو پتیا پہلے نقطہ اعتدال پر لے آئیں اور یہ آواز بند ہو جائے گی۔ لیکن اگر اس آواز پر دھیان نہ دیا گیا اور سائیکل سے بدستور کام لیا گیا تو جہاں سائیکل کی رفتار میں اس رگڑ کی وجہ سے نمایاں کمی پیدا ہو جائے گی وہاں کچھ عرصہ کے اندر فریم رگڑ والی جگہ سے کٹ جائے گا۔ یہ مادی تبدیلی نتیجہ ہے اس مرض کا جو پتیا کو غرض ہوا تھا یعنی نقطہ اعتدال سے ہٹ جانا۔ بعینہ یہی کیفیت قوت حیات اور جسم کی ہے۔ قوت حیات کا مرض غیر مادی ہوتا ہے۔ لیکن اس کے نتائج نہایت ہولناک ہوتے ہیں مرض کی مثال ہم غم، فکر، عشق ایسی غیر مادی کیفیات سے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جب ان کا اثر قوت حیات پر ہوتا ہے تو تمام مادی نظام درہم برہم ہو کر رہ جاتا ہے۔

خالق کائنات نے ہمارے لئے تمام ضروری دوائیں اپنی عنایت خاص سے بہتیا کر دی ہیں۔ یہ دوائیں مفرد یعنی اکیلی اکیلی ہیں مثلاً شکسیا، کپلہ۔

افیون، پارہ وغیرہ وغیرہ۔ یہ دوائیں ہمیں جمادات، نباتات اور حیوانات سے

موتی ہیں۔ ہر ایک دوا ایک کامل انفرادیت ہے جو اپنے خاص خدو خال رکھتی ہے۔ جب تک کسی دوا کی خاصیتیں تندرست جسم انسانی پر معلوم نہ کر لی جائیں، وہ دوا اس قابل نہیں کہ کسی بیمار پر استعمال کرائی جائے۔

دوسرا ضروری امر دوا کے بارہ میں یہ ہے کہ دوا غیر مادی صورت میں ہونی چاہئے تاکہ غیر مادی قوت حیات پر اثر انداز ہو سکے۔ کیوں کہ اگر ہم صرف مادی جسم کی مرمت کرتے رہیں گے تو اس سے ٹیڑھی اور بیمار قوت حیات تندرست نہ ہو سکے گی۔ لہذا ہومیوپیتھک ادویاتی پڑتیاں یا طاقتیں جن کے بنانے کا آگے اپنی جگہ پر ذکر آئے گا معرض وجود میں آئیں۔

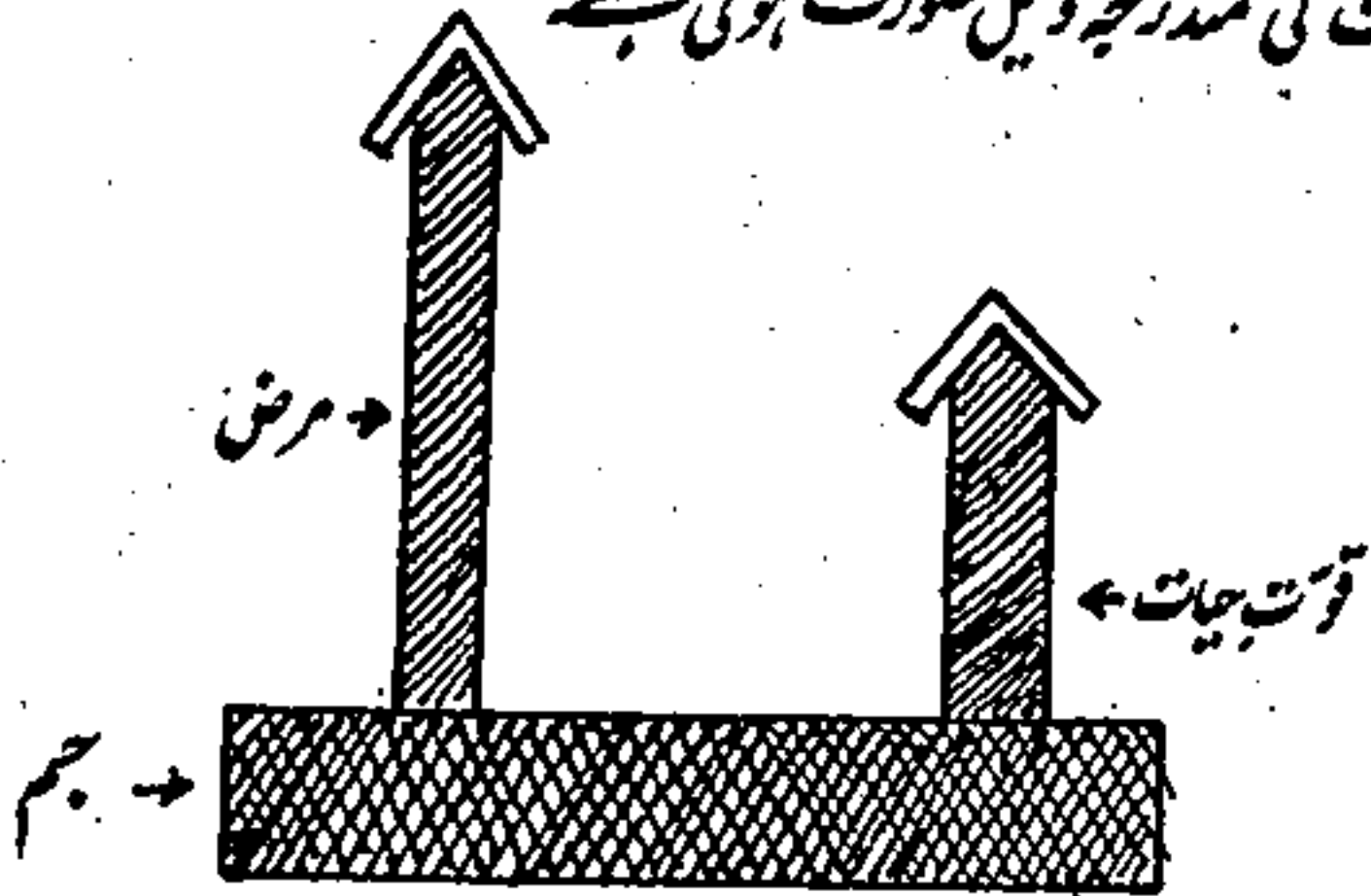
## علاج بالمثل کیسے واقع ہوتا ہے؟

یہ جان لینے کے بعد کہ بیمار صرف قوت حیات ہوتی ہے، ہم دوا سے قوت حیات کا علاج کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں دوا کی مدد لینے سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہم دوا کو قوت حیات اور قدرتی بیماری سے جو قوت حیات کو لاحق ہوئی ہے، زیادہ طاقتور سمجھتے ہیں۔ اگر درحقیقت ایسا نہ ہوتا تو ہم دوا کو کیوں مدد کے لئے طلب کرتے۔ اب جیسے کہ دوا کے بیان میں اوپر تحریر کیا گیا ہے کہ ہر ایک دوا اپنے ذاتی خدو خال رکھتی ہے اور قوت حیات کے بیمار ہونے کا حال ہمیں مختلف احساسات اور جسمانی تبدیلیوں سے ہوجاتا ہے چنانچہ ہم مختلف دواؤں کے چہرے



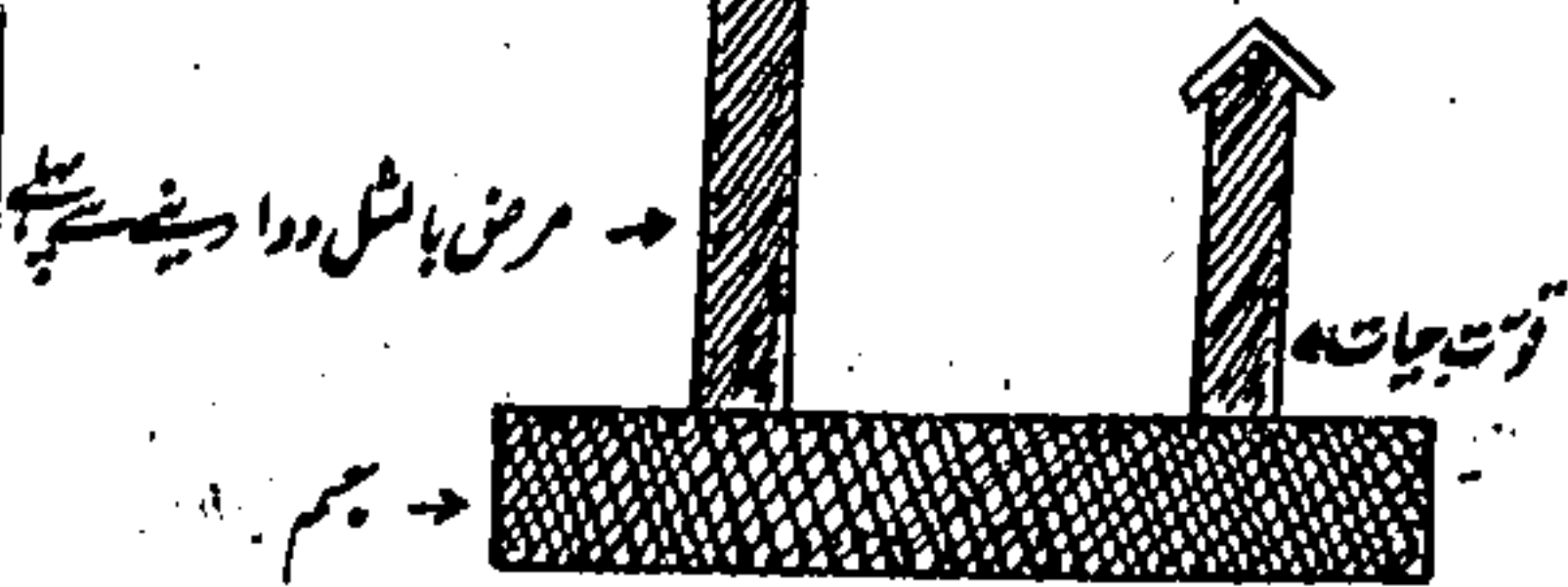
اور خدو خالی بغور مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اس واحد دوا کو چن لیتے ہیں جو مرض سے بالکل ملتتی جلتی ہوتی ہے۔

اب ہم دوا کی ایک خوراک مریض کو دیتے ہیں۔ دوا دینے سے قبل مرض اور قوت حیات کی مندرجہ ذیل صورت ہوتی ہے۔

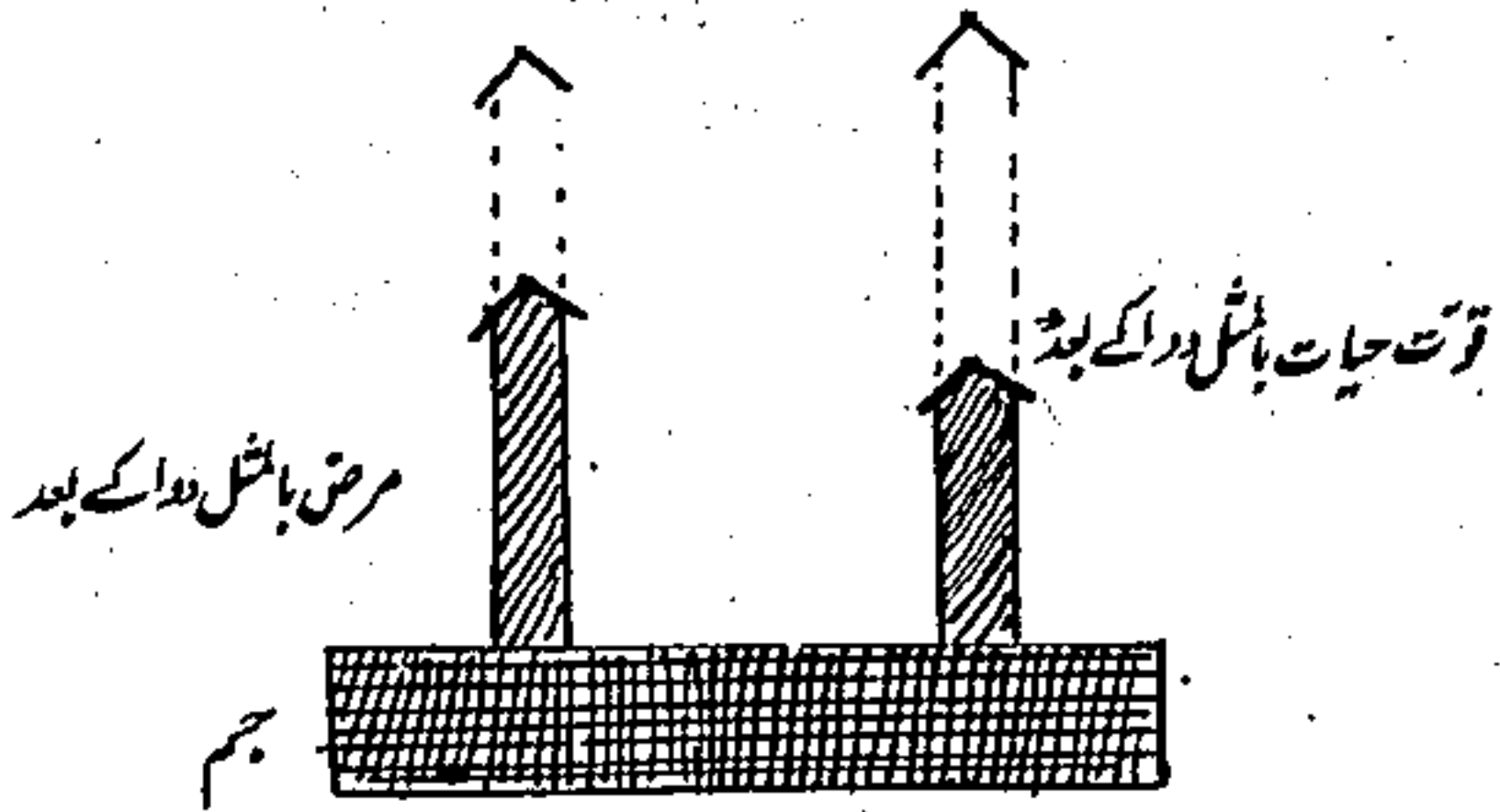


مرض قوت حیات سے زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔ جب ہم مرض کی مانند خدو خالی رکھنے والی دوا جسم میں داخل کرتے ہیں تو درحقیقت ہم قدرتی مرض کو مزید مدد دیتے ہیں یا بالفاظ دیگر ہم مرض کو اور بڑھا دیتے ہیں اور مرض پہلے سے بڑھ جاتا ہے جیسے کہ نیچے دی گئی شکل سے ظاہر ہے۔

مرض با مثل دوا دینے کے بعد

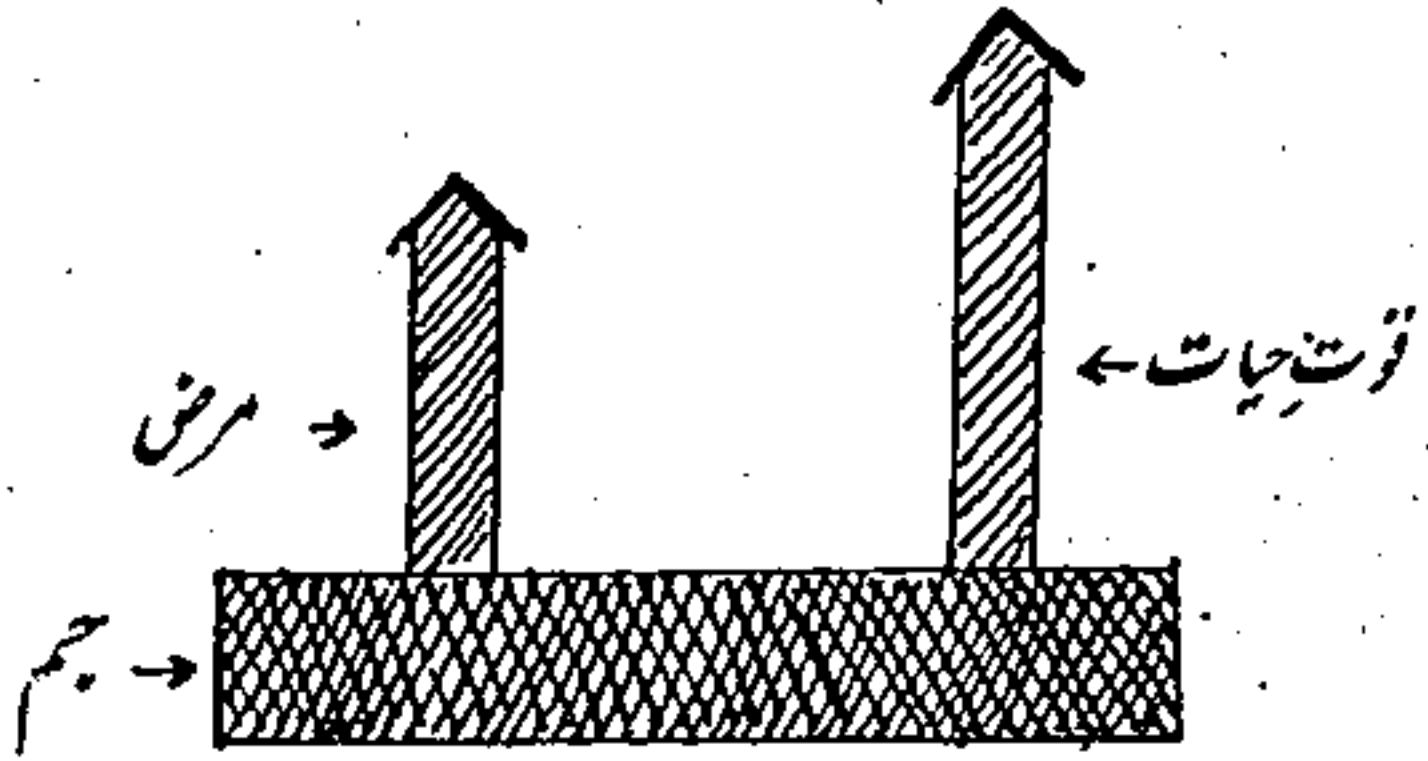


جب مرض ہماری دی گئی بالمثل دوا سے بڑھتا ہے تو صرف "ذہنی طور پر شکست خوردہ قوت حیات مرض کے اس نئے اضافہ کے مقابلہ کے لئے بلند ہوتی ہے ذہنی طور پر اس لئے کہ پرانا مرض چونکہ آہستہ آہستہ قوت حیات پر اثر انداز ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لئے قوت حیات نہ معلوم طور پر مرض کے شکنجہ میں آکر مرض کی ہمراہی کی عادی ہو جاتی ہے اور اپنے آپ کو مرض کے ماتحت تصور کر لیتی ہے لیکن جب اسی قدر قوت مرض کو بالمثل دوا سے بناوٹی طور پر یکدم تیز کر دیا جاتا ہے تو سوئی ہوئی قوت حیات یکایک جھنجھوڑی جاتی ہے اور اس شدید حملہ کے دفاع یا مقابلہ کے لئے بہت زیادہ بلند ہو جاتی ہے جیسے کہ مندرجہ ذیل شکل سے ظاہر ہے۔

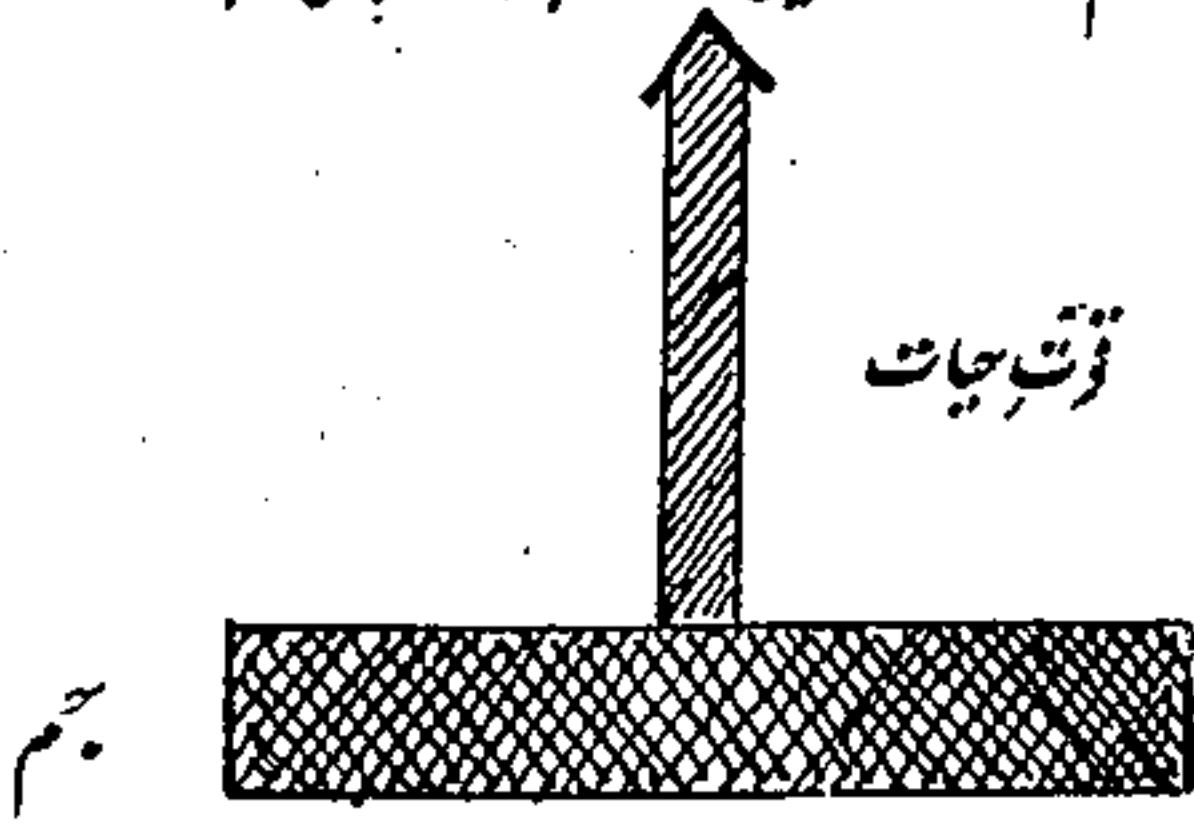


ہم نے بالمثل دوا کے ذریعہ سے قوت حیات کو اپنی سابقہ جامد حالت سے متحرک صورت دے دی ہے۔ ہماری بالمثل دوا جہاں قدرتی مرض سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے وہاں اس قدر دیر پا نہیں ہوتی۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد دوا کا اثر کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بالمثل دوا کے ساتھ قدرتی مرض بھی پسپا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

اب قوت حیات اپنی پوزیشن بہت بلند کر چکی ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس شکل سے ظاہر ہے۔



چنانچہ جسم پر مرض سے زیادہ قوت حیات کا کنٹرول بڑھ جاتا ہے۔ ٹوٹے پھوٹے جسم کی مرمت ہونے لگتی ہے۔ جسم اور اس کے اعضاء میں خوشحالی کا دورہ ہونے لگتا ہے۔ جب کبھی مرض پھر قوت حیات سے تجاوز کرنے لگتا ہے۔ تو ہم بالمثل دوا کی بلند سے بلند تر پڑنیوں کے ذریعہ سے اسی طرح سے قوت حیات کو ابھارتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ تمام جسم پر قوت حیات کا تسلط ہو جاتا ہے اور مرض ختم ہو جاتا ہے چنانچہ انجام کار مندرجہ ذیل صورت پیدا ہو جاتی ہے۔



اور یہی صورت فطری صورت ہے۔

ہم نے اس تمام کارکردگی میں کیا حاصل کیا؛

ہمارے بقدر نظر صرف ایک مقصد تھا اور وہ تھا قوتِ حیات کو جسمِ انسانی پر بلا  
شرکتِ غیر سے حکمران کرنا کیوں کہ صرف قوتِ حیات ہی وہ بائز ترین طاقت ہے  
جو جسمِ انسانی کو صحت کی حالت میں رکھ سکتی ہے کیوں کہ پیدا کرنے والے نے  
قوتِ حیات کو وہ تمام صلاحیتیں عنایت فرمادی ہیں جو جسمِ انسانی کو درست حالت  
میں رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی چاہے کہ قوتِ حیات کا نعم البدل  
پیدا کرے تو قطعاً ناممکن ہے۔ درست اور جائز طریقِ کار یہی ہے کہ حق را بقدر باید  
رسید۔

ہم نے اس تمام دوران میں جسمِ انسانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔ ہم نے اپنی مرضی  
سے کسی عضو کو اپنا کام زیادہ یا کم کرنے پر مجبور نہیں کیا۔ کیوں کہ ہم ایسا کرنے کے اہل  
نہیں ہیں۔ ہم نے بہترین مصلحت اندیشی سے کام لیتے ہوئے صرف اس شخصیت  
کو خبردار کر دیا ہے جس کے گھر میں رہزنی ہو رہی تھی اور اس نے خود اٹھ کر رہزنیوں  
کا قلع قمع کیا۔

یہ ہے مختصر طور پر علاجِ بالمثل کی داستان۔

اب علاجِ بالضد کی کارگزاری سینے۔

ۛ

# علاج بالصدق کی کارگزاری

ہم نے پیشتر ازیں ہومیو پیتھک نظریات میں چار چیزوں کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور وہ چار چیزیں توت حیات، جسم انسانی، مرض اور دوا ہیں۔ علاج بالصدق میں توت حیات کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس علاج میں صرف تین چیزوں کو مد نظر رکھا گیا ہے جو یہ ہیں۔

۱۔ جسم انسانی

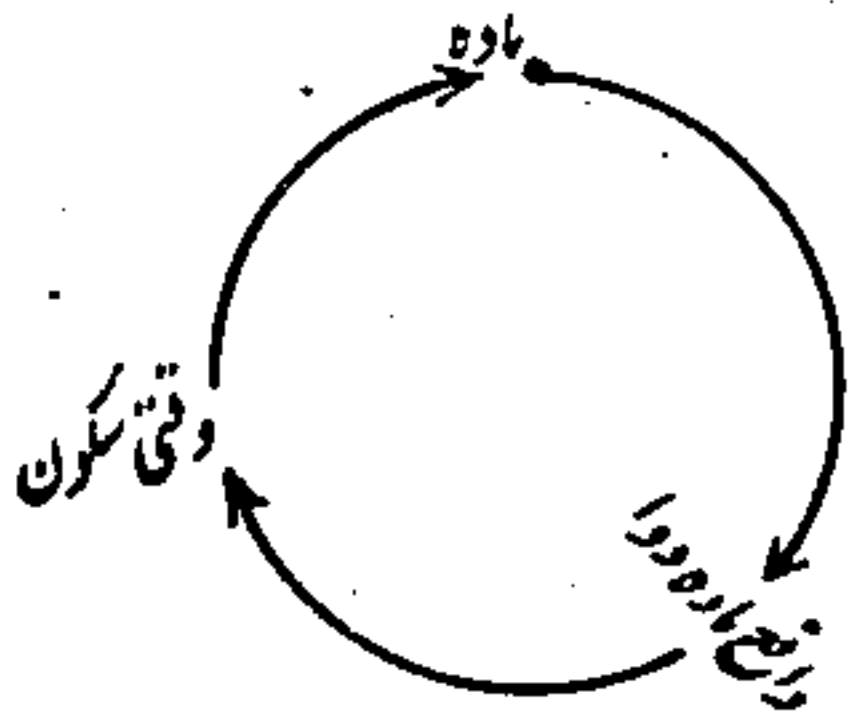
۲۔ مرض

۳۔ دوا

جو مرض دوا اور جسم انسانی کا تصور ہومیو پیتھی میں موجود ہے۔ وہ علاج بالصدق میں مفقود ہے۔ علاج بالصدق والوں کے نزدیک ان چیزوں کا تصور مختصراً درج ذیل ہے۔

۱۔ **جسم انسانی** | سو دوا ہیں۔ یہ چار مادے اپنے الگ الگ خواص رکھتے ہیں جب ایک مادہ کی مقدار یا توازن جسم میں کم و بیش ہو جاتا ہے تو جسم انسانی میں خوابیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اگر ان مادوں کے توازن کو از سر نو قائم کر دیا جائے تو جسم انسانی صحت یاب ہو جاتا ہے۔

یہ صرف نظریہ ہی منظر یہ ہے کیوں کہ اگر مریض کے مزاج کو کسی ایک گروپ میں شامل کر دیا جائے اور اس کے مطابق بخیاں خود اس مادہ کو دفع مادہ دواسے دور کرنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے کہ مادہ کے جسم سے اخراج کے بعد وقتی طور پر سکون محسوس ہو اور درحقیقت اسی وقتی سکون کے بل بوتے پر یہ علاج آج تک بنی نوع انسان کی گردن پر سوار ہے، لیکن یہ وقتی سکون دیر پا نہیں ہوتا اور پھر وہی مادہ آسراٹھاتا ہے۔ چنانچہ پھر دفع مادہ دوا دینی پڑتی ہے اور یہ چکر بونہی چلتا چلا جاتا ہے۔ جیسے کہ مندرجہ ذیل شکل سے ظاہر ہے۔



مادہ کو دفع مادہ دواسے کم کیا جاتا ہے۔ جس سے وقتی سکون حاصل ہوتا ہے اسی اثنا میں مادہ پھر تیز ہو جاتا ہے۔ پھر دفع مادہ دوا دی جاتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اور یہ چکر اسی طرح سے چلتا چلا جاتا ہے اور اس پھان پھٹک میں مریض اور مریض کے اعضا کا بھرتہ ہو جاتا ہے۔

اگر یہ دفع مادہ طریقہ علاج درست ہوتا تو

۱۔ دوبارہ مادہ نئی شدت کے ساتھ سر نہ اٹھانا۔

۲۔ جسم انسانی دن بدن کمزور اور لاغر نہ ہوتا چلا جاتا۔

علاج بالصدق کی توجیز اور فیشن زدہ دختر تو اب اپنی بوڑھی ماں کے نظریات سے اختلاف کرنے لگی ہے۔ وہ مادوں کے بھنبھٹ میں پھنستا ہی نہیں چاہتی بلکہ

خوردبین میں اپنی مصلحت دیکھتی ہے۔ یعنی تمام امراض کو بے چارے جراثیم

کے سر تھوپ دیتی ہے اور یوں قصہ مختصر کرتی ہے۔ تمام بیماریاں جراثیم پیدا

کرتے ہیں لہذا جراثیم کو قتل کرنے والی دوائیں استعمال کرو اور اس مارشل لاء میں

جراثیم تو شاید قتل ہوتے ہوں گے یا نہیں دیکھیں کہ دنیا میں جراثیموں کی کمی نہیں

اور صرف مریض کے جسم تک محدود بھی نہیں ہوتے کہ پھر واپس اس جسم میں نہ

آسکتے ہوں، جسم انسانی کا قتل عام ضرور ہو جاتا ہے۔

علاج بالصدق کے نظریے مرض کا کسی قدر ذکر اور جسم انسانی کے بیان

مرض میں ضمناً آچکا ہے۔ اس علاج کے نزدیک مرض صرف چار مادوں

کا کم و بیش ہو جانا ہے لیکن اس کا کون جواب دے گا کہ یہ چار مادے یا خلتیں

کیوں کم و بیش ہو جاتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ اس بارے میں یہ جواب دیا جائے

گا کہ غذائی بد پرہیزی یا آب و ہوا کی تبدیلیاں ان مادوں کو اپنے مرکز اعتدال

سے ہٹا دیتی ہیں۔ لیکن یہ سب چیزیں صرف سبب تحریک ہیں اور جہاں جسم انسانی

میں تحریک حاصل کرنے کی آمادگی نہ ہو یہ سب چیزیں خواہ مخواہ مادوں کو تحریک

نہیں دے سکتیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ کوئی چیز ان مادوں سے پہلے مرکز اعتدال

سے ہٹ چکی ہے جس کے نتیجہ کے طور پر جسم اور اس کے تمام اعضاء و ممبروں وغیرہ کے بیرونی تحریک کو قبول کر رہے ہیں۔ ہومیو پیتھی کہتی ہے وہ وائٹل فورس یعنی قوت حیات ہے جس کے مرکز اعتدال سے ہٹ جانے پر جسم انسانی ہر کس و ناکس کی گذر گاہ عام بن گیا ہے۔ غیر ہومیو پیتھک طبیعتیں اس بارہ میں کہیں چاہتی ہیں۔

جب نظریہ ہی یہ ہو کہ جسم انسانی سے مادوں کا اخراج کرنا ہے تو جو

**دوا** چاہو استعمال کرو۔ قوت حیات کو ایسے علاج سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے بلکہ مادوں کے خارج کرنے کے بہانے سے ایسا علاج جسم کی قیمتی رطوبات کو رفتہ رفتہ ختم کر دیتا ہے اور انسان اپنی آئی موت مر جاتا ہے۔

اس علاج کے ادویاتی طلسم کا بھانڈا بھی اگر آپ کے سامنے پھوڑ دیا جائے تو آپ کہیں گے کہ یہ تو وہی مثال ہوئی کہ کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا اور وہ بھی پھیرا مادہ کے نیچے دب کر مرا ہوا۔

یہ ایک مستہ امر ہے کہ ہر دوا کے لینے پر دو قسم کے اثرات جسم انسانی میں پیدا ہوتے ہیں۔ جنہیں ہم ابتدائی اثر اور ثانوی اثر کہہ سکتے ہیں۔ ابتدائی اثر دوا کے لینے پر پیدا ہوتا ہے اور ثانوی اثر۔ جب دوا ترک کر دی جائے تو بطور رد عمل کے پیدا ہوتا ہے۔ ابتدائی عمل دوا کا اثر کہا جاسکتا ہے اور ثانوی اثر طبیعت کا دوا کے خلاف رد عمل۔ ایک جلاب اور دوا مثلاً جمال گوڑ کے لینے پر عمل کر دست شروع ہو جائیں گے۔ لیکن جب اس دوا کا استعمال ترک کر دیا جائے گا اور اس دوا کے اثرات کم ہونے شروع ہوں گے تو شدید قبض پیدا ہو جائے گی۔



کھل کر اسہال کا آنا جمال گورڈ یعنی دوا کا عمل وارث ہے اور شدید قبض کا پیدا ہونا طبیعت کا رد عمل۔ اور علاج بالضد والوں میں تمام سلسلہ اسی طرح چلتا ہے کہ طبیعت کو شدید دواؤں سے دھمکاتے ہیں۔ اور جیسے ہی طبیعت یعنی قوت حیات کو اس کی مزاجی بازپرس سے افاقہ نصیب ہوتا ہے تو وہ فوراً اپنے تحفظ میں پہلے سے زیادہ قلعہ بند ہو جاتی ہے۔ چنانچہ یہ سلسلہ بھی لا محدود ہے اور جب تک مریض کے دم میں دم ہے اسے اس شعبہ بازی کو دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ ادھر معالج مٹن دباؤ اور ادھر مریض ایک غدد پاخانہ کر دے۔ یعنی کہ مریض کا پاخانہ معالج کے ہاتھ میں ہے کہ جب چاہے واگذار کر دے جب چاہے روک لے۔ سچ ہے کہ اس کے علاوہ مریض کیسے قابو میں رہ سکتا ہے۔

جنہیں غیر ہومیو پیتھک طبیعتیں تسکین بخش دواؤں کے نام سے یاد کرتی ہیں۔ وہ بھی ایک آفت ہی ہیں۔ اسپرین درد مار دواؤں کی سرتاج سمجھی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ مارفیا کا ٹیکہ یعنی ایونی ٹیکہ بہترین مسکن دوا تصور کیا جاتا ہے یہ اور اس قبیل کی دیگر تمام ادویات جہاں وقتی طور پر سکون پہنچاتی نظر آتی ہیں وہاں جلد ہی ان کی اصل قیمت بھی مریض کو ادا کرنی پڑ جاتی ہے۔ ان دواؤں کے عارضی تسکین بخش سلوک سے متاثر ہو کر جسم اور قوت حیات گھوڑے بیچ کر سو جاتے ہیں لیکن جب مرض کے کھلے میدان میں جہاں کہ ہر طرف جسم کو کھینچا دینے والی سرد اور تیز ہوا چل رہی ہوتی ہے۔ ان دواؤں کا لحاظ مریض سے اتار لیا جاتا ہے تو مریض کو اگلا جہان نظر آنے لگتا ہے۔ اب یا تو ان دواؤں کا لحاظ پھر مریض پر ڈال دو یا سہل کا

تڑپنا ملاحظہ فرماؤ۔ گھروالے تو ہے ایک طرف۔ ڈاکٹر صاحب بھی حواس باختہ ہوتے لگتے  
 ہیں اور مریض پر پھر سے وہی لحاف ڈال دیا جاتا ہے کیونکہ مرنے والے نے تو مرنا  
 ہی ہے۔ کیوں گھر والوں کی بنیاد کو خراب کیا جائے۔ یہ گھر والے نادان باری باری  
 اسی پھانسی پر چڑھتے ہیں لیکن دم نہیں مارتے کیوں کہ ان کے دماغ میں یہ بات  
 ٹھونس دی گئی ہوتی ہے کہ یہ آخری چارہ کار ہے چنانچہ یوں ان کی قسمت پر علاج  
 بالصدق کی مہر ثبت کر دی جاتی ہے۔ یہ انسان کو تڑپنا نہ دیکھ سکتے والا علاج قوت  
 حیات کا کام مسکن ادویات کو سونپ کر انسان کو اپنا سچ بنا تا چلا جاتا ہے۔ تکلیف سے  
 تڑپتے ہوئے انسان کو آرام پہنچانا معالجہ فاسب سے پہلا فرض ہے لیکن یہ آرام مستقل  
 ہونا چاہیے۔ وقتی سکون کے سبز باغ دکھا کر مریض سے اس کی قوت مدافعت  
 تڑنہ چھین لی جائے جس کا نتیجہ ہمیشہ مرض کا غلبہ اور مریض کا مغلوب ہونا ہوتا ہے  
 ان کا علاج کسی ایک ڈھب پر اور کسی ایک اصول کے تابع نہیں ہے بلکہ  
 کہ اوپر دی گئی عبارت سے واضح ہے یہ لوگ جیسے کام چلنا دیکھتے ہیں ویسے ہی  
 پینترا بدل لیتے ہیں۔ ان کو اس بات سے کوئی تعلق نہیں کہ ان کی نیز ادویات  
 کا قوت حیات اور جسم پر کیا اثر ہو رہا ہے۔ انہیں اتنا بھی علم نہیں ہے کہ جلدی  
 ابھاریں خود بخود جلد پر پیدا ہو گئی ہیں یا کوئی چیز انہیں جلد پر بھیننے والی ہے لہذا  
 ان پر خوب مرہم ملتے ہیں اور یوں مریض کی چمڑی ادھیڑتے ہیں۔  
 دواؤں میں خالق کائنات نے تیز اثرات پیدا کئے ہیں اور یہ تیزی قوت حیات  
 اور قدرتی مرض سے کسی گنا بڑھ کر ہے۔ ہو سید پھتی بھی انہیں دواؤں کا استعمال

کرتی ہے مگر مضرت کا پہلو بچا کر لیکن غیر ہومیو پیتھک طبیوں انہی دواؤں کا استعمال بنانا  
 برے طریقے سے کرتی ہیں۔ ایلو پیتھی نیز مادی ادویات کے بل بوتے پر نمائشی  
 صحت پیدا کرتی ہے اور طب یونانی بحران کا ذب پیدا کرتی رہتی ہے چنانچہ  
 دواؤں کے پاس صحت کا ملہ عطا کرنے کا کوئی باقاعدہ پروگرام یا اسکیم نہیں ہے۔

مریض کو جلد یا بدیر اس نمائشی صحت کی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے جو کہ عمر یا  
 مریض کی اس قیمتی زندگی سے کم نہیں ہوتی جسے وہ ہر قیمت پر بچانا چاہتا ہے۔  
 اگر مریض کو تیل از وقت اس بات کا علم ہو سکے کہ اسے اتنے گہرے پانی میں  
 لے جایا جائے، یا اسے است زندگی ہی سے ہاتھ دھونے پڑیں گے تو وہ کبھی  
 بھی ان غلط علاجوں کی طرف توجہ نہیں دے گا۔

غیر ہومیو پیتھک طبیوں بازار می غورت کی مانند اس وقت تک مریض سے  
 سر دکار رکھتی ہیں۔ جب تک کہ مریض جیب اور سموت سے خالی نہیں ہو جاتا  
 پھر اسے چھوڑی ہوئی ہڈی کی مانند اپنے عشرت کدہ سے باہر پھینک دیتی  
 ہیں۔

ہم غیر ہومیو پیتھک طبیوں کے معالجین کے خلوص نیت کے بارے میں جو  
 وہ مریض کے حق میں رکھتے ہیں، خواہ مخواہ شک کرنے کی کوئی ضرورت محسوس  
 نہیں کرتے۔ لیکن ہم ان کے خلوص نیت کو کیا کریں جب کہ وہ اپنی غلط روی کی  
 وجہ سے شب و روز مریضوں کا تپا پانچا کر رہے ہیں۔ اگر ان کی ضمیر اپنی کارکردگی  
 سے سو فیصدی مطمئن ہے تو کس کی ضمیر اپنی کارکردگی پر مطمئن نہیں ہوتی یا مطمئن

نہیں کر لی جاتی لیکن کیا ہامن اعظم کی آرگین کے دنیا میں موجود ہونے کے باوجود وہ اپنی ضمیر سے مطمئن ہونے میں حق بجانب ہیں؟ پہلے آرگین کو باطل کریں یا اپنے طریق کو باطل کہیں ورنہ کہنے والا تو ایسی باضمیری کو منافقت ہی کہہ سکتا ہے۔  
 اب آمد تیمم برخواست۔ آپ کے پہلے گناہ معاف لیکن آئندہ کے لئے راہِ راست  
 تو اختیار کر لو۔

## سوال و جواب

تقریباً ہر ہومیوپیتھ سے لوگ ہومیوپیتھی کے بارے میں سوالات پرچتے ہیں بعض سمجھنے کے لئے پوچھتے ہیں اور بعض نہ سمجھنے کے لئے جو سمجھنا چاہتے ہیں وہ یہ نہیں دیکھتے کہ کون بتا رہا ہے بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ کیا بتا رہا ہے اور جو نہیں سمجھنا چاہتے وہ اگر چاہیں بھی تو اپنے دل کو تسلی نہیں دے سکتے کہ یہ معمولی قسم کے ہومیوپیتھ اتے

ڈے آرگینن ہامن اعظم کا قانون طب ہے جس میں ۲۹۱ دفعات ہیں بہت سے نامی گرامی ایڈیٹریک ڈاکٹروں نے اس کا ردّ رکھنے کی کوشش کی لیکن اس کی حقانیت سے مرعوب ہوئے اور پرانے راستے کو خیر باد کہہ کر حقیقت کے رشتہ جوڑا۔

بڑے بڑے رازوں سے آشنا کیوں کر ہو سکتے ہیں، ہونہ ہوان میں کوئی غلطی ضرور ہوگی ورنہ ہمارے سگتہ بند بوتلوں والے اتنے بڑے گناہ کے مرتکب نہیں ہو سکتے ان دو قسم کے اصحاب میں سے ایک اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور دوسرا دوسروں کی آنکھوں سے۔ پہلا اپنی عقل سے کام لیتا ہے اور دوسرا دوسرے کی عقل سے اور

خدا رحمت کند این عاشقانِ پاکِ طہیت را

جو سوالات بالعموم پوچھے جاتے ہیں ہم ان کے جوابات ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ان کے علاوہ کوئی سوال پوچھنا چاہے تو براہ راست مصنف کتاب ہذا سے استفسار فرما سکتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۔ کیا وجہ ہے کہ ہومیوپیتھک دوائیں بہ نسبت ایلو پیتھک دواؤں کے زیادہ دیر بعد اثر کرتی ہیں؟

جواب :- اگر ہم یہ کہیں کہ کیا وجہ ہے کہ ایلو پیتھک ادویات زیادہ دیر پا اثر نہیں رکھتیں تو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ ایلو پیتھک دوائیں درحقیقت مریض کو وقتی سکون پہنچانے اور تیز اور پرورد علامات کو دبا دینے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں جیسے کہ مارفین یا اسپرین وغیرہ ہیں۔ اس طریقہ سے معالج کس قدر آسانی سے کامیابی کے پھولوں سے لہجاتا ہے اور لوگوں کی جلیبیں ایسے سکون بخش علاج پر سونا چاندی مچھا اور کرنے کے لئے کھل جاتی ہیں لیکن اس تمام شور و شوری کا نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات ہوتا ہے۔ مرض جوں کا توں قائم رہتا ہے اور کچھ عرصہ دب کر پھر سر اٹھاتا ہے۔ عقیدت مند مریض پھر معالج کے در دولت پر حاضر می دیتا ہے۔

اور معالج پھر اس سے وہی پہلا سلوک دہرا تا ہے اور یہ سلسلہ شیطان کی آنت کی طرح  
یہی چلتا چلا جاتا ہے اور بالآخر مریض کی زندگی کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔

لیکن ہومیوپیتھی میں اس طرح کا کوئی معالجاتی دھوکہ مریض کو نہیں دیا جاتا۔ بلکہ مریض  
کی قوت حیات کو تحریک دی جاتی ہے۔ کہ قوت حیات خود مریض کو دور کرے۔ ہومیوپیتھک

دوا کا اثر قوت حیات پر اسی وقت سے شروع ہو جاتا ہے۔ جب کہ دوا مریض کے  
منہ میں ڈالی جاتی ہے۔ البتہ مریض قوت حیات آہستہ آہستہ سنچھلتی ہے اور رفتہ رفتہ

جسم کی اصلاح کرتی چلی جاتی ہے۔ جتنا گہرا مرض ہوتا ہے اسی قدر زیادہ وقت  
قوت حیات کو اپنی اور جسم کی اصلاح میں لگتا ہے۔ اگر مرض سطحی اور معمولی ہو تو قوت

حیات کو نہایت تیزی سے جسم کی اصلاح کرتی نظر آتی ہے لہذا ہومیوپیتھک دوا سست  
نہیں ہے۔ مریض کی قوت حیات پر سستی اور تیزی کا دار و مدار ہے۔ تیز ایلوپیتھک

دوا کو قوت حیات سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ اس کا کام یکدم تمام جسم پر چھا جانا ہے  
اور پتہ انتہہ کی حکومت قائم کر دینا ہے۔ بقولے ع

دریا کو اپنی موج کی طغیانوں سے کام

کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں ہے

یہی وجہ ہے کہ جب لوگ تیز ایلوپیتھک دوا کا فوری اثر ملاحظہ کرتے ہیں۔

تو اس علاج کی زود اثری کے قائل ہوتے چلے جاتے ہیں لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ یہ دوا

زود اثری کے ساتھ ساتھ کوئی اصلاحی پہلو نہیں رکھتی بلکہ شراب یا اینون کی طرح ان

دواؤں کی لت پڑ جاتی ہے کیا کوئی عقلمند شرابی یا اینون کی اس دلیل کو قبول کرے

لے گا کہ چونکہ شراب یا افیون سے ان نشہ بازوں کی طبیعت سنبھل جاتی ہے اور ہمت شکنی کرنے سے بگڑ جاتی ہے۔ لہذا شراب یا افیون کا استعمال ایک جائز اور صحت بخش علاج کی حیثیت رکھتا ہے۔

اس حقیقتِ حال سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ معیارِ شفا کا کوئی صحیح اندازہ پیک کے دماغوں میں موجود نہیں ہے۔ اگر ہومیو پیتھی ایسے مریض کو دو سال میں صحتِ کاملہ عطا کر دیتی ہے جو غیر ہومیو پیتھک طبیعت اس مریض کو زندگی بھر نہیں دے سکتیں تو کیا انصاف کا یہی تقاضا ہے کہ ہومیو پیتھک علاج کو سست رو علاج کہا جائے اور ہومیو پیتھک دواؤں کو زیادہ دیر بعد اثر کرنے والی دوائیں کہا جائے؟

سوال نمبر ۲۔ جب ہومیو پیتھک پوٹنسی میں کوئی دوا مادی صورت میں موجود نہیں ہوتی تو وہ کس طرح سے فائدہ پہنچا سکتی ہے؟

جواب :- یہ سراسر پار لوگوں کا پروپیگنڈا ہے کہ ہومیو پیتھک پوٹنسی میں اور یا اثر باقی نہیں رہتا۔ مادہ کا آخری تقسیم شدہ ذرہ ایٹم کہلاتا ہے یعنی مادہ ایٹم تک تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایٹم ایک خیالی اور فرض شدہ چیز ہے اور آج تک کسی تیز ترین خوردبین سے بھی دیکھنے میں نہیں آئی لیکن ایٹم کا وجود دنیا کے نزدیک ایک حقیقت کا مرتبہ رکھتا ہے۔ ہم پوٹنسی کے ذریعہ سے دوا کے مادہ کو توڑتے چلے جاتے ہیں۔ مادی کثافت کم ہوتی چلی جاتی ہے اور ایٹمی صلاحیتیں باہر نکلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ ایٹم کی تشکیل میں الیکٹرون پروٹون اور نیوٹرون کا اجتماع ہے جو سراسر برقی طاقتیں ہیں۔ کہا جاسکتا ہے کہ اگر ایک من یا اس سے کم لوہے

کے ایٹموں کی طاقت توڑ کر نکالی جاسکے تو اس کو ارض کو اڑا کر فنا کر دینے کے لئے کافی ہو۔ انسان نے ابھی تک بیرونی دنیا کی سیر کی ہے۔ اندرونی دنیا پر اب اس کی نظر پڑنے لگی ہے۔ اندرونی دنیا وہ ہے جو اس بیرونی دنیا کے لئے روح کا درجہ رکھتی ہے۔ اگر اندرونی دنیا نہ ہوتی تو بیرونی دنیا کا کارخانہ کبھی کاڑنگ اُلودہ ہو چکا ہوتا۔ بہر کیف آج جب کہ ایٹم کا راز فاش ہو چکا ہے دنیا کے سائنس دان ان کی اعظم کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول پیش کر رہے ہیں کیوں کہ اس دنیا کے آب و گل میں یہ پہلی شخصیت تھی جس نے بنی نوع انسان کے دکھوں کو دور کرنے کے لئے دواؤں کے ایٹم توڑے اور مادے کا سینہ چیر کر اس قوت کو باہر نکالا جو ابتدائے آفرینش سے باہر نکالے جانے کے لئے بیقرار ہو رہی تھی۔

اب اگر ہم کسی دوا کی پوٹنسیاں تیار کرنے لگتے ہیں تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ کون سی پوٹنسی پر جا کر یہ دوا ایک ایک ایٹم کی شکل اختیار کرتی ہے اگر بالفرض 200 پوٹنسی پر جا کر دوا کے ذرات ایٹمی صورت اختیار کرتے ہیں تو 200 پوٹنسی مادی دائرہ کے اندر ہوگی لیکن اگر اس کے بعد پوٹنسی کا عمل بڑھاتا ہے چلے جاویں تو ایٹمی خول میں مستور طاقتیں باہر نکل آئیں گی۔ آج کا ہولیوڈ پچھلے 10 لاکھ بلکہ اس سے بھی بلند تر ادویاتی پوٹنسیاں استعمال کر رہا ہے اور جوں جوں پوٹنسی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ دوا کی رد عمل پیدا کرنے کی قوت تیز تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ایک لاکھ یا اس سے زیادہ پوٹنسی کا تیار کرنا تو مشین کے ذریعہ ہی سے ممکن ہے۔ آپ بطور تجربہ ایک قطرہ شکھیا سفید شکر لے کر اور ہوتو پوٹنسی کے طریقہ پوٹنسی سے 3 طاقت تک اپنے ہاتھ سے لے جائیں اور پھر اس دوا کو اس کی



علاماتِ مخصوصہ کے ماتحت کسی مریض کو استعمال کراویں۔ آپ کے اطمینانِ قلب کے لئے یہی عمل کافی ہو رہے گا۔

اب جب کہ ہم نے یہ تسلیم کر لیا کہ ایسی طاقت عام مادہ سے زیادہ طاقتور چیز ہے اور یہ بھی تسلیم کر لیا کہ قوتِ حیات ہی جسم انسانی میں نیک و بد کی ذمہ دار ہے تو ہم ادویات کی مادی صورت اور کیفیت کے محتاج نہیں رہتے۔ ہم ایک نظر آنے والی قوت سے دوسری نظر آنے والی قوت کا علاج کرتے ہیں۔ دوبارہ عرض کروں گا کہ آپ اپنے ہاتھوں سے شکھیا سفید کی ۳ پونٹنسی تیار کر کے تجربہ کر لیں کیوں کہ عرصہ کے بعد وہ مانسہ دیدہ

پھر آپ کی سو فیصدی تسلی ہو جائے گی۔

سوال نمبر ۳۱: اگر آپ کے دعوے کے مطابق ہومیوپیتھی ہی سچی طب

ہے تو کیا وجہ ہے کہ لوگوں میں اس کا عام رواج نہیں حالانکہ ایلوپیتھی اور یونانی علاج کا ملک میں عام رواج ہے۔

جواب: رواج کی بھی آپ نے ایک ہی کہی اور سچ اور جھوٹ کا معیار آپ

نے خوب تجویز کیا۔ اگر آپ لوگوں میں ان رواجوں پر غور فرمائیں جن پر دولت اور صحت

کے بے شمار قربان کیا جا رہا ہے تو آپ کو ان رواجوں کی پشت پناہی میں کوئی عقلی دلیل

نہ مل سکے گی اور آپ ان رواجوں کے ہولناک نتائج سے کانپ اٹھیں گے۔ ہتھوڑا

بالعموم سہل انگار اور آرام پسند ہوتے ہیں۔ لہذا انہیں جسمانی بیماریوں کے لئے بھی ایسے

ہی علاج کی ضرورت ہے جو بس سلا دے۔ وہ اپنی زندگی کی بنیادیں سو فیصدی

فطری لائنوں پر قائم کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ وہ اس انتظار کو مصیبت سمجھتے ہیں جو اصل صحت کے واپس آنے کے لئے ضروری ہے۔ انہیں جھٹ منگنی اور پٹ بیاہ کی خواہش ہوتی ہے۔ آپ ان پر بے عیب زندگی کی شرط علاج کے ساتھ ساتھ نہیں لگا سکتے تو پھر آپ ہی کہیے کہ ہومیوپیتھی جس کی بسم اللہ ہی قوت حیات کو جسم انسانی پر بلا شرکت غیر سے حکمران کرنا ہو اور جو کہ غیر فطری زندگی میں امر محال ہے۔ کیسے لوگوں میں رواج پاسکتی ہے اور پبلک کیسے ہومیوپیتھی سے مستفید ہو سکتی ہے۔

بتوں سے میلِ خدا پر نظر یہ خوب کہی  
شبِ گناہ و ثوابِ سحر یہ خوب کہی

ماں البتہ غیر ہومیوپیتھک طبوں سے پبلک کو وقتی طور پر سہی دونوں چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں۔ کیوں نہ ہو کنڈیم جنس باہم جنس پرواز اور اس طرح سے پبلک زندگی کے رند رہے، مطلقاً سے جنت نہ گئی۔ الاپتے ہوئے شاہراہ زندگی پر مارچ کرتی نظر آتی ہے۔ ہومیوپیتھک علاج تو وہ کرائے جو قوانین فطرت کی پابندی اپنا شعار بنانا چاہتا ہو اور گزشتہ راصلوۃ آئندہ را احتیاط کے فارمولے پر عمل پیرا ہونا چاہے۔ ورنہ جب وہ دورانِ علاج میں قدم قدم پر اپنا پاؤں اڑائے گا تو جہاں خود نامراد رہے گا وہاں ہومیوپیتھی کے بدنام کنندوں میں اپنا نام لکھوائے گا۔ ایسے مردانِ خدا کی بھی کمی نہیں جو بر ملا ہومیوپیتھک علاج کراتے ہیں اور قوانین فطرت کی بھی پوری پوری پابندی کرتے ہیں۔ ہمیں ایسے سرپرستوں پر فخر اور ناز ہے اور ہم سو غیر متوازن طبیعتوں پر ایک متوازن طبیعت کو زیادہ ترجیح دیں گے۔

اس بنیادی کمزوری کے بیان کے بعد کہ بیج کا تصور نہیں زمین ہی زیادہ بخیر ہے۔ ہم اس سلسلہ میں کئی وجوہات ایسی گنوا سکتے ہیں جو ہومیوپیتھی کے آڑے آتی رہی ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ ان میں سے موٹی موٹی یہ ہیں۔

ہومیوپیتھی کی اعلیٰ پائے کی درسگاہوں کا نہ ہونا جس کے نتیجے کے طور پر اعلیٰ قابلیت کے ہومیوپیتھس کا پیدا نہ ہو سکتا۔

سرکاری سہولتیں مہیا نہ ہونا جن میں نمایاں طور پر سرکاری ہومیوپیتھک ہسپتالوں کا نہ ہونا ہے۔

غیر ہومیوپیتھک طبیبوں کا بمقابلہ ہومیوپیتھی مدت مٹانے و راز سے پیک طریقہ علاج کا ہونا ہے۔

لیکن ان تمام منفی پہلوؤں کے باوجود جب ہم ہومیوپیتھی کی بلا کسی باضابطہ مدد کے روز افزوں ترقی دیکھتے ہیں تو ہم ہومیوپیتھی کے پہلے سے زیادہ معتقد اور اس کی سچائی پر پہلے سے زیادہ ایمان لے آتے ہیں۔ کیوں کہ دروغ کو کبھی فروغ نہیں ہوتا اور بلا سہارے ہومیوپیتھی کا ترقی کرنا اور وہ بھی تمام اطراف عالم میں اس کی سچائی پر ایک ایسی دلیل ہے جس سے انکار ممکن نہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس میں کلام ہو تو ارشاد فرمائیے :

اگر ہومیوپیتھی تمام دنیا کی سرکاری طب نہیں بن سکی تو یہ دنیا کی بدقسمتی ہے۔ تو انہیں نظرت اس سے قطعاً بے نیاز ہوتے ہیں کہ کوئی انہیں اپنا سے، تو انہیں فطرت کو نہ اپنانے کی سزا ہر زمانہ میں ملتی رہی ہے آج بھی مل رہی ہے اور کل بھی ملے گی

سوال نمبر ۴۔ کیا وجہ ہے کہ ہومیو پیتھی میں جلدی امراض میں جلد پر دوائیں استعمال کرنے کی بجائے سرت کھانے کی دوا دی جاتی ہے ؟

جواب۔ جلد آلاتِ بول و براز کی مانند جہانی غلاظتیں جسم سے دفع کرنے

کا ایک وسیع ذریعہ ہے جو تمام جسم انسانی پر پھیلا ہوا ہے جہاں جلد بیرونی اثرات اور نقصان سے جسم کے اعضاء وغیرہ کو بچاتی ہے۔ وہاں اندرونی اعضاء

اپنی گندگی جلد پر باہر پھینک دیتے ہیں اور اس طرح سے زہریلے اور نقصان دہ

مواد سے امان حاصل کر لیتے ہیں۔ جلد اتنی اہم چیز نہیں ہے جتنے کہ اندرونی نرم و

نازک اعضاء ہیں۔ لہذا ہم جلد پر ان گندے مواد کا پایا جانا گوارا کر لیں گے لیکن

اندرونی اعضاء کو ہلاکت سے بچالیں گے۔ یہ ایک بہت پرانا مشاہدہ ہے کہ

جلد پر ابھاریں وغیرہ مدتِ العمر بغیر اندرونی نظامِ جسم کو نقصان پہنچانے کا ٹم رہ سکتی

ہیں۔ لیکن ان کا جلد سے غائب ہو کر اندر دیکر جانا خطرناک صورتِ حال کا پیش خیمہ

ہے یہی وجہ ہے کہ ہومیو پیتھی کھانے کی دوائے کر ان ابھاروں کو اور باہر نکالتی

ہے تاکہ جسم میں ان کا معمولی سا اثر بھی باقی نہ رہے۔ پھر یہ ابھاریں اندرونی دوا

کے ذریعہ سے ہی جلد پر سے ختم ہو جاتی ہیں اور اس طرح سے جسم اندرونی اور

بیرونی طور پر پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ بیرونی تیز مرہمیں وغیرہ استعمال کرنے

سے یہ ابھاریں بند کر چھوڑ کر اندرونی اعضاء میں چلی جاتی ہیں اور وہاں فسادِ عظیم

برپا کرتی ہیں یاد رہے کہ ۹۰ فیصدی اندرونی امراض جسم ان ابھاروں کے جسم میں

قیام کرنے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ بچپن میں عام بچوں کو پھنسی پھوڑوں وغیرہ

کا کثرت سے نکلنا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ اس عمر میں قوتِ حیات بہت تیز  
 طرار ہوتی ہے جو جسم کے اندر ذرا سا میل بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ یہ حقیقت ہے  
 کہ بچپن میں کیا ہوا ہومیوپیتھک علاج انسان کی آئندہ کی تمام زندگی سنوار دیتا ہے  
 حادثہ امراض میں مبارکی، چھپک، خسرہ وغیرہ کے والوں کے دہانے  
 کی ہلاکت آفرینی کسی سے پوشیدہ نہیں۔

لہذا مرہم کا استعمال اپنے خون پر سانپ پالنے کے مترادف ہے۔

سوال نمبر ۵۔ کیا وجہ ہے کہ بچے ہومیوپیتھک دواؤں سے بہت جلد شفا پانا  
 ہوتے ہیں۔

جواب۔ بچوں میں قوتِ حیات بالکل تازہ دم اور صحت حاصل کرنے کے  
 لئے صرف آمادہ ہی نہیں بلکہ بے قرار ہوتی ہے۔ لہذا ذرا سی ہومیوپیتھک دوا کی  
 مدد ملنے سے فوری ردِ عمل کرتی ہے۔ زیادہ عمر کے لوگوں میں طوفانِ حیات کے  
 تغیرات نے بہت حد تک قوتِ حیات کو کند کر رکھا ہوتا ہے۔ نیز پیدائشی مرض  
 نے بھی اپنی جڑ بے مضبوط کر لی ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ زیادہ عمر والوں میں ردِ عمل  
 کی وہ شان پیدا نہیں ہوتی جو بچوں میں ہوتی ہے۔

یہ بیان ان لوگوں کے مدِ نظر ہے جو فطرت سے قریب زندگی بسر کرتے ہیں  
 غیر ہومیوپیتھک ادویات کا کثرت سے استعمال کرنے والے اشخاص کے اندر عموماً  
 ادویاتی بیماری نے گھر کر لیا ہوتا ہے۔ لہذا ان کی قوتِ حیات منوں بوجھ کے نیچے  
 دب گئی ہوتی ہے۔ قدرتی بیماری والے معمر تو پھر بھی صحت حاصل کر لیتے ہیں

لیکن دوا زدہ افراد کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی  
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

سوال نمبر ۶ : یہ ثابت شدہ امر ہے کہ بہت سے امراض کے اپنے

مخصوص جراثیم ہوتے ہیں۔ مثلاً سل کے جراثیم، تپ مخرقہ کے جراثیم وغیرہ تو کیا  
یہ حقیقت نہیں کہ بیماریاں جراثیم کے ذریعہ سے پھیلتی ہیں۔ ہو میو پھتی کیوں جراثیم  
کی تھیوری کو نہیں مانتی؟

جواب : ہو میو پھتی جراثیم کی اسی سے انکار نہیں کرتی بلکہ یہ بھی تسلیم کرتی ہے

کہ ہر جراثیمی مرض کے اپنے الگ الگ جراثیم ہوتے ہیں لیکن اگر تسلیم نہیں کرتی  
تو صرف یہ امر کہ جراثیم امراض کو پیدا کرتے ہیں۔ آپ کا روزمرہ کا مشاہدہ ہو گا کہ  
جب ہیضہ، انفلوئنزہ وغیرہ کی وبا چلتی ہے تو اگر بہت سے وبا سے متاثر ہوتے  
ہیں تو کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو متاثر نہیں ہوتے۔ ان متاثر نہ ہونے والوں کی باش  
اور بو و باش انہی مریضوں کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان پر  
ان جراثیم کا اثر نہیں ہوتا۔ کیا ان لوگوں کے جسم کے اندر بذریعہ سانس غذا وغیرہ ان  
جراثیم کا گذر نہیں ہوتا؟ ہوتا ہے اور لا محالہ ہوتا ہے۔ اب ان لوگوں کے مرض کے  
حملہ سے بچ جانے کی وجہ آپ بیان کریں گے وہی وجہ ہم جراثیم کے مرض پیدا  
کرنے کے خلاف بیان کر دیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک طبیعت اور جسم میں  
کسی مرض کے قبول کرنے کی آمادگی نہ پائی جائے کوئی مرض خواہ مخواہ جسم پر مستط

نہیں ہو سکتا۔ اس دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ہی انسان ہوگا جس کے اندر سل و  
 دق کے جراثیم بذریعہ تنفس و نیرہ نہ گئے ہوں گے لیکن ان جراثیم نے اگر بسیرا کیا  
 تو صرف اس جگہ پر جس کی آب و ہوا انہیں راس آئی۔ لہذا قوت حیات کی کمزوری  
 اس کے بعد جسم کی کمزوری اور اس کے بعد جراثیم۔ اب اگر آپ جراثیم سے  
 نجات چاہتے ہیں تو قوت حیات کو طاقت دیں تاکہ وہ جسم کو طاقت بخشنے اور یہ  
 بن بلائے نہیں بلکہ دعوت دیئے گئے مہمان خود بخود رخصت ہو جائیں گے جراثیم  
 کے پھپھے لٹھلے کر جسم کی مرمت جراثیم کش تیز ادویات وغیرہ سے کرنا ایسا ہی ہے  
 جیسے کہ ایفونی کی مانند مکھیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنی ناک کاٹ  
 ڈالنا ہے۔

انٹریوں کے اندر چرنے اور دیگر اقسام کے کیڑے کیوں ہوتے ہیں؟ اس  
 لئے کہ ان کو وہاں پر غذا ہی ایسی ملتی ہے جو ان کو زندہ رکھنے کی ضامن ہوتی  
 ہے عموماً جگر کا فعل ناقص ہونے کی وجہ سے صفراء ناقص تیار ہوتا ہے۔ تندرست  
 صفراء ہی ان کیڑوں کو مارتا ہے اور انٹریوں میں بہت بڑا دافع جراثیم اور کیڑوں  
 کو ہلاک کرنے والا ہے۔ آپ جگر کا فعل تندرست کر دیجئے کہ تندرست صفراء تیار  
 ہو۔ یہ کیڑے خود بخود چلے جائیں گے۔ آخر جلابوں سے دھکے دے کر کب تک  
 آپ ان کو باہر نکالتے رہیں گے۔ یعنی یہی کیفیت جراثیم کے جسم کے اندر آنے  
 جانے کی ہے۔

سوال نمبر ۷۔ ہومیوپیتھک علاج میں ہر مریض میں پرانے دبے ہوئے

امراض کو کیوں پھر باہر نکالتے ہیں جس مرض کے علاج کے لئے مریض کہتا ہے اس کا کیوں علاج نہیں کر دیتے۔ کیوں صاحب گڑھے ہوئے مردے اکھیرتے سے فائدہ؟

**جواب :-** جیسے کہ مرض کی تشریح کے بیان میں پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ایک جسم میں صرف ایک ہی مرض ہوتا ہے جو انسان وراثتاً حاصل کرتا ہے اس کے بعد اس دنیا میں اس شخص کی بود و باش اس مرض میں اضافہ کرتی ہے اگر مریض سادہ سا مرض لے کر پیدا ہوا ہے تو مناسب پرہیز اور پاکباز زندگی گزارنے سے وہ مرض سادہ ہی رہتا ہے لیکن اگر مریض غیر ہومیو پیتھک علاج کے چکر میں پھنس جائے تو اس سادہ مرض کے ساتھ ساتھ ادویاتی مرض بھی خرید لیتا ہے۔ بعض اوقات بدکاری کی وجہ سے آتشک یا سوزاک یا دونوں کا اضافہ کر لیتا ہے اور اس طرح سے ایک سادہ مرض پیچیدہ تر ہونا چلا جاتا ہے۔ اب ایک ایسا مریض جس نے سادہ وراثتاً حاصل کردہ مرض پر آتشک اور سوزاک کا اضافہ کر لیا ہو اور پھر ان سب امراض پر غیر ہومیو پیتھک ادویات جو بالعموم پارہ۔ شکھیہ وغیرہ کی قسم کی ہوتی ہیں کالبادہ ڈال دیا ہو اور اس طرح سے بہت سی بیماری کی علامت کو دبا دیا ہو۔ جب ایک ہومیو پیتھک کے پاس اپنا نہ بند ہونے والا نزلہ ————— یا نہ درست ہونے والا کوئی زخم لے کر آتا ہے تو آپ ہی بتائیے کہ ہومیو پیتھک کے پاس کیا چارہ کار رہ جاتا ہے۔ کیا وہ نزلہ یا زخم اس مریض کی تمام اندرونی کیفیات مرض کا حامل نہیں۔ اگر مریض چاہے کہ ہم اس کے آتشکی



سوزا کی اور ادویاتی زہروں کو جن کا سٹور اس نے اپنے جسم میں کر رکھا ہے لاکھ لگائے بغیر اس کے نزلہ یا زخم کو درست کر دیں تو بالکل ناممکن ہے۔ یہ زخم یا یہ نزلہ لاوا کی مانند ہے جو آتش فشاں پہاڑ سے تھوڑا تھوڑا ابل رہا ہے۔ آپ ہمیں اس تھوڑے تھوڑے ابلنے والے لاوے کو بند کرنے کو کہتے ہیں۔ جو بھی نادان ان زہروں کے اخراج کو بند کرنے کی کوشش کرے گا مریض کا بالواسطہ قاتل ٹھہرے گا۔ ان زہروں کو اسی طرح سے نکلنے دو۔ یہ قدرت نے مریض کی آخری حفاظت کے طور پر نکاس زہر کے راستے تیار کئے ہیں یا پھر باقاعدہ ہومیوپیتھک علاج کراؤ اور یہاں پر آکر آپ کے تمام گڑھے مُردے نکالنے پڑیں گے۔ جو مریض اس کے گھر والوں اور معالج ہر سہ کے لئے صبر آزما کام ہے۔ ہومیوپیتھک علاج نہ کرانے کی صورت میں ان زہر باہر پھینکنے والے راستوں کی مہربانی سے مریض اپنی زندگی کچھ اور بڑھالے گا اور ان راستوں کو تیز غیر ہومیوپیتھک ادویات کے استعمال سے بند کرانے سے اپنے زندگی کے دن لامحالہ کم کر لے گا۔ اور اس سلسلہ میں ایسے کیوں کی بھی نہیں ہوتی جو فطری علاج کی حدود پہنچ چکے ہوتے ہیں اور یہ وہ کیس ہیں جو غیر ہومیوپیتھک علاج کے آسمان بوس عملوں سے بھڑک کر کھا کر نکلتے ہیں اور ہومیوپیتھک کے دروازہ پر آکر دم توڑ دیتے ہیں اور بیماری ہومیوپیتھک کو ان کی تمہیز و تکفین کا خرچ بھی پتے سے ادا کرنا پڑتا ہے۔ جب ایسے علاج زدہ لوگ ہومیوپیتھک کے پاس پہنچتے ہیں تو جلیبیں خالی۔ پریشان حال اور بہ ادنیٰ تصرف بیشعور سعدی کے اس شعر کا حاصل ہوتے ہیں۔

سہ نشان است این مریضوں را پسر

جیب سرد رنگ زرد و چشم تر

سوال نمبر ۲۰۔ کیا وجہ ہے کہ ہومیوپیتھک دوائیں شفا دینے سے پہلے

بعض اوقات مریض کو بڑھا دیتی ہیں جو کہ مریض کے لئے ایک نہایت تکلیف دہ

معاملہ ہے۔ حالانکہ اس کے مقابلہ پر غیر ہومیوپیتھک دوائیں بغیر تکلیف کو بڑھا

آرام پہنچاتی ہیں؟

جواب۔ علامات مریض درحقیقت قوت حیات کے اس پلان یا اسکیم

کو ظاہر کرتی ہیں جس پر قوت حیات مریض کا مقابلہ کر رہی ہوتی ہے یا بالفاظ

دیگر علامات مریض مریض کی علامات نہیں بلکہ قوت حیات کی علامات ہیں مثلاً

جب جمال گوٹھ کھالیا جاتا ہے تو طبیعت جمال گوٹھ کو پاخانہ کے راستے سے دستوں

کی صورت میں جسم سے باہر خارج کرتی ہے اب ہم گمان ہے یہ کہہ دیتے ہیں کہ

جمال گوٹھ نے دست پیدا کر دیئے ہیں گمان ہے دستوں کو طبیعت کا رد عمل قرار

دیتے ہیں۔ جمال گوٹھ یہاں پر مریض کا قائم مقام سمجھے چنانچہ مختلف ادویاتی زہروں

کے جسم سے دفعیہ کے لئے قوت حیات الگ الگ پلان اور اسکیم بناتی ہے۔

بعض دفعہ جب کسی زہر کو اچھی طرح سے باہر نہیں پھینک سکتی تو جسم میں مختلف

علامات پیدا کر دیتی ہے اور جب تک قوت حیات مضبوط رہتی ہے یہ علامات

تائیم رہتی ہیں۔ جوں جوں قوت حیات کمزور ہوتی چلی جاتی ہے یہ علامات بھی مدغم

اور کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں اور ان علامات کی جگہ نتائج مریض سے لیتے ہیں اب

جب وقت حیات کو علاج بالمثل کے ماتحت بالمثل دواسے اُکسایا جاتا ہے تو یہ علامات  
 مرض وقت حیات بھر تک اُٹھتی ہے۔ لہذا کچھ وقت کے لئے مریض  
 ایسے محسوس کرتا ہے گویا کہ مرض بڑھ گیا ہے۔ حالانکہ مرض نہیں بلکہ علامات مرض  
 وقت حیات زیادہ تحریک پذیر ہو جاتی ہیں جو کہ بتدریج جسم کی اصلاح کرتی ہوئی کم  
 ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ہمارا بھی جی تو یہی چاہتا ہے کہ ایسا نہ ہو لیکن کیا کیا جائے کہ اس  
 کے علاوہ اور کوئی راہ نجات مفقود ہے۔ کنوئیں میں گرے ہوئے شخص کو باہر نکالنے  
 میں احتیاط کے باوجود کچھ رگڑیں آہی جاتی ہیں جو کہ بہر کیف کنوئیں میں لبر کرنے کے  
 مقابلہ میں بہت کم تکلیف دہ سمجھی جاسکتی ہیں اور گرنے والے کو نذر پشانی سے  
 برداشت کرنی چاہئیں۔ روز روز کے مرنے سے تو نجات مل جاتی ہے۔

غیر ہومیو پیتھک ادویات اس معاملہ میں سر کے بل کھڑکی ہیں جہاں ہومیو پیتھک دوائیں  
 تکلیف کے بعد آرام پہنچاتی ہیں۔ وہاں غیر ہومیو پیتھک دوائیں آرام کے بعد تکلیف  
 پہنچاتی ہیں جس کا ذکر وضاحت سے غیر ہومیو پیتھک علاج کی کارگزاری کے ماتحت  
 بیان کیا جا چکا ہے۔ اب جس کا جی چاہے پہلے آرام اور بعد میں تکلیف کا سو داکرے  
 اور جس کا جی چاہے پہلے تکلیف اور بعد میں آرام حاصل کرے۔ لیکن سہل انگار حضرت  
 کو اکثر تھوڑی سی رحمت سے بچنے کے لئے بڑی سے بڑی ہلاکت کے منہ میں جاتے  
 دیکھا گیا ہے۔ انسان اکثر تھوڑی سی مصیبت سے بچنے کے لئے بڑی سے بڑی مصیبت  
 قبول کر لیا کرتا ہے۔ اور عقل کے تقاضے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔

**سوال نمبر ۹**۔ ہومیو پیتھک میں صرف مفرد دوا کیوں استعمال کی جاتی ہے جب کہ

غیر ہومیو پیتھک دوائیوں میں مرکبات استعمال کئے جاتے ہیں۔ بجائے ایک دوا کے

کئی ایک دوائیں مل کر مرض کو زیادہ جلد دور کرنے کی اہلیت رکھ سکتی ہیں؛

**جواب**۔ آپ چاہے مفرد دوائی لیں چاہے مرکب دونوں صورتوں میں وہ

دوا ایک اکیلی ریٹ ہوگی۔ مثلاً ٹکھیا سفید ایک مفرد دوا ہے۔ اب اگر آپ چار مفرد

دواؤں کو ملا کر ان کا مرکب بنا لیتے ہیں تو وہ مرکب اب چار الگ الگ دواؤں کی صورت

میں نہیں بلکہ ایک جان ہونے کے بعد ایک الگ دوا بن جاتا ہے جو ان چاروں دواؤں

سے خاصیت میں بالکل الگ ہوگا۔ لہذا اس مرکب کی تاثیر اور مزاج چاروں سے

الگ ہوگا۔ آپ مفرد دواؤں کی تاثیرات اور خاصیتوں سے واقف ہونے کے

باوجود یہ نہیں بتا سکتے کہ یہ نئی دوا جو چار دواؤں سے مل کر بنی ہے کس تاثیر کی

حامل ہے۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں کہ اس طرح کی مرکب دوا کا استعمال کیوں ہو

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ کسی ایک دوا کا استعمال اس وقت تک نہ ہونا چاہیے۔ جب

تک اس دوا کی مفرد حالت میں یا مرکب حالت میں انفرادیت قائم نہ کر لی جائے

اور یہ انفرادیت اس طرح قائم ہوگی کہ دوا کو متعدد ندرست انسانوں پر آزما کر اس

کی علامات حاصل کی جائیں گی۔ یہ علامات جب مکمل طور پر ریکارڈ کر لی جائیں گی

تو اب ہم اصول بالمثل کے ماتحت اس دوا کو بے کھٹکے استعمال کر سکیں گے۔ چونکہ

ہومیو پیتھی میں متعدد مفرد ادویات کے ریکارڈ تیار کر لینے پر یہ بات روز روشن کی طرح

ثابت ہو چکی ہے کہ یہ سب دوائیں فرداً فرداً اصول بالمثل کی ضرورت کو پورا کرتی

ہیں۔ یعنی ایک مریض کی بیماری کی مکمل تصویر ایک مفرد دوا میں آجاتی ہے۔ اس لئے

ہمیں مرکبات کی شکل میں ان دواؤں کے ریکارڈ تیار کرنے کی بہت کم ضرورت

پیش آتی ہے۔

لیکن غیر ہومیوپیتھک طبوں میں اصول کی بات تو ایک بھی نظر نہیں آتی۔ یہ بھی ایک بے اصولی ہے کہ مختلف مفرد ادویات کو صرف اپنی ذہنی تسلی کے پیش نظر ہر بار نئے طریقہ سے اکٹھا کر دیا جاتا ہے اور ان مرکبات کی اصل حقیقت یا تو خدا جانتا ہے یا پھر مریض کے اعضاء بیان کرتے ہیں۔ مرکبات کا مرض کو دور کرنے کی اہمیت کچھ کاپول ظاہر ہے۔ جب معالج ہی یہ اہمیت نہیں رکھتا کہ جان سکے کہ اس مرتبہ کو کس مریض پر کس موقع پر اور کن علامات کے ماتحت استعمال کرنا ہے تو ایسی کج فہمی کا نتیجہ ہمیشہ مریض کے حق میں ہی نقصان دہ ہوگا۔ پھر حد یہ ہے کہ مرکبات کی خیالی ٹنگ ہر بار نئے پیمانے پر کی جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ طب تجربہ ہی کا دوسرا نام ہے! اور معالج کی تجرباتی غلطیوں کو چھپانے کے لئے زمین کا دامن تنگ نہیں ہے۔

سوال نمبر ۱۰۰۔ ہومیوپیتھی میں سرجری نہیں ہے۔ حالانکہ ایلوپیتھی اور یونانی دونوں اس کی اہمیت کو مانتے ہیں اور خلقِ خدا سرجری سے بہت فائدہ حاصل کر رہی ہے؟

جواب۔ ہومیوپیتھی سرجری کی ضرورت اور اہمیت کو اتنا ہی تسلیم کرتی ہے جتنا کہ دیگر غیر ہومیوپیتھک طبیں کرتی ہیں لیکن معلوم نہیں میڈسین اور سرجری کو خلط ملط کرنے سے معترض کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ سرجری تمام طبوں کا ایک مشترکہ سرمایہ ہے جس سے بوقتِ ضرورت سب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ چونکہ ایلوپیتھی سرکاری طب کی حیثیت رکھتی ہے لہذا اس کو تمام سرکاری ہسپتال

حاصل ہونے کی وجہ سے سرجری میں زیادہ دخل ہے۔ یونانی جسے سرکاری ہوتی ہیں  
حاصل نہیں ہو سکتی کی طرح سرجری کی نمایاں طور پر علم بردار نہیں۔ اگر ہو سکتی  
کو ایلو پیتھی کا مقام حاصل ہو جائے تو آپ کو ہر جگہ ہو سکتا ہے سرجن نظر آنے

تعمیر

ہو سکتی کے نزدیک ایلو پیتھک معالجین کے ہاتھوں بہت سے بے  
ضرورت اپریشن ہو رہے ہیں۔ اس کی دو بڑی وجوہات ہیں۔ اولاً ایلو پیتھک  
طب کا ایسے کیسوں کو ادویات کے ذریعہ سے ٹھیک نہ کر سکتا ہے جو ہو سکتی  
میں صرف دوا سے قابل علاج ہیں مثلاً لوزتین کا بڑھنا۔ ورم زائیدہ سولیاں۔ غدود  
کی سوجن پتہ میں پتھریاں بنا۔ گردہ اور مثانہ کی پتھریاں وغیرہ ہو سکتی میں دوا  
سے درست کی جاسکتی ہیں اور صرف انتہائی کیس ہی سرجن کے حوالے کئے جاتے  
ہیں۔ دوم سرجن کے ہاتھوں کا اپریشن کے لئے بے قرار رہنا۔ یہ امر مضحکہ خیز معلوم  
ہوتا ہے لیکن بہر کیف درست۔ اگر آپ سرجن سے کسی ایسے سلسلہ میں مشورہ لیں گے  
تو ناز سے فیصدی آپ کو اپریشن کا مشورہ ملے گا۔ سرجری ایک رحمت بھی ہے اور ایک  
لعنت بھی۔ رحمت ایسے موقعوں پر جہاں دوائیں بے بس ہو جائیں اور مریض کے  
پہننے کا صرف ایک ہی راستہ اپریشن کا کھلا ہو اور لعنت ایسی حالت میں جہاں  
ادویات سے شفا حاصل ہو سکتی ہو۔ مگر بلا ضرورت اعضاء کو جسم سے الگ  
کر دیا جائے۔ آخر ان الگ کردہ اعضاء کے فرائض جو وہ جسم میں ادا کرتے ہیں کون ادا  
کرتے گا کیا اس طرح سے مریض کی زندگی کے کئی قیمتی سال عضو کے ساتھ ہی نہیں گزرتے

سوال نمبر ۱۱: کیا وجہ ہے کہ شکھیہ، مٹھا تیلیہ، پارہ وغیرہ زہریلی ادویات ہومیوپتی میں بچوں تک کو بے دھڑک استعمال کرادی جاتی ہیں۔ اگر ان کی تجویز غلط ہو جائے تو کیا ایسی خطرناک ادویات نقصان دہ ثابت نہیں ہوتیں؟

جواب:۔ ایسی تیز اور زہریلی ادویات خواہ درست تجویز کر کے ہی کیوں نہ دی جائیں ہمیشہ خطرناک اور عموماً مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ بشرطیکہ مادی حالت میں دی گئی ہوں۔ ہومیوپتی میں ان دواؤں کے زہریلا پن کو پٹنسی کے عمل سے اس حد تک باطل کر دیا جاتا ہے کہ ان کے فائدہ بخش اثرات ہی باقی رہ جاتے ہیں۔ پہلا کن مادی حالت ختم ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بچوں تک کو یہ دوائیں علامات کے مطابق بے کھٹکے استعمال لرائی جاتی ہیں۔ اور اگر تجویز غلط ہو جب بھی ان کا چنڈاں ہد اثر پیدا نہیں ہوتا۔ پٹنسی کے عمل کے علاوہ دنیا کا کوئی بھی طریقہ جو دوا کو تحلیل کرنے میں استعمال ہوتا ہو مثلاً کشتہ بازی وغیرہ یکساں خطرناک، مہلک اور قطعاً ناقابل اعتماد ہے۔ کشتہ بازی میں دوا قطعاً مادی صورت ترک نہیں کر سکتی۔

سوال نمبر ۱۲:۔ یہ ہومیوپتی والوں کا پروپیگنڈا ہے کہ غیر ہومیوپٹیک طبوں سے صحت حاصل نہیں ہوتی۔ اگر وہ طبیں ایسی ہی خطرناک ہوتیں جیسے کہ آپ بیان کرتے ہیں تو لوگوں نے کبھی کا ان سے قطع تعلق کر لیا ہوتا۔ آخر اتنے لوگ جو ان طبوں سے صحت یاب ہوتے رہتے ہیں کیا یو نہی ہو جاتے ہیں۔

جواب:۔ اس سوال کا جواب مختلف پہلوؤں سے پہلے دیا جا چکا ہے۔ بہر کیف ہم کچھ مزید وضاحت پیش کرتے ہیں۔ ماہرین اعظم نے جو معیار شفا مقرر

فرمایا ہے یہ ہے۔

۱۔ شفا جلد ہو

۲۔ پورے کا پورا رزقِ حیم سے نکل جائے

۳۔ شفا مستقل ہو

۴۔ شفا نرم ترین طریقہ سے عمل میں آئے

۵۔ طریق شفا دہندگی بالکل بے ضرر ہو

۶۔ اصول شفا دہندگی آسانی سے سمجھا سکیں۔

اب آپ ان چھ اصول شفا پر تجلہ ظہنوں کو رکھیں جو اس معیار پر پوری اتنے سے درست تسلیم کریں اور باقی ظہنوں کو نااہل قرار دیں۔ اگر آپ کو یہ چھ اصول شفا کسی پہلو سے ناممکن یا نا واجب دکھائی دیتے ہوں یا آپ کے پاس ان سے بہتر معیار شفا موجود ہو تو بسم اللہ پیش فرمائیے۔ ہم آپ کی دلیل کو پورا پورا وزن دیں گے۔

اب آپ ان چھ معیار شفا کو لیں۔

پہلا معیار شفا

## شفا جلد ہو

جب آپ کسی چیز کو معیاری تصور فرماتے ہیں تو اسے ہر پہلو سے معیاری ثابت ہونا چاہیے۔ یہ نہیں کہ ایک آدھ پہلو چمک دکھائے ہو اور دیگر پہلو



سرے سے ہی غائب ہوں کوئی عقل مند ایسے بکری جہاز پر سوار ہونا نہ چاہے گا جس نے چار  
 میل چل کر ڈوب جانا ہو خواہ اس کی رفتار تمام جہازوں سے زیادہ تیز کیوں نہ ہو۔ یونانی  
 نے اپنی رفتار کو تیز کرنے کے لئے ایلو پتھی کا سہارا لینا ضروری سمجھا ہے۔ اکثر  
 یونانی اطباء نہایت ذوق اور شوق سے ایلو پتھیک "زود اثر" دوائیں استعمال فرماتے  
 ہیں اور اطباء کی اکثریت اس بات پر زور دیتی ہے کہ انہیں ایلو پتھیک ادویات سے  
 بہرہ اندوز ہونے کی اجازت دی جائے کیوں کہ یونانی ایلو پتھی کو اپنی بچی تصور کرتی  
 ہے اور ماں کا حق بچوں پر ہمیشہ فائق ہوا کرتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بیسویں صدی  
 کی یہ سچیل چھو کری بڑی بی کو سنہ تک نہیں لگاتی۔ بہر کیف ماں کا دل ہے چاہے جاری  
 ہے۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ ان دو بزرگ طلبوں میں ایک خاصی سُست رفتار ہے۔ اور  
 دوسری بہت تیز رفتار۔  
دوسرا معیارِ شفا

## پوکے کا پورا مرض بسم سے نکل جاتا

یونانی میں دافع مادہ ادویات سے مادہ کو تحلیل کر کے نکالنے کا طریقہ رائج ہے  
 اس "نکالنے" کے طریقہ سے گو مریض کی دیگر صالح رطوبات جسمانیہ بھی بہت کچھ نکل  
 جاتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات مریض کا دم تک نکل جاتا ہے لیکن بہر کیف اس "نکالنے"

کے نفل کو یونانی میں بہت اہمیت دی جاتی ہے جیسے کہ ایک حکیم صاحب نے اپنے ایک جلاب اور دواؤں کے شہید پر اظہارِ اطمینان کرتے ہوئے پسماندگان کو فرمایا تھا کہ ابھی آپ لوگ شکرِ خدا ادا کریں کہ اس قدر گندگی مریض کے اندر سے نکل گئی ہے جو اگر خدا نخواستہ نہ نکلتی تو نہ معلوم کیا سے کیا ہو جاتا اور بچا رہے گھر والے یہ سن کر منہم گئے اور شکرِ خدا بجالاتے کہ سستے چھوٹے۔

گو یونانی سو فیصدی مرض کو باہر نہیں نکال سکتی لیکن بہر کیفیت ہم اس کے بڑھانے کے مد نظر اسے سوہیں سے دس نمبر اس سلسلہ میں دیئے دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ کے لئے تکرار نہ فرمائیے گا۔ کیوں کہ یہ ادویاتی بحران نقلی بحران ہے۔ اصلی یعنی طبیعت کا بحران نہیں ہے۔

بحرانِ صادق ایلو پتھی کے نصیبوں میں بھی نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتی ہے کہ مرض زدہ اعضاء کو ادویاتی کوڑا لگا کر تیز تر کام کرنے کے لئے مجبور کرے جیسے کہ بخاروں میں سپینہ اور ادویات۔ پیٹ وغیرہ میں پانی پڑنے پر گردوں پر اثر ڈال کر زیادہ پیشاب برآمد کرنے والی ادویات وغیرہ کا استعمال کرے۔ کیا یہ طفل تسلیاں نہیں ہیں مریض کی بدبختی کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر بحرانِ صادق میں فطرت ان درائع سے مرض کو دور کرتی ہے تو اگر ایسے بناوٹی بحران پیدا کئے جائیں گے۔ جب بھی وہی نتائج پیدا ہوں گے۔

ایں خیال است و محال است و جنوں

یہ سب بکھیرو سے ایسے ہیں جیسے کہ قارتی اور عادی قبض میں جلاب اور دواؤں

کا دیتے چلا جاتا ہے۔ یہ بھی کوئی علاج ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ ایلو پیتھی اور یونانی میں مرض کا مکمل طور پر جسم سے خارج ہو جانا تو رگ ایک طرف الٹا اعضائے بدن سے نالٹو کام لے لے کر انہیں کمزور و تباہ کیا جاتا ہے۔ بجائے زہریلے مادوں کے باہر نکالنے کے اگر خوش قسمتی سے وہ خود بخود جلد پر ابھاروں کی شکل میں نکل آئیں تو اوپر سے تیز ادویات مرہم کی شکل میں لگائی جاتی ہیں تاکہ یہ مادہ پھر اندر گھس جائے۔ اگر یہ لوگ کہیں کہ ہماری نیت یہ نہیں ہوتی کہ مرض اندر دھنس جائے تو اب جب کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہوتا ایسے ہی ہے تو اب اس نادانی کی عادت سے باز آ جاؤ۔ مریض کو کیا علم کہ اس کے حق میں کیا اچھا ہے اور کیا بُرا ہے۔ وہ تو آپ پر اعتماد کر کے اپنی جان تک آپ کے حوالے کر دیتا ہے۔

تیسرا معیارِ شفا

## شفا مستقل ہو

جب جسم سے پورے کے پورے مرض کے باہر نکل جانے کی کوئی ضمانت غیر سوچ سزاوار علاجوں میں موجود نہیں تو مستقل شفا کی کیا ہو سکتی ہے۔ لہذا اس میں دونوں کے صفر نمبر ہیں۔

## شفا نرم ترین طریقے عمل میں آتے

یونانی کے نرم ترین طریقوں میں فصد لینا۔ بونکس لگوانا۔ جلاب دینا۔ جو شاندرے پلانا جسے دیکھ کر ہی مثالی ہونے لگتی ہے وغیرہ وغیرہ آج تک رائج ہیں۔ البتہ ہم اتنی سفارش ضرور کریں گے کہ جہاں تک یونانی سادہ جڑی بوٹیوں تک رہتی ہے اور کشتہ بازی اختیار نہیں کرتی نسبتاً کم نقصان دہ ہوتی ہے لیکن ایلو پیتھی کرڈوی کسی دواؤں سے لے کر ٹیکہ بازی تک جہاں زبان اور جلد کو چھیدتی ہے وہاں اندرونی <sup>عضو</sup> جسم بھی اس کی دست درازوں سے بچ کر نہیں رہ سکتے۔

یونانی میں پھر بھی مٹھاس موجود ہے اور چینی رٹانے کی صورت میں ان کی دواؤں سے ذائقہ بدلا جاسکتا ہے لیکن ایلو پیتھی کی کرڈواہٹ اور بلا کی گرمی زبان نہ دیکھیں <sup>عام ہے۔</sup>

# طریق شفا و ہندگی بالکل بے ضرر ہو

## بالکل مختصر اور بالکل قابل اعتماد ہو

غیر ہومیو پیتھک طبوں کے طریق شفا و ہندگی کے پُر ضرر ہونے کے متعلق بہت کچھ بتایا جا چکا ہے۔ یونانی کا شفائی کورس بہت لمبا ہے اور ایلو پیتھی کا بالکل مختصر یونانی بے کورس میں جسم سے مادے نکال نکال کر مریض کو ختم کر دیتی ہے اور ایلو پیتھی بہت جلد اپنا فیصلہ سنا دیتی ہے، اگر مریض کی قوت حیات بہت مضبوط ہے تو جہاں ایلو پیتھک تیز ترین دوا کا مقابلہ کر لے گی وہاں مرض کو بھی دور کر لے گی اور اگر کافی مضبوط نہیں ہے تو گھر والوں کو جلد ہی مریض کے تشکرات سے نجات دے دے گی۔ گھر والوں کو براستثنائے چند مریض کے علاج کی ایک متاثر کرنے والی اسٹوری یعنی کہانی کی ضرورت ہے جس میں ڈاکٹروں کی بہت سی فیسیں، بڑے بڑے ڈاکٹروں کی ایک لمبی چوڑی فہرست جن کے در دولت، پر مریض کو گھمایا گیا، ادویات سے پُر آنجنہانی کی چار پائی کے ساتھ والی الماری بیمار کی چند روزہ تیمارداری میں گھر میں سے کسی ایک کو خود ٹیکہ کر لینے کی صلاحیت کا حامل ہونا اور چند ایسی ہی اور ادھر ادھر

کی باتیں۔ دراصل گھروالے بھی ایک دو ماہ رات دن جاگ جاگ کر یک طرفہ فیصلہ کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اور ان تیز دواؤں کے معالج بھی اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہوں گے کہ ان کی دوائیں کتنی "زود اثر" ہیں۔ بہر کیف یہ علاج جتنا تیز و سوجھا جاتا ہے اتنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ اگر مجھے کوئی کامل علاج پیش نہ ہو سکے اور میرے لئے بغیر علاج کے بھی رہ سکنا ممکن نہ ہو تو میں یونانی علاج کو ایلوپیتھک علاج پر ترجیح دوں گا کیوں کہ یہ علاج مجھے جلد ہلاک تو نہیں کرے گا۔ اور ہو سکتا ہے سال چھ ماہ بعد تڑپ جات کو اپنا آپ سنبھال لینے کا موقع مل جائے اور اس طرح سے میں مرنے سے بچ جاؤں لیکن ایلوپیتھک علاج میں مجھے یہ فیصلہ کر کے داخل ہونا پڑے گا کہ کیا مجھے مرنا ہے یا زندہ رہنا ہے اور مرنے کا امکان بہ نسبت بچ نکلنے کے کہیں زیادہ ہے۔

### چھٹا معیار شفا

## اصول شفا و بندگی آسانی سے سمجھ میں آسکیں

ایلوپیتھک کے اصول کی کوئی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔ ان کے نزدیک جراثیم کو مارنا ہی سب کچھ ہے۔ مریض کے رد عمل کرنے والی صلاحیتوں سے ان کو چنداں نہیں۔ لہذا نتیجہ ظاہر ہے کہ جراثیم کش دواؤں کا تاثر بندھ گیا ہے۔ اب چاہے ان دواؤں سے جراثیم ہلاک ہوں یا مریض یا دونوں۔

یونانی کے اصول شفا دہندگی کا ذکر ہم شروع میں کر آئے ہیں کہ کس طرح مادہ دافع مادہ دوا اور وقتی سکون کا چکر چلتا چلا جاتا ہے۔ شفا کس طرح حاصل ہو سکتی ہے، کوئی ایسا ٹھوس اصول یونانی نہیں سمجھا سکتی جس سے مشکل طور پر مرض سے نجات حاصل ہو سکتی ہو۔

اب ہومیو پیتھی کو ان چھ معیاروں پر پرکتے ہیں اور نتیجہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔

### پہلا معیار :- شفا چلدی ہو

اس کا مفصل حال سوال نمبر ۱ میں بیان کیا جا چکا ہے رہاں پر دوبارہ مطالعہ فرمائیں ہومیو پیتھی میں صرف اسی قدر وقت لگتا ہے جتنا کہ قوت حیات کو معیارِ صحت پر واپس آنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ نہ تو خواہ مخواہ کی التوا ہوتی ہے اور نہ خواہ مخواہ کی تیزی اور یہی محفوظ اور مناسب ترین ذریعہ ہے۔

### دوسرا معیار :- پورے کا پورا مرض جسم سے نکل جائے

ہومیو پیتھی تمام جسم اور اس کے اعضاء کی علامات ریکارڈ کرتی ہے اور ان تمام علامات کے مد نظر صرف ایک دوا تجویز کرتی ہے جو تمام علامات جسم سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ ایسی دوا کو اسی وجہ سے بائبل دوا کہا جاتا ہے۔ چنانچہ جب مریض کو ایسی دوا کا باضابطہ استعمال کرایا جاتا ہے تو سر سے پاؤں تک کا مرض اس دوا سے متاثر ہوتا ہے جوں جوں قوت حیات مرض پر غالب آتی چلی جاتی ہے۔ مرض گھٹتا چلا جاتا ہے

اور انجام کار مرض کو شفا کامل حاصل ہو جاتی ہے، ایسی کوئی باتا عدہ اور باضابطہ اسکیم کسی غیر ہومیوپیتھک علاج میں نہیں پائی جاتی بلکہ وہاں اکیلی اکیلی علامات مرض کا علاج ہوتا ہے مثلاً جگر کا علاج، بواسیر کا علاج، پیپٹھروں کا علاج بلکہ مرض کا ایک نام مرض کر لیا جاتا ہے۔ اور اس نام پر یکے بعد دیگرے دواؤں کا استعمال کرتے چلے جاتے ہیں اس طرح سے جہاں غیر ہومیوپیتھک طبی مرض اور مرض کی انفرادیت قائم کرنے میں نشتات برتتی ہیں۔ وہاں دواؤں کی انفرادیت بھی کسی کس میں نہیں نکالی جاسکتی۔ ان باتوں کی مثال اس اندھے کی مانند ہے جو اپنی لالھی گھماتا چلا جائے اور کہتے کی بجائے کسی بھلے مانس کا سر پور ڈوسے۔

### تیسرا معیار۔ شفاء مستقل ہو

جب ہومیوپیتھک اسکیم کے ماتحت پورے کا پورا مرض جسم سے نکل جاتا ہے تو جسم انسانی پر سراسر تندرست قوت حیات کی حکمرانی قائم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ایک تندرست قوت حیات کا نتیجہ ایک تندرست جسم ہوتا ہے۔ شفا کے عارضی ہونے کا امکان تو وہاں ہو سکتا ہے جہاں دواؤں کے بل بوتے پر مرض کو وقتی طور پر جسم کے اندر دبا دیا گیا ہو اور جیسے ہی دوا کا اثر کم ہو گا مرض پھر سر اٹھائے گا۔ ہمیں تو ایسی عارضی شفا کو عارضی شفا کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، معلوم نہیں دیگر طبی کیسے ایسی شفا یا پھر پرفیٹ و نصرت کے ڈونگرے برسانے لگ جاتی ہیں۔



## چوتھا معیار۔ شفا نزم ترین طریقہ سے عمل میں آتے

ہومیو پیتھک دوا کا بے ضرر ہونا ہر اپنے اور بیگانے کو تسلیم ہے۔ گو اپنے کسی اور  
 رنگ میں بے ضرر تسلیم کرتے ہیں۔ پر اسے طغزیہ ایسا کہتے ہیں اسی سے آپ علاج کا نزم  
 ترین ہونا خیال فرمائیں جو گاہے بگا ہے وقتی طور پر علامات میں شدت ہو جاتی ہے  
 اس کیلئے سوال نمبرہ ملاحظہ فرمائیے۔

## پانچواں معیار۔ طریق شفا و ہندگی بالکل بے ضرر ہو، بالکل

### مختصر ہو اور بالکل قابل اعتماد ہو

اس معیار کی کافی وضاحت کی جا چکی ہے اور ناظرین خود جواب تلاش کر سکتے ہیں  
 ہومیو پیتھک علاج کا مختصر ترین ہونا اس صورت میں ہے کہ جو قدم اصلاح کی طرف  
 گام پھرتے ہیں ہتے گا۔ حالانکہ دوسری طبیوں کا دیکھو یہ ہی آگے پیچھے ہوتے رہتا ہے۔ چنانچہ  
 ان کا مرضیاتی ناسلہ دن بدن قوت حیات کی تدریج کمزوری کے بد نظر بڑھتا جاتا ہے  
 ہومیو پیتھک علاج اپنی مختصر اور اعلیٰ حکیم کے بد نظر سو فیصدی قابل اعتماد ہے۔ مگر یہ چیز  
 دوسری طبیوں کو حاصل نہیں۔

## چھٹا معیار۔ اصول شفا و ہندگی آسانی سے سمجھ میں آسکیں

یہ فیصلہ آپ کی عقل سلیم پر چھوڑا جاتا ہے کہ ہومیوپیتھک اصول شفا و ہندگی کسی نظم و ضبط کے ماتحت واقع ہوتے ہیں یا غیر ہومیوپیتھک طبیوں کے۔ جو اصول باقاعدہ ہوگا وہی آسانی سے سمجھ آئے گا۔ بے اصولی کا عقل کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں۔

اگر جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہ سچ ہے تو پھر حیرت ہوتی ہے کہ کیوں پیک ان کے دام میں پھنسی ہوئی ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

۱۔ ہومیوپیتھک معیار شفا سے بالفاظ دیگر پتھرل یعنی فطری معیار شفا سے پیک قطعاً ناواقف ہے ورنہ پیک ان طبیوں سے یہی معیار طلب کرتی۔

۲۔ ابد الابد سے دیہی کہنا چاہیے، یہ طبیوں پیک پر مسلط ہیں، اور چونکہ انسان ایک حالت میں رہتے رہتے اس کا عادی ہو جاتا ہے لہذا لوگ ان طبیوں میں جینے مرنے کے عادی ہو گئے ہیں، حالانکہ اگر ان کے اچھے بُرے پہچاننے کی جس کو جھنجھوڑا جائے تو پیک اس خوابِ بزرگوشس سے بیدار ہو سکتی ہے۔

۳۔ ان غیر ہومیوپیتھک طبیوں سے لوگ شفا یاب نہیں ہوتے اور نہ ہو سکتے ہیں البتہ جہاں قوتِ حیات منبوط ہوتی ہے تو ان کی دوا کی روکاؤٹ کے باوجود تندرست ہو جاتی ہے اور ایسی شفا یابی کا سہرا بچائے قوتِ حیات کے ان کے علاج کے سر بندھتا ہے۔ بعض اوقات ان سے ہومیوپیتھک یعنی بالمثل دوا مریض کو نادرانگی میں مل جاتی ہے۔ اس کا بدلہ بھی ان کو ہی ملتا ہے اور ان سب سے بڑا ان کا معرکتہ الآراء

کارنامہ امراض کو دبا دینا ہے اور اسی چیز کو شفا کہہ دیا جاتا ہے، حالانکہ اگر شفا کا ملہ ہو جاتی تو دوبارہ اسی نوعیت کا یا نوعیت بدل کر وہی مرض سر نہ اٹھا سکتا، لیکن نوعیت بدلنے سے معالج اپنی جان چھڑا کر انگ کھڑا ہو جاتا ہے کہ میاں میں نے تو پہلے مرض کا شافی علاج کر دیا تھا۔ یہ اب نیا مرض پیدا ہو گیا ہے اور کوئی اللہ کا بندہ اس کی اس واپسیت اور دوران عقل تاویل پر کان تک نہیں ہلانا۔

اب جب کہ ہو میو پیٹی کا مقدمہ اور معیار شفا آپ کے پیش کیا جا چکا ہے آپ اپنی عقل کو آزاد چھوڑ دیں۔ یہ باہمی تعلقات کا قصہ نہیں کہ رواداری سے کام لیا جائے اور نہ کسی طب کے ساتھ کسی کی رشتہ داری قائم ہے جو دیکھو آنکھیں کھول کر دیکھو اور ٹھوک بجا کر دیکھو۔ خدا نے عقل اسی کام کے لئے عنایت کی ہے۔

اور اگر آپ نے غلط راستہ کو ہی اختیار کرنا ہے تو اسے ہی راستہ سمجھ کر چلو تاکہ آپ کی دلیری میں تو کچھ زیادتی ہو جائے۔

۹۶

# تعریفات

## ۱۔ ہومیو پیتھی کا مطلب

ہومیو پیتھی کا لفظ یونانی زبان سے لیا گیا ہے جس کے لفظی معنی " بالمثل بیماریاں ہیں چونکہ دوائیں درحقیقت " بناوٹی " بیماریاں ہیں اور ہومیو پیتھی میں " قدرتی بیماری " کو دور کرنے کے لئے اصول بالمثل کے مطابق ان کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا ہامن اعظم نے ہومیو پیتھی کا نام اس طب کے لئے تجویز فرمایا جو اصول بالمثل کے مطابق علاج کرے۔

## ۲۔ ہومیو پیتھک معالج کی تعریف

ہومیو پیتھک معالج کی تعریف ڈاکٹر جیمز ٹیلر کینٹ فلاسفر ہومیو پیتھی کے الفاظ میں یہ ہے " ہومیو پیتھک معالج وہ ہے جو اکیلی دوا پٹنسی میں اور قلیل خوراک میں اصول بالمثل کے مطابق تجویز کر کے استعمال کرتا ہے۔"

اس تعریف میں چار شرائط ہومیو پیتھک معالج کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔  
۱۔ اکیلی دوا کا استعمال کرنا۔

۲۔ دوا پٹنسی میں استعمال کرانی جائے۔

۳۔ دراک قلیل خوراک مرینس کو استعمال کرانی جائے۔

۴۔ دوا کی تجویز اصول بالمثل کے مطابق ہو۔

خدا تمام ہومیوپیتھوں کو اس تعریف پر پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے۔

### ۳۔ ہانمن اعظم کی ہومیوپیتھی پر اہم ترین تصانیف

۱۔ پہلی اور سب سے زیادہ اہم ترین کتاب آرگینن ہے۔ اس تصنیف میں ہانمن اعظم نے ہومیوپیتھی کے ان تمام اصولوں کا ذکر کیا ہے جس پر اس طریق علاج کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس تصنیف کی حیثیت اس قدر کامل اور مستقل ہے کہ آج تک کوئی ہومیوپیتھ یا غیر ہومیوپیتھ کسی اصول پر کوئی ترمیم یا تیسخ پیش نہیں کر سکا۔ یہ کتاب ہر وقت ہومیوپیتھ کے زیر مطالعہ رہتی ہے۔ بڑے بڑے غیر ہومیوپیتھک ڈاکٹروں نے اس کتاب کے سامنے زانوئے ادب تہ کیا ہے اور سر تسلیم خم کیا ہے۔ حقیقت آج کتابیں ایسی ہی ہوا کرتی ہیں۔

۲۔ دوسری کتاب میٹر یا میڈیکا پورا ہے۔ اس کتاب میں ہانمن اعظم نے قریباً ایک صد مفرد ادویات کو اپنے جیم پر اور اپنے شاگردوں کے جیموں پر آزما کر ان کی علامات کو ریکارڈ کیا۔ پورا کے معنی "خالص" کے ہیں۔ یعنی یہ علامات بے میل ہیں اور ان ادویات کی حقیقی علامتیں ہیں۔ ہانمن اعظم کے بعد بہت سی ادویات ہومیوپیتھک میٹر یا میڈیکا میں داخل ہوئی ہیں لیکن ہانمن اعظم کی آزمودہ دوائیں آج تک اہم ترین دوائیں مانی جاتی ہیں۔

۳۔ تیسری کتاب "کراہک ڈیزیز" یعنی "امراض مزمنہ" ہے۔ اس کتاب میں جو ہانمن اعظم کے بارہ سال کے شب دروز کے نورد و نوض کا نتیجہ ہے تین بنیادی زہروں کا ذکر ہے جو قوت حیات پر بیماری بن کر چھا جاتی ہیں۔ پہلی زہر سورا، دوسری سفلس یعنی آتشکی زہر اور تیسری

## ۹۔ میٹر یا میڈیکا

میٹر یا میڈیکا میں دواؤں کی علامات کاریکارڈ درج ہوتا ہے جو بروقت ضرورت علامات مرض سے طائفے کے لئے کام آتا ہے۔ سب سے پہلا ہومیو پیتھک میٹر یا میڈیکا ہائمن انٹیم کا میٹر یا میڈیکا پورا ہے اس کے بعد ڈاکٹر ہیئرنگ کا میٹر یا میڈیکا جس کا نام "گائیڈنگ سٹرن" ہے جو دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ دیگر چھوٹے بڑے میٹر یا میڈیکا جو ہومیو پیتھک لٹریچر میں ملتے ہیں۔ ان دو تصانیف سے وجود میں آئے ہیں۔

## ۱۰۔ دوا کی تعریف

کوئی ایسی چیز جو جسم کے کسی ایک عضو یا زیادہ اعضاء کے فعل یا بناوٹ کو بدل دے۔

## ۱۱۔ ہومیو پیتھکی میں دوائیں حاصل کرنے کے ذرائع

دوائیں جانوروں، نباتات اور جمادات سے حاصل کی جاتی ہیں مثلاً لکیسن سائپ کے زہر سے "اوپیم" یعنی افیون سے تیار کردہ دوائی نباتات سے اور "کلکیریا کارب" یعنی چونا جمادات سے۔

## ۱۲۔ علامت

علامت تندرست جسم انسانی میں کسی دوا یا مرض کی وجہ سے تبدیل شدہ حالت کا نام ہے

۶۔ کسی دوا کے تجویز کرنے کے لئے ایکلاضابطہ

مریض کی تمام ضروری علامات دوا کی تمام ضروری علامات سے مل جائیں۔

۷۔ دواؤں کا اثر معلوم کرنا

دواؤں کا اثر تندرست انسانوں پر آزما کر اور اس دوا کے زہر خوردنی کے کیسوں کا مطالعہ کر کے معلوم کیا جاتا ہے۔ زہر خوردنی کے کیسوں سے دواؤں کی علامات اتنی خوبی سے معلوم نہیں ہو سکتیں جتنی کہ تندرست انسانوں پر خود آزمانے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ زہر خوردنی کے کیسوں میں دوا زیادہ اور ہلاک کن مقدار میں ہوتی ہے لہذا دوا کی علامات و مباحث سے معلوم نہیں ہو سکتیں۔ لیکن بطور تجربہ دوا قلیل مقدار میں تندرست انسانوں کو کھلائی جاتی ہے اور دوا کی تمام علامات جو سر سے لے کر پاؤں تک پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ کئی کئی دنوں تک ریکارڈ کی جاتی ہیں

۸۔ ہومیوپیتھک شدت علامات

جب بالمثل دوا دی جاتی ہے تو کچھ دیر کے لئے علامات یہ معلوم ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوا درست تجویز ہوئی ہے اور مزید دوا دینا بند کر دی جائے کیوں کہ اس وقت شدت کے بعد شفا حاصل ہونی شروع ہو جائے گی یا بالفاظ دیگر قوت حیات دوا کے ذریعہ سے متاثر ہو کر رو عمل کر رہی ہے۔

سائیکوسس یعنی سوزا کی زہر ہے۔ ان ہر سہ زہروں کی تفصیل علامات کے ذریعہ سے بیان کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پھر ان دواؤں کا ذکر ہے جو ان زہروں کو دفع کرنے کے لئے کامیاب ثابت ہوتی ہیں۔ پرنے امراض میں اس کتاب کی اہمیت ظاہر ہے۔

## ۴۔ ہومیو پتھی کے اہم ترین اصول

پہلا اصول :- ہر قدرتی بیماری اپنا اظہار علامات کے ذریعہ سے کرتی ہے۔  
 دوسرا اصول :- دوا کے اثر کا علم تندرست جسم انسانی پر تجربہ کر کے حاصل کرنا چاہیے۔  
 تیسرا اصول :- قدرتی بیماری اور دوا کے اثر کا باہمی شفا بخشی کا تعلق ہومیو پتھک اصول شفا ہے۔ یعنی ایک دوا اپنی بالمثل بیماری کو دور کر سکتی ہے۔  
 چوتھا اصول :- تجویز کردہ دوا اکیلی استعمال کی جانی چاہیے۔  
 پانچواں اصول :- دوا قلیل ترین وی جانی چاہیے جس سے شفا حاصل ہو جائے۔

## ۵۔ ہومیو پتھک تجویز دوا کے ضروری اصول

پہلا اصول :- تجویز دوا قانون بالمثل کے مندرجہ ذیل ہے۔  
 دوسرا اصول :- قلیل ترین خوراک دوا کا استعمال جو شفا کے لئے ضروری ہو۔  
 تیسرا اصول :- جب مریض کو فائدہ شروع ہو جائے تو خوراک دوا کی دوہرائی بند ہو جانی چاہیے۔



## ۱۳۔ علامات کی قسمیں

علامت کی دو قسمیں ہیں۔

پہلی قسم داخلی یا احساساتی علامات جو صرف مریض ہی محسوس کر سکے۔ لہذا صرف مریض ہی بتلا سکے۔ دوسری قسم خارجی علامات ہیں جو معالج بغیر مریض سے پرچھے معلوم کر سکتا ہے۔ داخلی علامات کی مثال کسی جگہ درد کا ہونا ہے اور خارجی علامات کی مثال بڑھی ہوئی تلی یا جگہ یا جلد کی ابھاریں وغیرہ ہیں۔

## ۱۴۔ ہر مکتحل علامت کے تین ضروری جزو

پہلا۔ مقام علامت کا معلوم کرنا ہے۔

دوسرا۔ احساس کا معلوم کرنا ہے کہ اس مقام پر کس نوعیت کا احساس ہے۔

تیسرا۔ تکلیف کن حالات میں زیادہ ہو جاتی ہے اور کن حالات میں کم ہو جاتی ہے۔ یعنی

تکلیف کے بڑھنے اور کم ہونے کی کیفیت۔

## ۱۵۔ تینوں اجزائے علامت میں سب سے اہم جزو

تیسرا جزو یعنی تکلیف کے کم و بیش ہونے کی کیفیت۔

۱۶۔ کیا ان اجزا کا ہر علامت میں ہونا ضروری ہے؟

جہاں تک ہر کے ان اجزا کو بٹھل کرنا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ کہیں تابو میں آسکے۔

۱۷۔ ہومیوپیتھی کا بیرونی طور پر علاج معالجہ کے ساتھ تعلق

ہومیوپیتھی بیرونی طور پر علاج معالجہ کو قطعاً خلافِ فطرت سمجھتی ہے۔ ماسوائے بیرونی ضربات کے جب کہ زخموں کو کیلنڈرولاشن سے تر کرنا اور سادہ سی ٹی کرنا جائز ہے۔ اس کے علاوہ فالج وغیرہ اعصابی تکالیف میں بیرونی مالش کی بھی اجازت دیتی ہے لیکن بیرونی اجاروں پر مہموں کا استعمال یا گنٹھیا اور دیگر بوڑوں کے دروں میں بیرونی مالش اور ادویات کا استعمال قطعاً ناجائز تصور کرتی ہے۔

۱۸۔ ہومیوپیتھی کا مہجری (جراحی) کے ساتھ تعلق

بہت سے کیس جراحی اور ہومیوپیتھی والے مہجری کے حوالے کر دیتے ہیں ان کو ہومیوپیتھی ادویات کے استعمال سے درست کرتی ہے کیونکہ ہومیوپیتھی کے نزدیک جسم کا کوئی عضو فالس نہیں ہے اس کے علاوہ ہر عضو کوئی نہ کوئی کام کرتا ہے جو تمام جسم کے نائدہ کے لئے ضروری ہوتا ہے اس لئے جہاں کسی عضو کے کاٹ دینے سے اس عضو کا نائدہ ختم ہو جاتا ہے وہاں کسی اور عضو پر یا تمام جسم پر اس کی کسی کا اثر پڑنے لگتا ہے۔ چنانچہ ہومیوپیتھی کسی کیس کو صرف اس وقت مہجری کے حوالے کرتی ہے جب کہ دواسے نائدہ پہنچانا ناممکن ہو گیا ہو۔

## ۱۹۔ مسکن دوا

وہ دوا ہے جو اکیلی اکیلی علامت یا حالت کے لئے وقتی طور پر تسکین پہنچانے کے لئے استعمال کی جائے۔ مسکن دوا عموماً ایلوپیتھی استعمال کرتی ہے۔ یہ دوائیں زیادہ مقدار میں جسم پر اپنا اثر قائم کرنے اور اس طرح سے چھا جانے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

## ۲۰۔ ہومیوپیتھی اور مسکن دوا

ہومیوپیتھی ایسی مسکن دواؤں اور اس وقتی تسکین پہنچانے کے منظر یہ کو باطل تصور کرتی ہے۔ کیوں کہ جب دوا کا اثر زائل ہوتا ہے تو مرض پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ باہر نکلتا ہے اور مریض کی پہلے سے بھی زیادہ تکلیف پہنچتی ہے۔

## ۲۱۔ ایلوپیتھی کی چند مسکن دوائیں

ایلوپیتھی درد کے لئے نیز غنودگی پیدا کرنے کے لئے مارفیا کا استعمال کرتی ہے۔ ریلیر یا بخاروں میں کونین کا استعمال کرتی ہے۔ اس کے علاوہ کولتار سے تیار کردہ دوائیں فینٹین، اینٹی پائیرین، سلفونل وغیرہ ہیں۔ بہت سے امراض خصوصاً جلدی امراض، سوزاک وغیرہ میں پینلین کا استعمال سراسر وقتی اور مرض کو دبا دینے والا ہوتا ہے۔

# ہومیوپیتھک دواسازی

## ۱۔ دواسازی کا مطلب

دواسازی مریضوں کے لئے دوائیں تیار کرنے کے فن کا نام ہے

## ۲۔ ہومیوپیتھک دواسازی کے اصولوں کا مخذ

ہومیوپیتھک دواسازی کے مخذ ہامن اعظم کی تصانیف خصوصاً "آرگنین" ہے۔ ہامن اعظم کی تصانیف اس فن پر دیگر ہومیوپیتھک کتب کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔

## ۳۔ شیشیوں بوتلوں وغیرہ کے سلسلہ میں اصول

سوفی صدی صفائی اور پاکیزگی نہایت ضروری ہے۔ شیشیاں یا بوتلیں ایک دوا کے لئے استعمال کی گئی ہوں۔ ان کو ہرگز ہرگز کسی دوسری دوا کے لئے استعمال نہ کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اس دوا کی دوسری بلندیات کے لئے بھی اس کا استعمال ناجائز ہے۔ گارک ہمیشہ نئے ہونے چاہئیں۔

## ۴۔ دواؤں کا حل کرنا

وہ چیزیں جو دواؤں کو حل کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہیں نسبتاً بے اثر اشیاء ہوتی ہیں یعنی ان کا اپنا ذاتی ادویاتی اثر نہیں ہوتا بلکہ ان کے ذریعے سے ہم دیگر ادویات کی طاقت کو بڑھا لیتے ہیں۔ وہ اشیاء جو ہومیوپیتھک دوا سازی میں اس سلسلہ میں استعمال ہوتی ہیں آبِ مقطر، الکحل اور شوگر آف ملک ہیں۔

## ۵۔ مدر ٹنگچر

جب ایک ادویاتی پودے کو کوٹ کر الکحل میں ڈالا جاتا ہے تو کچھ عرصے کے بعد اس پودے کے ادویاتی اجزاء بعد اس کے گونڈیر کے الکحل میں نکل آتے ہیں۔ اس مخلول کو مدر ٹنگچر کہتے ہیں جس کا نشان "a" ہے۔

## ۶۔ اوپچی پونسی یا اوپچی طاقت

۳۰ پونسی درمیانی پونسی سمجھی جاتی ہے۔ ۲۰ یا اس سے زیادہ پونسیاں اوپچی پونسیاں سمجھی جاتی ہیں۔

## ۷۔ تسو کی سکیل اور اس کی سکیل

اس کی سکیل ہائمن اعظم نے مقرر فرمائی تھی۔ اس سکیل میں ایک حصہ دوا اور ۹۹ حصے

انکھل ملائی جاتی ہے اور اس مرتبہ کسی کتاب وغیرہ پر شیشی کو جھٹکا جاتا ہے۔ پھر اس محلول سے ایک حصہ دوا لے کر اس میں ۹۹ حصہ انکھل ملائی جاتی ہے اور پھر اسے دس مرتبہ جھٹکا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی طرح سے یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ہر مرتبہ یہ عمل کرنے سے دوا کی ایک پونسی بڑھ جاتی ہے۔ عموماً ایک ہزار کی طاقت تک کی پونسیاں ہاتھ سے ہی بنائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد چونکہ انسانی طاقت سے بعید محنت ہے۔ لہذا مشینری کے ذریعے سے یہ عمل جاری رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ پونسیاں اسی طرح سے تیار کی جاتی ہیں۔

دس کی سکیل میں ایک حصہ دوا اور نو حصے شوگر یا انکھل کا استعمال ہوتا ہے اور سو کی سکیل کی مانند یہ سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔ یہ سکیل عموماً بالو کیمک ادویات میں استعمال ہوتی ہے اور اس کی تیز سو کی سکیل سے "x" ایکس کے نشان سے ہوتی ہے مثلاً  $4x - 12x$  وغیرہ سو کی سکیل میں پونسیاں ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰ وغیرہ یعنی بغیر ایکس کے لکھی جاتی ہیں۔

## ۸۔ ہومیو پیتھک ادویات رکھ رکھاؤ کے لئے احتیاطیں

ہومیو پیتھک ادویات کو سورج کی کرنوں کے سامنے نہ رکھنا چاہیے۔ نیز تیز بُو دار اشیاء مثلاً فینائل، تنباکو، عطریات، ایلو پیتھک ادویات کے ساتھ نہ رکھنا چاہیے۔

۹۔ کیا ہو میو پیچیک ادویات کی جانچ پڑتال کے لئے کوئی طریقہ

ہے جس سے ان دواؤں کا اثر ہو یا درست ہو یا معلوم ہو سکے

کوئی طریقہ نہیں ہے اسی وجہ سے یا تو معالج کو خود اپنے ہاتھ سے اپنی ادویات بنانی

چاہئیں یا کسی با اعتماد فرم سے خریدنی چاہئیں۔

—

## مریض کا امتحان اور مرض کا ریکارڈ

بنیادی اصولوں کی وضاحت کر دینے کے بعد ہم ضرور یہ نہیں سمجھتے کہ ہو میو پیچیک کے کام

کرنے کے طریقوں کی تشریح بھی اسی طرح سے کریں کیوں کہ اس طرح معاملہ بہت طویل کیلچ

جائے گا۔ اصول خود بخود فروعات کو جنم دیتے ہیں اور فرع وہی حقیقت اپنے اندر رکھتی ہے

جو اصول میں موجود ہو۔

ہو میو پیچیک میں مریض کے امتحان کا صرف ایک ہی طریقہ با نمونہ انعام سے جاری ہے۔ صرف

یہی نہیں کہ اس طریقہ کو آج تک بدلنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی بلکہ اس سے بہتر اور

کامیاب ترین طریقہ ثابت ہی نہیں ہو سکا۔ سچ ہے حقائق پر مبنی فروعات بھی مستقل حیثیت

کے حامل ہو کرتے ہیں۔

یہ تو آپ نے دیکھ لیا کہ ہومیوپیتھی دوا کی تمام علامات تندرست انسانوں پر آزما کر محفوظ کر لیتی ہے۔ اب چونکہ ہم نے دوا کی علامات کو مریض کی علامات کے ساتھ منطبق کرنا ہے۔ لہذا ہمیں مریض کی علامات بھی اسی طرح سے ریکارڈ کرنی پڑیں گی۔ چنانچہ ہم مریض کو اپنی رام کہانی بیان کرنے کے لئے کہتے ہیں اور خود خاموشی سے کاغذ پر اس کے بیان کو منتقل کرتے چلے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی تمام علامات کا غذ پر منتقل ہو جاتی ہیں۔ اب ہم اس کے بیان پر حرج کرتے ہیں اور اس کی کہانی کے ناممکن حصوں کو پوچھ پوچھ کر منتقل کرتے ہیں۔ مریض کے بیان کو مکمل کر چکنے کے بعد ہم اس کے جسم کا جو اس نمسہ سے مشابہہ کرتے ہیں اور چہرہ اور جسم پر ہمیں جو مرض کے نشانات ملتے ہیں نوٹ کر لیتے ہیں۔ اس تمام عمل کے دوران ہمارے دماغ میں مرض کی ایک تصویر پیدا ہو جاتی ہے جسے وہ شخص ہی محسوس کر سکتا ہے جس نے اس تردد کے ساتھ یہ تمام عمل کیا ہو۔ یہ کیس یعنی کا یا مریض کے امتحان کا عمل کہیں تو چند منٹوں میں مکمل ہو جاتا ہے کبھی چند گھنٹوں میں اور کبھی چند دنوں میں۔ کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ آپ نے جو پہلی مرتبہ کیس کی علامات حاصل کر لی ہیں وہ اتنی اہمیت حاصل کر سکیں گی کہ کسی ایک دوا کی تجویز میں کوئی شبہ باقی نہ رہے گا اور اگر کوئی بہت پرانا کیس پہلی مرتبہ ہی صاف صاف دوا کی تصویر پیش کر دیتا ہے تو ہمیں ایسے کیس کو خواہ مخواہ ٹکائے رکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ لیکن اگر کوئی کم پرانا کیس دوا کی تصویر واضح طور پر پیش نہیں کرتا تو ہمیں اس وقت تک مریض کی چھان بین کرنے کی ضرورت رہے گی جب تک کہ ہمیں مرض اور دوا کی متفقہ تصویر کیس میں نظر نہیں آ جاتی۔

تازہ امراض میں چونکہ علامات مریض بالکل واضح اور صاف صاف ہوتی ہیں۔ لہذا



ایسی حالتوں میں صرف چند منٹوں کے مشاہدہ ہی سے دو تجویز ہو سکتی ہے۔ لیکن پرانے امراض میں جہاں کہ مریض نے ایلو پیتھی اور یونانی اسکیم خانے کے ایسے ہتھیاروں سے جنگ کی ہو جو بجائے آگے کی طرف چلنے کے پیچھے کی طرف چلتے ہیں۔ وہاں علامات کیا مل سکتی ہیں لہذا ایسی حالت میں گھنٹوں اور دنوں کا تو کیا ذکر ہے علامات کو ترتیب میں لانے کے لئے مہینوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ باتیں ہومیو پیتھک آرٹ سے تعلق رکھتی ہیں۔ لہذا ہمیں اپنے نئے ناظرین کی ضیافت، بیع کے مد نظر ان ایجنٹوں سے پہلو بچا کر چلنے پڑے گا۔

یہ ہے مختصر طور پر مریض کے امتحان کا طریقہ جو بالکل سادہ، فطری اور حرف بہ حرف سچائی پر مبنی ہے۔ ہم نے اپنے دماغ سے کوئی خیالی چیز مریض کی علامات میں داخل نہیں کی۔ یہی طریقہ ہامن اعظم استعمال کرتے تھے اور آج تک ان کے پیروکار اسی پر کار بند ہیں۔ اس طریقہ امتحان کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں۔

۱۔ مریض اپنے گھر کی چوری کا حال زیادہ بہتر بنا سکتا ہے۔ لہذا مریض کے ذاتی بیان کا حرف بحرف ریکارڈ کر لیا جاتا ہے۔ جس پر ہم مریض کے چلے جانے کے بعد بھی اس ریکارڈ کو سامنے رکھ کر مزید غور و خوض کر سکتے ہیں۔

۲۔ اسی ریکارڈ پر مریض کے علاج کی کیفیت دہی گئی دواؤں کے نام ان کی پڑھنیاں دوا دوا ہرانے کی تاریخ وغیرہ درج کرتے ہیں۔

۳۔ مریض میں دوران علاج میں جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا نہایت آسانی سے پہلے ریکارڈ کردہ حالات، مرض کے ساتھ مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

۴. جب تک یہ معلوم ہی نہ ہو کہ دشمن کس اسکیم کے ماتحت اور کتنی طاقت کے ساتھ حملہ کر رہا ہے۔ آپ ہی بتائیے۔ اس کی مدافعت اور پھر اس کا قلع قمع کیسے کیا جاسکتا ہے۔  
 مریض کی ریکارڈ شدہ علامات ہمارے پاس دشمن کے حملہ کرنے کی مکمل اسکیم ہے اور جب ہم نے دشمن کی اسکیم معلوم کر لی تو ہم اپنی قوت کا درست ترین استعمال کر سکتے ہیں۔ پھر ہمیں ایڈیو کیچھی کی طرح نہ تو مریض کو کئی گیلن ٹانک پلا کر مضبوط کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی یونانی کی طرح خیروں کے ذخیرے خالی کرنے کی ضرورت ہے۔

۵. معالج کسی ایک مریض کی علامات مکمل طور پر اس ربط اور جزئیات کے ساتھ یاد نہیں رکھ سکتا۔ جس طرح کہ پہلی مرتبہ مریض بتاتا ہے۔ لہذا معالج کی اس فطری کمزوری کا جرمانہ مریض کو بھگتنا پڑتا ہے۔

حالانکہ مریض کی مرضیاتی تصویر کاغذ پر منتقل ہونی ہو تو بقولے ع  
 "جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی" والا قصہ ہو جاتا ہے۔

۶. مریض کا ریکارڈ بعد علاج کے ریکارڈ کے مریض کے کسی دوسری جگہ پر چلے جانے پر اس جگہ رہنے والے ہومیوپیتھک معالج کو بھیجا جاسکتا ہے اور اس طرح باضابطہ کارروائی کا فائدہ ظاہر ہے کہ مریض کا علاج جس اسکیم پر پہلے کیا جا رہا تھا۔ اگر وہ کامیاب تھی تو اسی پر آئندہ دوسرا معالج بھی جاری رکھ سکتا ہے۔

اس کے علاوہ بھی اس طریقہ کے بہت سے فوائد ہیں۔ لیکن نقصان ایک بھی نہیں۔ لہذا سچے ہومیوپیتھک معالج کی پہچان ہی یہی ہے کہ وہ ہر مریض کی علامات کا اور علاج کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ جھوٹا ہومیوپیتھک ہے اور اعتبار کے قابل نہیں ہے۔

ایسے ہو میو پیچھے سے مریض کو پہننا چاہیے۔ کیوں کہ ایسے معالج کی یہ لاپرواہی مریض کے حق میں  
 صحت مضر ہے۔ ایسے معالج کے پاس جہاں مریض مالی نقصان کرے گا وہاں اپنا بہترین  
 اور قیمتی وقت بھی ضائع کرے گا جس میں کہ ہامن اعظم کا سچا پیرو معالج باضابطہ اسکیم کے ماتحت  
 مریض کی کشتی حیات صحت کے کنارے لاسکتا ہے۔ خواہ کوئی کتنا ہی قابل ہو میو پیچھک معالج کیوں  
 نہ بنتا پھرے جب بہت کسی کیس پر اس کی گرفت مضبوط نہیں ہو جاتی اس سے مریض کو کب  
 بنیادی فائدہ پہنچ سکتا ہے اور ہم اسے ہامن اعظم اور عظیم کینٹ کے برابر تو سمجھنے سے رہے ہیں  
 کی زندگیاں انہیں ریکارڈوں کو لکھتے لکھتے گزریں۔

## ہرمیو پیٹھک دوائیں

ہامن اعظم کی زندگی میں کوئی ایک سو دوائیں تندرست انسانوں پر آزمائی جاسکی ہیں ان کی وفات کے بعد مختلف دواؤں کی آزمائش ہوتی رہی۔ اس وقت ہرمیو پیٹھک ٹیریا میڈیکا میں ڈیڑھ ہزار دواؤں سے اوپر کا ذکر ملتا ہے۔ یہ اثنا بڑا دواؤں کا ڈھیر ہمارے لئے کوئی باعث فخر نہیں ہے کیوں کہ ان سب دواؤں کی بالکل ناکافی علامات تحریر ہیں۔ ہامن اعظم کی دواؤں کے بعد بہت کم دوائیں اس قابل نظر آتی ہیں جن پر ہم انہی طرح سے بھروسہ کر سکتے ہیں جس طرح سے ہامن اعظم کی دواؤں پر چنانچہ کام کی دوائیں بعد مشکل دوسرے کے قریب بنتی ہیں۔ ہم اس کتاب کے ناظرین کی خدمت میں مشہور عام ۴۸ دواؤں کا مختصر ٹیریا میڈیکا اور علاج الامراض پیش کرتے ہیں۔ یہ ۸۴ دوائیں روزمرہ کی تکالیف میں بالکل کافی ثابت ہوئی ہیں اور ہر گھر میں بطور فست ایڈ ان کو موجود ہونا چاہیے۔ ان کے علاوہ ادویات زیادہ تر پرانے کیسوں میں استعمال ہوتی ہیں اور ان کی ضرورت عموماً تازہ تکالیف میں نہیں پڑتی۔ ہم یہ دوائیں اور مختصر علاج صرف اس لئے پبلک کو پیش کرتے ہیں کہ

۱۔ پبلک چھوٹی موٹی تکالیف میں خردان دواؤں کو اپنے ہاتھوں سے استعمال کر کے نتائج اچھے کر سکے۔

۲۔ نادین تازہ اور شدید تکالیف میں فوراً ہرمیو پیٹھک دوا شروع کی جاسکے اور ہرمیو پیٹھک علاج کے دستیاب ہونے سے قبل اسے ہرگز ہرمیو پیٹھک ادویات کو استعمال

کر کے مرلیض کو نقصان پہنچا جاوے کیوں کہ یہ غیر ہومیوپیتھک ادویات ہر جگہ شیطان کی طرح حاضر و ناظر آتی ہیں۔

ہمیں یقین ہے کہ اس آزمائشی دعوت کو ہومیوپیتھک معالج بن جانے کی دعوت نہ سمجھا جائے گا۔ گا ہے جگا ہے ایکو نائیٹ اور بیلا ڈونا اس حال کرنے والا اس معالج کے برابر کبھی نہیں ہو سکتا جس کے زیر علاج ہر وقت متعدد مریض رہتے ہوں جس نے اس فن کو باقاعدگی سے سیکھا ہو اور پھر زندگی بھر کے لئے ہومیوپیتھک ہی کو اپنا اور ٹھنا بچھونا بنا لیا ہو۔ یہ اس کا حق ہے کہ شدید تازہ کیسوں اور پرانے پیچیدہ کیسوں کو ہاتھ میں لے اور پبلک کا برفرو اس کے اس حق کو چھیننے کی کوشش کرے گا وہ اس کے اس جائز حق کو نہیں چھینے گا بلکہ مریض کے ان قیمتی لمحوں کو برباد کرے گا جو ایک ہومیوپیتھک معالج کے ماتحت اس کے درست ہومیوپیتھک علاج میں کام آسکتے ہیں۔

روزمرہ کے کام کی مشہور ۲۸ ادویات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ آرسینکیم البم	۸۔ ایکو نائیٹ	۱۵۔ بیلا ڈونا
۲۔ آرنیکا	۹۔ ایلوذ	۱۶۔ پائیروجینم
۳۔ اپی کاک	۱۰۔ اینٹی مونیم ٹارٹ	۱۷۔ پلسٹا
۴۔ ارنیم ٹائیٹریک	۱۱۔ بیٹیشیا	۱۸۔ پوڈونائلم
۵۔ اگنیشیا	۱۲۔ برائی اوینا	۱۹۔ جلیسیم
۶۔ ایپس سلی فیکا	۱۳۔ بریٹاکارب	۲۰۔ چائٹا
۷۔ ایٹھوزا	۱۴۔ بورکیس	۲۱۔ رسٹاکس

۲۰۔ لائیو پوڈیم	۲۱۔ کرچی	۲۲۔ سائنا
۲۱۔ لیٹہ پال	۲۲۔ کروٹن ٹیکیم	۲۳۔ سلفر
۲۲۔ مرکبوز سال	۲۳۔ کلکیر یا کارب	۲۴۔ سلیشیا
۲۲۔ نکس و امیکا	۲۴۔ کیلینڈرولا	۲۵۔ فاسفورس
۲۴۔ نیٹریم میور	۲۵۔ کیمنڈ	۲۶۔ فاسفورک ایٹ
۲۵۔ وریٹریم البم	۲۶۔ کیوٹلا	۲۶۔ فیٹریم فاس
۲۶۔ ٹاپیریکیم	۲۶۔ کیو پرم ٹیکیم	۲۸۔ کاربوڈینج
۲۶۔ میپر سلفر	۲۸۔ کیٹھرس	۲۹۔ کاسٹیکم
۲۸۔ یو فریزیا	۲۹۔ گلونائین	۳۰۔ کالوسنتھ

# روزمرہ کی دواؤں کی مختصر علامات

آر سی کی ایم ایچ ایم

یہ دوا کثرت سے استعمال ہونے والی دواؤں میں سے ہے۔ اس دوا کی علامات

عموماً نزلہ، زکام، طیر یا بخار، جلدی امراض، تپ، محرکہ اور نقابہت میں ملتی ہیں جو نیچے درج کی جاتی ہیں۔ ان امراض کے علاوہ جہاں کہیں یہ علامات ملیں آپ اس دوا کو بے کھٹکے استعمال کریں۔ ہو میو پیٹھیک دوائیں امراض کے ناموں کی محتاج نہیں بلکہ جہاں کہیں ان کی علامات مل جاتی ہیں پوری طرح سے کام کرتی ہیں۔

آر سی کی ایم ایچ ایم کی چوٹی کی علامات۔ شدید بے چینی، شدید کمروری، تھوڑی تھوڑی دیر بعد گھونٹ گھونٹ پانی پینا۔ گرمی سے تمام تکالیف میں افاتہ اور سردی سے تمام تکالیف میں زیادتی ہیں۔

معمولی امراض مثلاً نزلہ زکام میں یہ علامات ہو سکتا ہے پوری شدت سے نہ ملیں بلکہ دم، طیر یا بخار، تپ، محرکہ وغیرہ کی قسم کے شدید امراض میں پوری شدت سے ملیں گی۔ لہذا اس بات کا لحاظ رکھا جائے یہی اصول تمام دواؤں کے لئے ہے۔

۲۔ آر سی کی ایم ایچ ایم

یہ چوڑوں کی پہلی دوا ہے اور تازہ اور پرانی چوڑوں کے بد اثرات میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی علامات تپِ محرّقہ، وضع حمل کے بعد کی وردوں، چوڑوں کی وردوں، اسقاطِ حمل وغیرہ میں ملتی ہیں۔ علاماتِ خاص یہ ہیں۔

چوڑ کی ہسٹری تازہ ہو خزاہ سالہا سال کی پرانی تمام جسم میں دکھن اور ورد کا احساس جیسے کہ چوڑوں کے بعد ہوا کرتا ہے اور جلد پر نیلے داغ پیدا ہونا ہیں۔ یہ داغ بھی جلد پر چوڑ لگنے کے مشابہ ہوتے ہیں۔

### ۳۔ اپنی کاک

یہ دوا عموماً دمہ، جریانِ خون، ملیریا، بخار، قے، کالی کھانسی، بچوں کی برا ٹکائٹس وغیرہ میں کار آمد ہے۔

مختلف قسم کے امراض میں اگر قے اور متلی پائی جائے تو سب سے پہلے اس دوا کا استعمال کریں مثلاً جریانِ خون اور متلی، کالی کھانسی اور متلی قے، دمہ، قے ہر قسم اور ملیریا بخار میں بطور روزمرہ کی دوا کے استعمال کریں۔

### ۴۔ ار حلیطہ نائیر کریم

اس دوا کی علامات بالعموم بچوں کے اسہال میں جو خارج ہونے کے بعد رنگت ل جائیں (خارج ہوں تو پیلے رنگ کے اور ہوا لگنے پر سبز ہو جائیں)، آنکھوں کی نکالینٹ خصوصاً لگروں اور دماغی کمیوں میں پائی جاتی ہیں۔



خاص علامات پر مہیٹی اشعبار کی ناقابل پرواشت خواہش۔ گرم مزاجی یعنی گرمی میں اور بند کمروں میں علامات کا بڑھ جانا اور ٹھنڈ میں اور کھلی ہوا میں آرام رہنا اور مختلف قسم کی دماغی حالتیں ہیں۔ جس میں ڈر اور خوف نمایاں ہے۔

## ۵۔ اگینیا

اگینیا ہسٹیریا والے مریضوں کے لئے پہلی دوا ہے۔ لہذا تمام علامات اور تکالیف جو ہسٹیریا کے مریض میں پیدا ہوں۔ ان کے لئے اس دوا کا اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ خاص علامات۔ گلے میں گولا اٹکا ہوا معلوم ہونا، ٹھنڈی آہیں بھرتے رہنا، غم کے بد اثرات اور عجیب و غریب علامات کا پیدا ہونا مثلاً بد مضمی میں نرم غذا سے زیادتی اور موٹی جھوٹی غذا سے آرام۔ پیریا بنجاروں میں سردی کے درجہ میں پیکس اور پہرہ سُرخ لیکن گرمی کے درجہ میں پیکس ندارد وغیرہ۔

## ۶۔ اسپس میلی فیکا (شہد کی مکھی)

یہ دوا اکثر چھپا کی۔ پیٹ و سر وغیرہ میں پانی پڑنے۔ سُرخ باور۔ سر سام۔ لوزتین کی سوزش وغیرہ میں کام آتی ہے۔

خاص علامات۔ سو جن جیسے کہ شہد کی مکھی نے کاٹا ہو۔ ڈرنگ دار اور جلن دار درویں پیکس کا نہ ہونا۔ گرمی ہے تمام تکالیف کا بڑھنا اور سردی سے آرام آنا ہیں۔

## ۶۔ ایتھوزا

یہ دوا شیر خوار بچوں کی دوا ہے اور شیر خوار بچوں کی قے اور ہیضہ میں اکثر استعمال ہوتی ہے۔

خاص علامات :- شیر خوار بچوں میں موسم گرما میں قے اور ہیضہ جب کہ بچہ بہت دودھ پی لے اور فوراً یا کچھ دیر بعد بڑھی تکلیف سے قے کر دے اور قے کے بعد بالکل ٹھکانا ہو کر غنودگی میں چلا جائے۔ جاگنے پر یہی عمل کرے۔ پاخانہ تپلا، زرد سبزی مائل لیسدار۔  
پایس ندارد۔

## ۷۔ ایکونائٹ (عطیاتیہ)

یہ دوا ہر تازہ مرض کے شروع میں کام آتی ہے جب کہ علامات میں شدت پائی جائے خاص علامات :- شدید بے چینی، گھبراہٹ اور موت کا خوف، تیز سرد خشک ہوا سے تکلیف کا پیدا ہونا۔

نوٹ :- اکثر معمولی تکلیف میں علامات اتنی شدید نہیں ہوں گی کہ شدید بے چینی گھبراہٹ اور موت کا خوف پیدا کر دیں۔ ایسے کیسوں میں مرض کی ابتدا کا ہونا اور علامات کا شدید ہونا کافی ہیں۔ موت کا خوف وغیرہ نورسہ، خناق، بخاروں، جریان خون وغیرہ میں اکثر ملے گا۔

## ۹۔ ایلیوز (مصبر)

یہ دوا اسپہال (خصوصاً بچوں کے) اور یوایسیر میں کارآمد ہے۔  
خاص علامات :- اسپہال کے ساتھ ساتھ منقعد پر بوجھ، منقعد کا بہت کمزور  
ہونا کہ ریاخ خارج کرتے وقت پاخانہ بھی ساتھ ہی نکل جاوے۔ یوایسیر انگور کے  
نوشوں کی مانند جب کہ سرد پانی سے استنجا کرنے سے آرام رہے۔

## ۱۰۔ ایلیٹی موٹیم ٹارٹ

یہ دوا کمزور مریضوں، بچوں اور بوڑھوں کی چھاتی کی تکالیف میں نیز چھپک میں اکثر  
سود مند ہے۔

خاص علامات :- چھاتی میں بلغم بہت بولے لیکن چھاتی کی کمزوری کی وجہ سے  
خارج نہ ہو سکے۔ چھپک میں بطور روزمرہ کی دوا کے استعمال کریں۔

## ۱۱۔ پیٹیا (سنگلی نیل)

یہ دوا تپ محرقہ میں کام آتی ہے۔  
خاص علامات :- مریض اکثر غنودگی کی حالت میں ہوتا ہے اور ہڈیاں بکنا ہے  
تمام جسم اور جملہ اخراجات جسم (پیٹیا، پاخانہ، پسینہ وغیرہ) سے بدبو آتی ہے۔

## ۱۲۔ برائی اونی

یہ دوا بہت سی روزمرہ کی تکالیف میں اپنی خاص علامات کے ماتحت کام آتی ہے۔ عام امراض جن میں اس کی علامات پائی جاتی ہیں نمونہ۔ قبض۔ کھانسی۔ تپ۔ محرقہ۔ جگر کی تکالیف۔ خسرہ۔ پلورسی۔ جڑوں کی دردیں اور سوجھنیں۔ چیچک۔ پستانوں کی تکالیف وغیرہ وغیرہ ہیں۔

خاص علامات۔ تمام علامات حرکت سے بڑھ جاتی ہیں اور چپ چاپ لیٹنے سے آرام رہتا ہے۔ درد والی جانب لیٹنے سے آرام۔ گھنٹہ ڈریٹھ گھنٹہ بعد ایک آدھ گلاس پانی کی پیاس۔ چھین دار دردیں۔ منہ خشک۔ متعقد خشک۔ لہذا پیاس اور قبض۔ زبان عموماً سفید ہوتی ہے۔

### ۱۳۔ بریٹاکارب

اس دوا سے اکثر ان بچوں کو فائدہ پہنچتا ہے جن کے لوزین مستقل طور پر بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔

خاص علامات:- لوزین یعنی گلوں کا مستقل طور پر بڑھا ہوا ہونا اور ان کی وجہ سے کھانسی اور دیگر تکالیف کا رہنا۔

### ۱۴۔ پوریکس

یہ دوا عموماً بچوں کی تکالیف میں استعمال ہوتی ہے۔ منہ میں چھالے اور اس کے ساتھ دن رات سبز رنگ کے پاخانے آتے ہیں۔

خاص علامات۔ نیچے کی طرف حرکت کرنے سے تکلیفات کا بڑھنا اور یکدم آواز سے ڈر جانا ہیں۔ بچہ نیچے چار پائی پر لٹاتے وقت خوب چھینے چلائے اور ڈر کے مارے ماں یا زس کو چھٹنے کی کوشش کرے۔

### ۱۳۔ اریلا وونا

یہ دوا اکثر استعمال ہونے والی ہے خصوصاً بچوں میں اس کی علامات اکثر پائی جاتی ہیں ان بے شمار امراض میں سے جن میں یہ دوا استعمال ہوتی ہے موٹے موٹے امراض یہ ہیں۔ سرخ بھنسی۔ سکتہ۔ ہڈیان۔ کھانسی۔ دانت نکلنے کی تکالیف۔ مرگی کے دورے۔ سرخاؤ۔ آشوب چشم۔ بخار ہر قسم (سوائے تپ محرکہ) غدودوں کی سوجنیں۔ سردرد۔ سرسام۔ کن پڑنے لگنے کی سوزشیں۔ کالی کھانسی۔ عورتوں کی تکالیف وغیرہ۔

خاص علامات۔

سر کی طرف اجتماعِ خون جس کی وجہ سے سرگرم۔ پاؤں ٹھنڈے چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔ مریض عموماً پر خون اور موٹا تازہ، لہذا تکالیف میں شدت ہوتی ہے شور و شغل سے نفرت۔ بخاروں میں اکثر بچہ چپ چاپ لیٹا رہتا ہے اور نیند میں ڈرتا ہے۔

### ۱۴۔ پائیر و حلیم

یہ دوا لطفِ خون کی علامات خصوصاً پر سوتی بخار میں بہترین ثابت ہوئی ہے۔

خاص علامات :- پر سوتی بخار ہیں جبکہ اخراجات بدبودار ہو جائیں جنہیں اور  
ٹمپریچر آپس میں مطابقت نہ کریں جنہیں سے کم بخار معلوم ہو لیکن مقررہ میٹر سے بہت  
زیادہ بخار ظاہر ہو، تمام جسم درد کرے۔

### ۱۷۔ پلاسٹنٹ

یہ دوا بھی دن رات استعمال ہونے والی دواؤں میں سے ہے۔ اس کی علامات عموماً  
عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔ دودھ کی کمی، حیض کی بندش، حیض کا درد سے آنا، کان کی  
تکالیف، معدہ کی تکالیف، سوزاک، وضع حمل، لیکوریہ، خسرہ، نخصیتین کی سوزش۔  
دورانِ حمل کی تکالیف، سوزاک، وضع حمل وغیرہ میں اکثر روزانہ کام آتی ہے۔

خاص علامات :- تمام علامات میں گرمی سے زیادتی اور سردی سے آرام، پیاس  
نہار و گرمہ خشک، رطوبات زرد رنگ کی، دردیں جگہ بدلتی ہیں، شام کے وقت تمام  
تکالیف میں اضافہ ہو جاتا ہے، مرغن غذاؤں مثلاً پیٹری وغیرہ سے باضغہ وغیرہ خراب  
ہو جانا، پلاسٹنٹ کی مریض عورت عموماً خوبصورت ذرا موٹے جسم کی اور بات بات پر آنسو بہانے  
والی ہوتی ہے۔

### ۱۸۔ پلوڈوفائلم

یہ دوا بالعموم اسہال میں خصوصاً بچوں کے شدید اسہال میں کارآمد ہے۔  
خاص علامات :- بڑی مقدار میں سوت بدبودار اسہال جس کے آنے کے بعد پتہ

انتہائی کمزور ہو جاتا ہے، عموماً دستوں میں پانی اور پاخانہ الگ الگ ہوتے ہیں (ایسے اسہال کو اگر ہم بچوں کا ہیضہ کہہ دیں تو بے جا نہ ہوگا)

### ۱۹۔ جلیسم (رزو پیلی)

یہ دوا نزلہ زکام، بخاروں، انفلوئنزا، خسرہ، فالج، تپِ حرقتہ وغیرہ میں اکثر استعمال ہوتی ہے۔

خاص علامات: پیاس بالکل نہ ہونا، تمام بیماریوں میں انتہائی اعصابی کمزوری جس کی وجہ سے مریض اگر کھڑا ہو گیا ہو یا بازو اٹھائے تو ٹانگیں اور ہاتھ کانپتے ہیں۔ غنودگی۔ مریض کو بلایا جائے تو قدرے آنکھیں کھول کر پھر بند کر لے گا۔ فالج اس اعصابی کمزوری کے نتیجہ کے طور پر اکثر واقع ہو جاتا ہے، گرمی سے تکلیف بڑھتی ہے، سردی سے آرام رہتا ہے۔

### ۲۰۔ چائنا

چائنا جس کے مرکبات غیر ہومیوپیتھک طبییں ملیں یا بنجار کے لئے اندھا دھند استعمال کرتی ہیں اپنی خاص علامات کے ماتحت مختلف اقسام کے امراض میں شفا بخشتی ہے۔ عام امراض کئی خون، نقاہت، اسہال، معدہ کی تکالیف، جریانِ خون، ملیں یا بنجار تلی کا بڑھنا۔ جگر کے عوارض وغیرہ ہیں۔

خاص علامات: رطوباتِ جسمانیہ کا زیادہ مقدار میں جسم سے مناع ہوجانا۔ اور

اس کے بد اثرات مثلاً نقاہت، کانوں میں گھنٹیاں بجننا، تمام پیٹ میں ریاح کا بکثرت پیدا ہوتے رہنا، دورہ دار امراض، بے مضمی کے پانے۔

## ۲۱۔ رٹاکس

یہ دوا بالعموم کمزور، سرخا، تپ محرقہ، مویج، فاج، جوڑوں کی دردوں، لنگڑی کا درد اور جلدی ایلہ دار امراض میں اکثر استعمال ہوتی ہے۔

خاص علامات۔ تمام جسم میں ورویں جن کی وجہ سے متواتر اور شدید بے آرامی مرضی دردوں کی وجہ سے متواتر کروٹیں بدلتا ہے اور حرکت سے آرام رہتا ہے، چپ چاپ لیٹنے سے تکلیفات بڑھ جاتی ہیں، سرد و مرطوب موسم میں تمام علامات بڑھ جاتی ہیں، گرم سرد ہونے یعنی بھیگ جانے کی وجہ سے تکالیف کا پیدا ہونا۔

## ۲۲۔ سائنا

اس دوا کی علامات عموماً ان بچوں میں ملتی ہیں جن کے پیٹ میں کیرے پائے جاتے ہیں خاص علامات۔ کیروں کی علامات خصوصاً ناک ملنا، نیند میں دانت پلینا، پیشاب دودھیارنگ کا، پتے کا مزاج چڑچڑا، نیند میں اکثر چونک چونک پڑتا ہے، بھوک کرمی پتے کی مانند زیادہ لگتی ہے۔

## ۲۳۔ سلفر گندھک



چوڑی کی دواؤں میں سے ایک ہے۔ اس دوا کی علامات ہر قسم کے امراض میں ملتی ہے۔  
عام امراض۔ پھنسی۔ پھوڑے۔ قبض۔ خارش۔ پرانا سوزاک۔ بواسیر۔ جگر کی تکالیف۔ زہریلے  
جلدی امراض۔ تپ دق وغیرہ۔

خاص علامات۔ ہاتھوں پاؤں اور سر کی چوڑی میں جلن اور خارش سلفر کی خاص  
علامت ہے۔ گرمی میں تمام تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔ تمام بیماریوں میں جب کہ کوئی دوا علامت  
کے باوجود کام نہ کرے تو سلفر دیں۔ سلفر کا مریض ہنسانے سے دور بھاگتا ہے اور گند اہوتا  
ہے۔ رات کو بستر میں خارش اور جلن کی علامات تیز ہو جاتی ہیں۔ مریض کو پائس بہت  
لگتی ہے اور بھوک کم۔

۲۴۔ سلینیا

یہ دوا اکثر پیپ وار کیسوں میں کامیابی سے استعمال کی گئی ہے۔ پھوڑے۔ ہڈیوں کے  
امراض۔ قبض۔ مرگی۔ غدودوں کی سوزش۔ خازیر۔ ریل وغیرہ میں اکثر اس کی علامات  
ملتی ہیں۔

خاص علامات۔ پاؤں میں شدید بدبودار پسینہ آتا رہتا ہے۔ سر پر بھی پسینہ آتا ہے  
اور سر کو سردی بہت محسوس ہوتی ہے۔ لہذا مریض سر کو ہر وقت ڈھانپ کر رکھتا ہے  
پیپ کو خارج کرتی ہے۔

۲۵۔ ٹاسفورس

یہ دوا کھانسی، ٹونہ، سہل ووق، جسمانی اور دماغی کمزوری، عارضی حسیت وغیرہ میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔

خاص علامات: یہ ہیپتیسوں میں اور کندھوں کے درمیان جلن، سرد پانی کی پائیس جو گرم ہونے پر تپتی ہو جاتی ہے۔ جریان خون کا مزاج ڈبلا پتلا، لمبا، خوبصورت مریض جسے دیکھتے ہی سہل کا فتوے عاڈ کیا جاسکے۔

## ۲۶۔ ناسفورک ایسڈ

یہ دوا بال کرنے، اعصابی کمزوری، ذیابیطس، جریان تپ محرقہ اور دماغی کمیوں میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے۔

خاص علامات: کثرت جماع و مشت زنی کے بد اثرات، پیشاب بکثرت اور لستی کی مانند آتا ہے۔ مریض انتہائی مایوس ہوتا ہے اور دنیا سے اور اپنی ہستی سے لاپرواہ ہو جاتا ہے۔

## ۲۷۔ فیرم فاس

یہ دوا ایکونائٹ کی مانند ہر مرض کے شروع میں استعمال ہوتی ہے، مگر اس کی علامات اس قدر شدید نہیں ہوتیں جتنی کہ ایکونائٹ کی ہوتی ہیں۔

خاص علامات: ہر مرض کا شروع خصوصاً جب کہ بخار ساکت ہو، سوزشوں کا پہلا دور جب کہ رساؤ نہ پڑا ہو۔ جریان خون خواہ جسم کے کسی حصہ سے ہو، خون چمکدار، سُرخ، کٹی خون

والے مرین۔

## ۲۸۔ کاربوونج (کڑی کا کولہ)

یہ دوا بیضہ، انتہائی کمزوری، معدہ کی تکالیف، تپ، حرقت و غیرہ میں کارآمد ہے۔  
خاص علامات: تمام امراض کا آخری درجہ جب کہ قوت حیات بہت کم رہ گئی  
ہو۔ تمام جسم سرد ہو گیا مرینس ٹکھا جھانے جانے کی خواہش کرے۔ تمام عادات امراض کے  
باتی ماندہ بد اثرات، ریاح کا معدہ میں کثرت سے پیدا ہونا اور خارج ہونے والی ریاح  
کا شدید بدبودار ہونا ہیں۔

## ۲۹۔ کاسٹیکم

نالچ کی چوٹی کی دوا ہے، عموماً دائیں طرف کا اور مقامی نالچ، خشک کھانسی جس کے  
ساتھ جھڑ اور ہوا کی نالی میں چھلے ہونے کا احساس، کھانسی کے ساتھ پیشاب نکل جاتا  
ہے، وضع حمل کے بعد پیشاب کا بند ہونا، صبح کے وقت گلا بٹھینا۔  
خاص علامات: خود بخود مقامی نالچ، کھانسی کے ساتھ پیشاب نکل جانا اور ہوا کی  
نالی میں چھلے ہونے کا احساس۔

## ۳۰۔ کالوسنتھ (تتر)

یہ دوا اکثر توخ، اعصابی دردوں، پیشی، پرورد حسین وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے۔

خاص علامات۔ شدید اعصابی دردیں جن کو سخت دباؤ سے آرام آتا ہے دچانچہ  
پیٹ درد میں مریض ہاتھ سے پیٹ کو دباتا ہے اور اس طرح اُسے افاقہ رہتا ہے۔

### ۳۱۔ کرچی

یہ ملکی دوا ہے اور پیش میں اس کا میابی سے استعمال کیا گیا ہے۔ پیش خواہ کس قسم  
کی ہو عمر نا اس سے درست ہو جاتی ہے۔ انٹروائیوں سے جریانِ خن کے لئے بھی اس  
کا استعمال اکثر مفید رہتا ہے۔

خاص علامات۔ کوئی خاص علامت سوائے اس تھجراتی علامت کے نہیں ہے  
کہ یہ دوا پیش میں مفید ہے۔

### ۳۲۔ کر و ن گ ل ک م (جال گوٹ)

اسہال میں خصوصاً بچوں کے اسہال میں اس دوا کا استعمال ہوتا ہے۔  
خاص علامات۔ زرد رنگ کے پانی کی طرح دست جو یکدم پھکاری کی طرح  
خارج ہوں۔

### ۳۳۔ کلکیر یا کارب (چونہ)

یہ بہت بڑی مزاجی دوا ہے اور اس کی علامات عموماً موٹے افراد میں ملتی ہیں۔ یہ  
دوا عمر نا بچوں کی بہت کسی تکالیف، مرگی، غدودوں کی تکالیف، سل و دق وغیرہ

میں کارآمد ہے۔

خاص علامات: موٹے اور پٹے بچے اور موٹے افراد جن کے پاؤں ٹھنڈے رہتے

ہوں اور سر پر پسینہ آتا رہتا ہو۔ تھے۔ ہاخانہ، پسینہ، ڈالقتہ وغیرہ میں کھٹاس کا ہونا، یعنی اور

خنازیری مزاج والے افراد بچوں میں اس دوا کی علامات اکثر پائی جاتی ہیں۔ بچے دودھ

پہنم نہیں کر سکتے۔ سفید رنگ کے اسپہاں کرتا ہے۔ مٹی کھانے کی طرف رغبت رکھتا ہے

## ۳۴۔ کیلنڈرولا

یہ دوا چوڑوں اور زخموں میں بیرونی طور پر استعمال ہوتی ہے۔ اس دوا کو پانی میں ایک

اور چھ کی نسبت سے لوشن بنا کر یا اسی نسبت سے ویزلین میں مرہم تیار کر کے استعمال

کیا جاتا ہے۔

## ۳۵۔ کیمنفر (کانور)

ہیضہ کی ابتدائی اور مستند دوا ہے۔ نزہہ زکام کے شروع میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے

خاص علامات: ہیضہ کی ابتدا میں بطور مجرب کے استعمال کریں۔ ہلاک کن امراض

کے خاتمہ پر جب کہ تمام جسم سرد ہو جائے تو جسم کو گرم کرنے اور قوت حیات کو سنبھالنے

کے لئے اس کا استعمال کریں۔ جسم کی بیرونی ٹھنڈی حالت کے باوجود مریض اور پر کپڑا لینا

پسند نہیں کرنا۔

نوٹ: اس دوا کے مددکنچہر کا استعمال کھانڈ یا شوگر آف ملک میں کریں۔ پانی میں استعمال

ذکر کریں۔

### ۱۳۱۔ کیموٹلا ڈگلی بایونہ

اس دوا کی علامات اکثر بچوں میں پائی جاتی ہیں۔ دانت نکلنے کے زمانہ کی تکالیف۔  
 قریح۔ کان درد۔ وضع حمل۔ بے خوابی وغیرہ میں اس دوا کا اکثر استعمال ہوتا ہے۔  
 خاص علامات۔ معمولی علامات کا نہایت پرورد صورت میں پیش ہونا۔ مریض خواہ  
 بچہ ہو یا بڑا۔ انتہائی چڑچڑا۔ دریں ناقابل برداشت۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں سبز رنگ  
 کے اسپہال اور قریحی درویں۔ بچہ چاہتا ہے کہ اسے ہر وقت اٹھا کر پھرتے رہے۔

### ۱۳۲۔ کیوریم ٹیلیکیم (تانبہ)

کیوریم کا استعمال خصوصاً ہیضہ۔ قریح۔ مرگی اور کالی کھانسی میں ہوتا ہے۔  
 خاص علامات۔ اس دوا کی خاص علامت تشنچ ہے اور جس مرض میں بھی اس  
 دوا کا خاص تشنچ ملے گا یہ دوا کارآمد ثابت ہوگی۔ اس دوا کا تشنچ ہاتھوں اور پاؤں کی  
 انگلیوں سے شروع ہوتا ہے اور پھر تمام جسم پر عام ہو جاتا ہے۔ تشنچ میں عموماً چہرہ نیلا  
 ہو جاتا ہے۔

### ۱۳۳۔ کینیٹرس (تیلینی کھٹی)

یہ دوا باحسوم سوزاکی اور پیشاب کی تکالیف میں اکثر استعمال ہوتی ہے۔ جلنے کے

لئے مجرب ہے۔

خاص علامات :- شدید جلن وار پیشاب قطرہ قطرہ خارج ہوتا ہے۔ پیشاب کی حاجت بار بار ہوتی ہے مگر پیشاب رک رک کر اور قطرہ قطرہ خارج ہوتا ہے۔ جل جانے پر اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کریں۔

### ۳۹۔ گلونائین

سن سٹروک اور سر کی طرف مائی بلڈ پریشر کی خاص دوا ہے۔  
خاص علامات :- سن سٹروک یا سن سٹروک کی مانند علامات خواہ کسی وجہ سے پیدا ہو جائیں۔

### ۴۰۔ لائیکوپوڈیم

یہ دوا اپنی خاص علامات کے ماتحت بہت سی پرانی اور حادث کالیف میں کامیابی سے استعمال کی جاتی ہے۔ قبض۔ معدہ کی تکالیف۔ جگر کی تکالیف۔ نامردی وغیرہ میں اکثر استعمال ہوتی ہے۔

خاص علامات :- بہت بھوک لگنا مگر دوچار لقمہ سے ہی پیٹ کا بھر جانا۔ ناف کے نیچے ریاح کا زیادہ رہنا، پیشاب میں سُرخ ریت کا آنا۔ ۴ سے ۸ بجے شام تمام علامات میں زیادتی۔ علامات دائیں بائیں تیزی سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا دائیں سے بائیں طرف جسم کے جاتی ہیں۔ گرم چیزیں پینے کی خواہش۔







## ۴۶۔ ہائپرکم

یہ دوا چوٹ زدہ اعصاب کے لئے استعمال ہوتی ہے، ہاتھوں پیروں کی انگلیوں پر چوٹ لگنا، ریڑھ کی ہڈی، دچی کی ہڈی اور دماغ پر چوٹ لگنا، ہر قسم کی علامات جو اعصاب پر چوٹ لگنے کے بعد پیدا ہوں مثلاً تشنج وغیرہ۔

خاص علامات۔ اعصاب پر چوٹ لگنے سے دردیں چوٹ کے مقام سے دیگر حصہ جسم کی طرف بڑھیں۔ دماغ اور ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگنے کی وجہ سے تازہ و پرانے اثرات

## ۴۷۔ ہائپر سلفر

زخم، پھوڑے پھینیاں، جلد وغیرہ چھونے سے بہت پرورد۔ ذرا سی چوٹ پر فوراً پیپ پڑنے پر پیپ نکالتی ہے اور اونچی طاقت میں دینے سے سوزش فوراً ختم ہو جاتی ہے اس کا مریض سردی بہت محسوس کرتا ہے۔

خاص علامات۔ پھنسی پھوڑے چھونے سے بہت پرورد۔ معمولی زخم میں ذرا پیپ پڑ جانا۔ اور سردی ہوا سے علامات کا بڑھ جانا۔

## ۴۸۔ یوفریٹا

نزولہ، زکام، آنکھوں کی تکالیف اور خسرہ میں اس دوا کا استعمال ہوتا ہے۔

خاص علامات۔ آنکھوں کی ہر قسم کی تکالیف میں جب کہ آنکھوں سے تیزابی پانی

متواتر چلتا رہے۔ زلہ زکام اور خسرہ میں بھی یہی علامت ملتی ہے۔ ناک کا پانی خراشس پیدا نہیں کرتا۔

## علاج الامراض

گذشتہ بیانات کے مد نظر ناظرین مریض اور دوا کے بارے میں ایک مجمل بنا خاکہ اپنے دماغ میں رکھتے ہوں گے۔ امراض کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اول حاد یعنی تازہ امراض اور دوم مزمن یعنی پرانے امراض۔

تازہ یا حاد امراض یکدم شدت سے پیدا ہوتے ہیں اور چند دنوں کے اندر اندر مریض کی زندگی یا موت کا ایک طرف فیصلہ سنا دیتے ہیں۔ تازہ امراض کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ اس کی وجہ لامحالہ مریض کی مزمن کیفیت ہے جو موسمی یا غذائی یا کسی اور تحریک سے یک دم پہچان میں آجاتی ہے۔ اگر مزمن کیفیت مریض میں نہ ہوتی تو کبھی بھی تازہ مرض پیدا نہ ہو سکتا۔

تازہ مرض میں جیسے مرض عروج پر ہوتا ہے ویسے ہی قوت حیات بھی اپنی انتہائی جدوجہد میں لگی ہوتی ہے اور مرض کے دفعیہ کے لئے اس پر ویرانگی کی سنی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ اگر ایسی حالت میں قوت حیات سے دوا کے ذریعہ سے مناسب کام لے لیا جائے تو صرف یہی نہیں کہ تازہ مرض جلد ختم ہو جاتا ہے بلکہ وہ تمام پرانی کیفیت جو اس

تازہ مرض کو وجود میں لانے کی ذمہ داری تھی۔ مکمل طور پر دور کی جاسکتی ہے اور اس تازہ مرض کے خاتمہ کے بعد مریض پورے طور پر تندرست ہو جاتا ہے۔ ایسی مثالیں ہمیں ان کیسوں میں بھی مل سکتی ہیں جن کا دوا سے علاج نہیں کیا جاتا بلکہ صرف غذائی پرہیز کیا جاتا ہے۔ اور قوتِ حیات بغیر کسی بیرونی مدد کے خود بخود مرض کا دفعیہ کرتی ہے۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ تازہ امراض اندرونی مزمن کیفیت کے نتیجہ کے طور پر پیدا ہوتے ہیں۔ تازہ امراض بہ نسبت مزمن امراض کے زیادہ شدید ہوتے ہیں۔

تازہ امراض میں یہ امکان بالکل غالب ہوتا ہے کہ مریض پورے طور پر مزمن کیفیت سے بھی شفا یاب ہوئے۔

تازہ امراض میں قوتِ حیات پورے طور پر بیدار ہوتی ہے۔

لیکن مزمن مرض یا کیفیت کی حالت تازہ مرض سے بالکل جدا ہے۔ مزمن حالت میں قوتِ حیات لاپرواہی اختیار کئے ہوتی ہے اور مرض آہستہ آہستہ جو تک کی مانند اس سے چٹنا چلا جاتا ہے۔ پرانا مرض آہستہ آہستہ مریض کی ریح کٹی کرتا ہے اور اس میں مریض کی صحت کی طرف واپسی کا قطعاً کوئی امکان نہیں ہوتا بلکہ پرانے مرض کا نتیجہ ہمیشہ بالآخر مریض کا خاتمہ ہی ہوتا ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ اگر کسی ذریعہ سے ہم مرض کی مزمن حالت کو حاد حالت میں بدل دیں یا بالفاظِ دیگر ہم قوتِ حیات کو اسی طرح سے بیدار کر دیں جس طرح سے وہ حاد امراض میں خود بخود ہو جاتی ہے تو پرانے مرض کو دور کیا جاسکتا ہے۔ اور ہر میو سیٹھی ادویاتی دنیا کو چیلنج کرتی ہے کہ مزمن حالت کو حاد حالت میں سوائے اصولِ بالمثل کے تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔

یا بالفاظ دیگر قوت حیات کا فطری انزراصلی بحران علاج بالمثل میں ہی ممکن ہے۔ دیگر غیر  
 ہو میو پیٹیک طریقہائے علاج صرف بناوٹی اور ناقص بحران پیدا کر سکتے ہیں جس سے کہ جسم  
 اور قوت حیات کو بجائے فائدہ کے الٹا نقصان پہنچ جاتا ہے بلکہ ایلو پیٹھی نے تو مرض کو جسم  
 کے اندر دبا دینے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے جس سے مرض دن بدن پیچیدہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور  
 اس گندگی سے مرینن کا پیمانہ عمر بہت جلد لبریز ہو جاتا ہے۔

صرف ایک بات اور آپ کے گوش گزار کر لیں۔ اس کے بعد روزمرہ کی تکالیف کا علاج  
 آپ کی نذر کریں گے اور وہ حقیقت یہ ہے کہ تازہ امراض میں قوت حیات کی حالت اس  
 زگرتار جانور کی سی ہوتی ہے جو آزاد ہونے کی جدوجہد میں اس قدر پُریہمان ہو جاتا ہے  
 کہ اکثر اس جدوجہد میں اپنے آپ کو بُری طرح زخمی کر لیتا ہے۔ اور بعض اوقات اپنی  
 جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی صاحب عقل اسے اس قید سے نجات  
 دینا چاہے تو کس قدر آسانی کے ساتھ اس کے پھندے مناسب طریقہ سے کاٹ کر اسے  
 آزاد کر سکتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ قوت حیات اپنے آپ کو آزاد تو کرا سکتی ہے مگر اکثر جسم  
 کو بہت کچھ نقصان پہنچانے کے بعد۔ لیکن اگر قوت حیات کی جدوجہد کو مناسب لائنوں پر استوار  
 کر دیا جائے تو کم سے کم زحمت اور نقصان اٹھانے پر ہی مقصد حاصل ہو جاتا ہے اور یہی فائدہ  
 درست طریق علاج کا ہے۔

اگر ہو میو پیٹیک طریق علاج عقل کے تمام تر تقاضوں کو پورا کرتا ہے تو غیر ہو میو پیٹیک  
 طریقہائے علاج اس عقل سے کورے لال بھگت کی پیروی کرتے ہیں جس نے بکرے کا سر کونے  
 میں سے نکالنے کے لئے پہلے بکرے کی گردن کو الگ کر دیا تھا اور بعد ازاں لٹا توڑ کر سر کو صحیح

سالم باہر نکال لیا تھا۔

## مقدارِ خوراک

مقدارِ خوراک کچھ زیادہ اہم معاملہ نہیں ہے اگر آپ دو گولیوں کی جگہ پر چار گولیاں اور ایک قطرہ کی جگہ پر دو قطرے مریض کو کھلا دیں تو کوئی لمبا چوڑا فرق نہیں پڑے گا۔ البتہ خوراک کی دوہرائی قابلِ توجہ ہے۔ عموماً درج ذیل مقدار دی جاتی ہے۔

گولیوں کی صورت میں بڑے کے لئے چار گولیاں فی خوراک

لڑکوں کے لئے ۲ " " "

شیر خوار بچوں کے لئے اگلی " " "

قطروں کی صورت میں بڑے کے لئے ایک قطرہ فی خوراک

لڑکوں کے لئے نصف " " "

شیر خوار بچوں کے لئے ایک قطرہ میں چار خوراک

## خوراک کی دوہرائی

عموماً عاوا امراض میں چار خوراک روزانہ دہر تین یا چار گھنٹہ بعد دی جاتی ہیں۔ اگر علامات زیادہ شدید ہوں تو خوراک ہر آدھ گھنٹہ یا گھنٹہ بعد دیں۔ آرام آنے پر دو اکی دوہرائی کا وقفہ بڑھا دینا چاہیے یا بند کر دینا چاہیے۔

اب ہم روزمرہ کی تکالیف اور ان کی مستند دواؤں کا ذکر کریں گے۔

## آنکھوں کی تکالیف

آنکھ میں ریت، مٹی، لٹکڑ وغیرہ کے پرنے سے تکلیف کا پیدا ہونا۔ ایکونائٹ 30 دہراؤھ

گھنٹہ بعد وہیں، آنکھوں کی سوزش جس میں پوپٹوں کے نیچے ریت کا سا احساس ہو۔ ایکونائٹ<sup>30</sup>

آنکھوں پر چوٹ کا لگنا۔ ایکونائٹ 30۔ اگر چوٹ میں ایکونائٹ کام نہ کرے تو آرنیکا 30 دیں۔

آنکھوں کی سوزش جس کے ساتھ شدید سرد درد ہو اور روشنی بالکل برداشت نہ ہوتی ہو۔ <sup>توتنا</sup>

30۔ لگروں کی تکالیف میں ارصنٹم نائیرٹیم 30 دیں۔

## آگ سے جلنا

کینیفرس کے لوشن 5 سے 10 قطرے مدرٹیکر آؤٹے گلاس پانی میں عمل کا ٹکڑا بجا کر

زخم پر رکھیں اور لوشن سے کپڑا تر کرتے رہیں۔ کھانے کے لئے کینیفرس کا تکلیف کی

شدت کے مطابق مناسب وقفہ بعد دیں۔ اگر کینیفرس سے عمل کم نہ ہو تو آرنیکا 30 دیں

جل جانے میں بنجار بھی ساتھ ساتھ ہو۔ ایکونائٹ 30۔ اگر پرانے جلے ہوئے زخم دوبارہ <sup>توتنا</sup>

کر آئیں۔ کاسٹیکم 30۔

## اسہال

دودھ پینے والے بچوں میں اسہال۔ بچہ بہت چڑا چڑا اور بے آرام۔ کیوملا 30۔ دودھ پینے

والے بچوں میں پانی کی مانند اسہال بعد بنجار۔ فریم ناس 30۔ سفید رنگ کے کھٹی بڑوالے پانچ

کلکیر یا کارب 30 - میٹھا زیادہ کھانے والے بچوں میں پائمانہ خارج ہوتے وقت زرد پیدازاں

رنگ بدل کر سبز ہو جائے۔ ارجنٹ ٹائیریم 30

پائمانہ بے اختیار نکل جائے۔ ایلوز 30

رنگ بدل بدل کر پائمانہ آئیں۔ پٹلا 30

سخت بدبودار پانی کی طرح بلا درد اسہال۔ پروٹونائیم 30

بدبھنسی کے پائمانے۔ چائنا 30

پچکاری کی مانند اسہال۔ کروٹن ٹنگیم 30

اچھارہ اور بدبودار اسہال۔ کار بروٹج 30

اسہال بے درد۔ کالوسنتھ 30

## اعصابی کمزوری

کثرتِ جماع و احتلام کے نتیجہ کے طور پر ایسڈ فاس 5 (4-5) قطرے پانی میں ہر غذا کے بعد

کثرتِ مطالعہ کی وجہ سے دماغی کمزوری۔ ساکھ چرچا چٹاپن موہو موہو نکس دامیکا 30

غم کے بد اثرات۔ مریض ٹھنڈی آہیں بھرے۔ اگنیا 30

کسی حصہ جسم سے خون زیادہ مقدار میں خارج ہو گیا ہو اور اس کے باعث دماغی کمزوری

چائنا 30۔ دماغ ہل گیا ہو یا دماغ میں چوٹ لگنے کی وجہ سے کمزوری۔ آرنیکا 30

انفلوئنزہ



حفظِ ناقدم کے لئے انفوسٹیزیم 30 یا آرٹک الیم 30 ایک خوراک روزانہ شروع سے ہی عام جسمانی تقاہت اور غنودگی۔ پیاس ندار و جلیسیم 30۔ درویں جو حرکت سے تیز ہو جائیں پیاس زیادہ۔ برائی اوینا 30۔ بے چینی۔ بار بار تھوڑی تھوڑی پیاس۔ تقاہت۔ آرٹیکلیم 30

## بخار

ہر بخار کے شروع میں اگر گھبراہٹ اور بے چینی پائی جائے۔ ایکوٹائیٹ 30۔

اگر شروع سے ہی کزوری اور غنودگی ہو۔ جلیسیم 30۔

اگر کسی دوا کی بھی علامات صاف نہ ہوں۔ فریم فاس 30

سیرگرم اور پیرٹھنڈے۔ بیلاڈونا 30

خشکی کی وجہ سے پیاس ندار اور قبض حرکت پسند نہ کرے۔ برائی اوینا 30۔

گرم سرد ہونے کی وجہ سے بخار۔ تمام جہم خصوصاً کمریں درد۔ رنٹاکس 30۔

شام کا بخار۔ منہ خشک مگر پیاس ندار و پاشلا 30۔

## بلواسیر

گرم غذاؤں اور گرم دواؤں کی وجہ سے بلواسیر۔ نکس دامیکا 30

اگر صبح کو ایک خوراک سلفر 30 اور رات کو ایک خوراک نکس دامیکا 30 دی جائے۔ تو اکثر ٹائمہ

ہر جاتا ہے۔

اگر نئے انگور کے کھجے کی مانند باہر نکل آئیں۔ جلن اور کھمبلی کو سرد پانی سے آرام۔ ایلیوز 30

وضع حمل کے بعد بولوا سیر جس میں کانچ یا ہرنکل آئے۔ پورڈو ٹائیڈ 30

بدامنی

زیادہ دامنی کام۔ جائے اور غذا کی بد اعتدالی سے نیکس و امیکا 30

مضدنی اشیاء یا برت کے استعمال سے کثرت تبہ کو نوشی سے پیٹ میں جلن ہو آرہا ہے

پیٹ میں ریاخ ناف سے نیچے ایک لقمہ ہی کھانے سے پیٹ بھرا ہوا معلوم دے۔

لائیو پورڈیم 30

چربی اور مرغن غذائیں کھانے سے پستلا 30

رطوبت جسمانی کے زیادہ متاع ہونے سے تمام پیٹ ہمیشہ ہوا سے بھرا رہے۔ چائنا 30

پیٹ میں ریاخ ناف سے اوپر چھٹی اور متعش ڈکاریں۔ سخت بدبودار ریاخ خارج ہو۔

کاربوریج 30

## پستانوں کی تکالیف

پستانوں کی سوزش جب کہ حرکت سے تکلیف بہت بڑھ جائے۔ برائی ادویا 30

پستانوں کا پھوڑا جب سرخ اور پرورم ہو۔ بیلا ڈونا 30

اگر پستان پھوڑے کی شکل اختیار کر چکا ہو اور پیپ پڑ چکی ہو۔ چھوٹا قابل برداشت

سیر ساغر 30

### پر سوت کا بخار

جب کہ اخراجات بدبودار ہوں۔ تبلیض کموز مگر تقریباً بہت زیادہ بخار ظاہر کرنے

تمام جسم میں درویں۔ پائیر و جیم ۳۰۰

شدید بے چینی۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار پیاں۔ نقاہت۔ آرنک الیم ۳۰

ہاتھوں اور پیروں کے تلووں میں جلن۔ سلفر ۳۰

### پھنسیاں

سرخ رنگ کی پر درد پھنسیاں۔ بیلا ڈونا ۳۰

پیپ نگالنے کے لئے سلیٹیا x ۵ دیں۔

ہاتھ پاؤں جلتے ہوں۔ سلفر ۲۰ صرف ایک خوراک دیں،

صبح تہا منہ ایک خوراک سلفر ۳۰ اور دن میں تین خوراک آرنیکا ۳۰ مسلسل دینے سے

پھنسیاں نکلنا موقوف ہو جاتی ہیں۔

### پھوڑا

پیپ پٹنے سے قبل سرخ رنگ کا پر درد پھوڑا۔ بیلا ڈونا ۳۰

اگر مواد نہ پڑا ہو، اور مقام ماؤفہ از حدو کی الحس ہو کہ کپڑا چھونا جی برداشت نہ ہو تو

بیسر سلفر ۲۰ کی ایک دو خوراکیں وزم کر تھیل کر دیں گی۔

پیپ پڑ چکی ہو اور ذکی الحس ہو۔ یہ پیر سلفر 6 یا 30  
 پیپ خارج کرنے کے لئے سیلیٹیا 6x بھی استعمال ہوتا ہے۔  
 زخم خشک کرنے کے لئے سیلیٹیا 200 (صرف ایک خوراک)۔

## پیٹ کے کیرٹسے

بچہ مٹی کھاتا ہو۔ پانخانے کھٹی بو والے۔ بچہ پیللا اور موٹا۔ گلکیر یا کارب 30  
 کھٹی بو والے زرد رنگ کے پانخانے۔ نیٹرم فاس 6 یا 30  
 بچہ بھینگا۔ روزمرہ کی دوا کے طور پر ساٹنا 30

مقعد میں تکلیف وہ خارش۔ کھانے پینے کے باوجود بچہ دبلا پتلا اور کمزور۔ سانس  
 میں بدبو۔ منہ سے رال ہے۔ مرک سال 30 یا 6۔

## پیشہ

بلور روزمرہ کی دوا کے کرجی 5 یا 2

اؤں اور خون زیادہ اور مروڑ دیر تک ہے۔ مرکیورس سال 30

مریض پیٹ کو دبائے۔ کالسنقہ 30

پانخانے کے بعد فوراً افاقہ۔ نمکس و امیکا 30

پانی بار بار واقع ہونے والی پیشہ۔ سلفر 30

مرغن اشیاء کے کھانے پینے سے پیشہ۔ منہ کا ذائقہ کڑوا پیا س ندرود۔ اؤں اور

خون ہلکا کرنے کے لیے 30

## پیشاب کا بند ہو جانا

- تازہ پیدا شدہ بچہ کا پیشاب بند ہو جانا۔ ایکونائٹ 30
- وضع حمل کے بعد عورت کا پیشاب بند ہو جانا۔ کاسٹیکم 30
- گرم دواؤں کے استعمال سے پیشاب کی بندش۔ نکس و امیکا 30
- ڈر کی وجہ سے پیشاب بند ہو جانا۔ ایکونائٹ 30
- تیز بخاروں میں پیشاب بند ہو جانا۔ فیرم فاس 30

## پیشاب جل کر آنا

- بار بار قطرہ قطرہ پیشاب شدید جل کر آئے۔ کنیترس 30
- گرم دواؤں، شراب نوشی، چائے وغیرہ کے بد اثرات۔ نکس و امیکا 30
- شدید بے چینی، بار بار پیاس اور پیشاب بنانے کے ساتھ۔ آرٹک الیم 30

## تپ حرقہ

- اس کا علاج ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔
- پیاس زیادہ۔ قبض۔ نچپ پاپ لیٹے رہنا۔ زبان سفید۔ برائی اونیا 30
- بخار کے شروع میں اگر غنودگی ہو مگر پیاس نہ ہو جلیبیم 30

تمام جسم میں دردیں۔ سب سے چینی خصوصاً کمزور۔ رٹاکس 30  
 غنودگی۔ ہڈیان۔ بدبودار اخراجات پیشیا 30

کمزوری بہت زیادہ۔ گھونٹ گھونٹ بار بار پیاس۔ بے چینی۔ آرنکس الم 30  
 جب بخار 10.5 سے بھی تجاوز کر جائے اور سہمی کیفیت پیدا ہونے لگے۔ پائیر وینیم 200  
 صرف ایک خوراک۔

کمزوری زیادہ۔ بخار تیز۔ غنودگی۔ مریض صرف جگانے پر ہوش میں آئے۔ فاسفورک  
 ایسڈ 30۔

## تشخیص (بچوں میں)

خصوصاً موٹے تازے بچوں میں تشیخ۔ سیلاڈونا 30  
 دانت نکلنے کا زمانہ ہو تو معمولی حالت میں اگنیشیا 30  
 اگر شدید قسم کے دورے پڑیں اور بچہ تڑخ اٹھتا ہو۔ کیولا 30  
 پیشیں کیزے ہوں اور تشیخ ساٹا۔ 30

## جر بیان منی، کمزوری باہ، احتلام

اس تکلیف کا علاج ہو میو پیٹیک معالج کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔  
 عام کمزوری کے لئے اگر تازہ ہو۔ چائنا 30  
 اگر دیرینہ ہو تو ایڈفاس 5 ۶ قطرے پانی میں ہر غذا کے بعد دیں۔

مشت زنی کے بد اثرات تمام جسم مع دماغ مفلوج . ماتھے پاؤں کا نہیں بلیمیم 30 یا 200  
مشت زنی اور معدہ کی خرابی . شراب و کباب کے بد اثرات . مزاج چڑھا چلا .

نکس و امیکا 30-

مستر آدمیوں میں مکمل نامردی ۔ لائیگر پوڈیم 200 - C.M.

## جگر کی تکالیف

جگر میں درد مگر لیٹن جگر والی جانب لیٹے . برائی ادینا 30

بجڑت پسینے اور جگر کی تکالیف . مرکبوس سال 30

غذائی اور ادویاتی بد پرہیزیوں کے بد نتائج . چڑھا امیٹن . نکس و امیکا 30

یرقانی علامات . جگر کے مقام کو ہر وقت ملتا رہے . صبح کو بلا درد و اسپہال . پوڈونائیم 30

جگر کی پرانی تکالیف . تھوڑا کھانے سے معدہ بالکل بھرا معلوم ہو . کمر کے گرد جیسے

ڈوری کس کر باندھی گئی ہو . لائیگر پوڈیم 30

بچڑوں میں یرقان . نیچے ہتھکون مزاج . کیو ملا 30

## جلدی بیماریاں

سیاہ رنگ کی جلد . کھجلی اور جلین . آرٹک الیم 30

کھلانے کے بعد جلین . رات کو کھجلی زیادہ . ماتھے پاؤں بلیں . سلفر 30

آبلے دارا بھاریں جن سے تیزابی پانی نکلے . رشاکس 30

پیسپ دار پھنیاں جیسے پھپک کے دانے ہوں۔ اینٹی مورنیم مارٹ ۳۰  
 ابھاریں بہت پُر حس۔ معمولی زخم میں بلڈ پیسپ پڑ جائے۔ ہیر پلٹفر ۳۰

## چوٹ اور زخم

چوٹ لگنے پر اندرونی طور پر دیکھیں اور در زیادہ ہو۔ آرنیکا ۳۰

اگر شدید بے چینی اور بخار واقع ہو۔ ایکونائٹ ۳۰

جب اعصاب کپکے جائیں۔ ہاتھ یا پاؤں کی انگلی پر سہوڑا لگ جائے۔ ہائپریم ۳۰

اگر مریج آگئی ہو تو آرنیکا اور رسٹاکس باری باری دیں۔

زخموں کے لئے بیرونی طور پر کیلینڈولا کے لوشن ایک حصہ کیلینڈولا ۵ چھو سکتے

پانی میں گدی بھاگ کر استعمال کریں۔ رگڑی تر رکھیں۔ خون بند ہو جائے گا۔

زیادہ خون نکل جانے پر کمزوری کے لئے چائنا ۳۰

نوکدار آلات سے زخم مثلاً کیل پاؤں میں گھس جائے۔ لیڈم پال ۳۰

اگر سوئی یا کانٹا جسم کے اندر ٹوٹ کر رہ جائے تو سلیٹیا ۳۰ دیں

## چھپاکی

چھپاکی کی ابھاروں میں ڈنگ دار دیں اور گرمی سے تکلیف کا بڑھنا۔ ایسین ملیفیکا ۳۰

چوڑوں اور کمر کی دردیں اور چھپاکی۔ رسٹاکس ۳۰

حیض کی خرابی اور چھپاکی پٹلا ۳۰



چھپاکی میں عین بے چینی گرمی سے آرام۔ آرٹک الیم 30

چھپاکی۔ ماتھ پاؤں ملیں سلفر 30

## چھپک

روزمرہ کی دوا کے طور پر۔ اینٹی مونیٹارٹ 30

چھاتی کی دردیں۔ کھانسی۔ پیاس زیادہ حرکت سے تکلیف۔ برائی اوٹیا 30

گلے کے خدو سوج جائیں۔ منہ سے رال بہت آئے۔ مرکبوس سال 30

چہرے اور پوٹوں پر سوجن جیسے شہد کی مکھی نے کاٹ لیا ہو۔ ایس میلیفیکا 30

سیاہ خونی چھپک۔ نقاہت۔ گھونٹ گھونٹ بار بار پانی پینے۔ آرٹک الیم 30

دانے دب جائیں۔ مریض ٹھنڈا ہو جائے اور قوت حیات جو اب دینے لگے۔ کمیفر 30

جب دوا میں کام کرتے کرتے رک جائیں تو ایک خوراک سلفر 30 کی دے کر پھر پہلی دوا

جاری کریں۔

## حکل کے دوران کی تکالیف

متلی اور تے کے لئے سب سے پہلے اپنی لاک 30 دیں۔

قبض اور صبح کے وقت متلی زیادہ ہو۔ نکس دامیکا 30

حاملہ کو کھوک بھرت آتا ہو۔ نیٹوم میور 30

مٹی کھانے کی خواہش۔ کلگیر یا کارب 30

## حیض کا درد ساتھ آنا

پرورد حیض کے وقت کا اسٹینڈہ ہر آدھ گھنٹہ بعد دیں۔

خون کا رنگ سیاہ۔ شدید دردیں۔ نرم مزاج۔ گرم کمرے میں تکلیف پڑھے۔ پشلا 30  
 چہرہ سُرخ۔ دردیں یکدم شروع ہو کر یکدم ختم ہو جائیں۔ نیچے کی طرف دباؤ۔ بیلا ڈونا 30

## حیض کی بندش

اس مرض کا علاج ہومیوپیتھک معالج کے ماتحت ہونا چاہیے۔

پاؤں بیگنے سے بندش حیض پشلا 30

موٹی تازی گورتیں۔ پاؤں ٹھنڈے اور نمدار میٹی کھانے کی خواہش۔ کلکیر یا کارب 30

حیض کی بجائے نکسیر (موضعی حیض) برائی اونیٹا 30

تحیض کی جگہ خون تھوکن یا خونی تھے۔ مد تو تانہ ڈبلی تپلی گورتیں۔ فاسفورس 30

سرد خشک ہوا یا خوف و ڈر سے حیض بند ہو جائے۔ ایکونا ٹیٹ 30

حیض بند ہونے سے سر کی طرف اجتماع خون۔ آنکھیں سُرخ۔ اعضائے تناسلی میں

بھراؤ اور نیچے کی طرف دباؤ۔ بیلا ڈونا 30

## حیض کی کثرت

اس مرض کا علاج ہومیوپیتھک معالج کے ماتحت ہونا چاہیے۔

سرخ چکدار خون بکثرت . قتل . اپنی کاک 30

سرخ چکدار خون اور موت کا خوف طاری ہو . ایکونائٹ 30

حیض مقررہ ایام سے قبل . بکثرت . مریضہ موٹی . پاؤں ٹھنڈے . گلیریا کارب 30

حیض مقررہ ایام سے قبل . بکثرت . قبض . مریضہ چڑچڑی . نکس دامیکا 30

خون سیاہ اور جھا ہوا . اخراج سے لقا بہت اور کالوں میں آوازیں . چائنا 30

دبلی پتلے بے قد والی خراب صورت عورتیں . حیض بکثرت . پشت پر دونوں کندھوں

کے درمیان جلن . ناسفورس 30

## خسرہ

شردن سے آخر تک بطور روزمرہ کی دوا کے فیزم ناس x 6 یا 30 دیں

غزوگی کی حالت میں تبسیم 30

ہڈیان اتیزہ بخار . سرگرم . پاؤں ٹھنڈے . بیلا ڈونا 30

دانے دب جائیں . چھاتی میں دردیں اور کھانسی . برائی اونیا 30

حفظہ تقدم کے طور پر پٹلا 30 صبح شام ایک خوراک دیں

آنکھیں سوچی ہوئی اور سرخ . خراشدار پانی چلے . یو فریزیا 30

خونی اور سیاہ خسرہ . بے چینی . پیاس اور شدید کمزوری . آرنگ اہم 30

## دانت درد

منضبوط دانتوں میں درد۔ ایکونائٹ  $2 \times$

مسوڑھے کا پھوڑا اور دانت درد۔ مرکبوزس سال 30

دانت نکلوانے کے بعد درد اور خون روکنے کے لئے آرنیکا 3

## دانت نکالنا

دانت نکالنے کی جگہ تکالیف یعنی دست، بیمار وغیرہ جب کہ بچہ بہت بے چین

اور چپچٹا ہو۔ کیوبلا 30

سرگرم اور پاؤں ٹھنڈے۔ سوتے سوتے چونک اٹھے۔ بیلاڈونا 30

موٹے پیلے بچے۔ سر پر پسینہ بہت آئے۔ سفید کھٹی بڑ والے پاخانے۔ کلکیریا کارب<sup>30</sup>

بتلی اتنے اور سبز رنگ کے دست۔ اپنی کاک 30

بچے مٹی کھاویں۔ کلکیریا کارب 30

دومہ

اس مرض کا علاج باقاعدہ ہو میوپتیک معالج کی نگرانی میں ہونا چاہیے۔

عموماً دومہ کے دورہ کے وقت اپنی کاک 6 ہر آدھ گھنٹہ بعد دیں۔

اگر دومہ کا دورہ آدھی رات کے بعد شروع ہوا اور مریض لیٹ نہ سکے۔ آرنیکا الم<sup>30</sup>

ہاضمہ کی خرابیوں کے سلسلہ میں جب کہ مریض نے منشیات مثلاً چائے، تباکو وغیرہ کا بیشتر استعمال کیا ہو۔ ٹکس و امیکا 30

بلغم خارج کرنے کے لئے ایٹمی موٹیم مارٹ 30  
بچوں میں نیزم سلٹ 200 صرف ایک خوراک دیں (دورہ میں نہ دیں)

## زیابریطیس

یہ مرض مزاجی ہے اور اس کا علاج ہو میو پیٹیک معالج کے ماتحت ہونا چاہیے  
عام طور پر ناسفورک ایسڈ سے 30 اور بلند طاقتیں کافی نائدہ پہنچاتی ہیں۔ بشرطیکہ  
کثرت سے جماع کیا گیا ہو۔ پیشاب و دھیا۔ مریض انتہائی پالیوسس رات کو کئی مرتبہ  
اٹھ کر پیشاب کرنا پڑے۔

سلی مزاج والے مریض جن کو پیشاب میں شکر آتی ہو۔ ناسفورس 30  
مریض میٹھی اشیاء کا بہت شوقین۔ پیٹ میں ریاح۔ ار جنٹم نائیر ٹریکم 30

## ریاح کا ہونا

اگر ریاح شدید بدبودار ہوں۔ مار بروسیج 3x سے 30 اور بلند طاقتیں  
اگر ڈکاروں سے قطعاً آرام نہ آئے اور ٹانگوں میں آوازیں پیدا ہوں چائنا 30  
ناف سے نیچے ریاح کا ہونا۔ دوچار لقموں سے پیٹ بھر جائے۔ لائیکوپوٹیم 30  
ہسٹیریا والی عورتوں میں گلے میں ہوا کا گولہ اٹھ کر جانا۔ اگنیٹیا 30

مصالحہ دار غذاؤں کا کثرت استعمال۔ یونانی اور ایوپتیٹک دوائیں کھاتے رہنا، مزاج

چٹا چڑھا۔ ریاچ۔ نکس و امیکا 30

مریض میٹھی چیزوں کا دیوانہ۔ بلند آواز ڈکاریں۔ ار جلم ٹائیر ویکم 30

مرغن اشیا کھانے کے بعد ریاچ۔ پٹلا 30

## زکام، نزلہ

زکام کے شروع ہونے پر ایکو نائیٹ 30۔ نیرم فاسس 30 ہر گھنٹہ بعد دو چار خوراک

ریں۔

بند زکام کے لئے غیر ہومیوپیتھک دواؤں کے استعمال سے بندش یا ویسے کہیں لگیا

اگر آنکھوں سے زیادہ پانی خارج ہو۔ یو فریزیا 30

ناک میں جلن۔ پٹلا زکام۔ آر شک البم 30

جب گلا متاثر ہو جائے۔ مرکورس سالن 30

زکام پینے پر جب بلغم کا رنگ پیلا ہو جائے، پٹلا 30

زکام اور کھانسی کے بیک وقت موجود ہونے پر آر شک البم اور بیلا ڈونا باری باری

استعمال کرا سکتے ہیں۔

## زہریلے جانوروں کا کاٹنا

شہد کی مکھی اور پھرہ وغیرہ کے کاٹنے پر۔ ایپس میلی قیکا 30

اگر بے چینی زیادہ ہو اور گرم ٹکڑے سے آرام معلوم دے۔ آرٹیک الیم 30  
پتھر پتھر اور نئے کیرٹوں کے کاٹے میں۔ لیڈم پال 30 کھانے کر دیں اور لیڈم 5

خارجی طور پر لگائیں۔

بھتہ کاٹے میں آرٹیک الیم 30 دیں اور آرٹیکا 5 اور پر لگائیں۔

انگلی کے سرے پر گھری یا چوبے وغیرہ کے کاٹنے پر ٹیپر ٹیکم 30 دیں۔ اگر مقام ماؤنڈ

سے دردیں آگے چلتی معلوم ہوں تو بھی ٹیپر ٹیکم مفید ہے۔

## سر درد

اگر نزلہ یا زکام کے بند ہونے کی وجہ سے ہو۔ ٹکس و امیکا 30

سر درد مانتھے میں زیادہ۔ انگیس سرخ اور درد کریں۔ بیلا ڈونا 30

سر درد جو صبح کے صبح کے ٹک بھاگ شروع ہو۔ نیٹرم میور 30

چلنے پھرنے یا سر کو بلانے سے تکلیف۔ دباؤ سے آرام۔ برائی اونیا 30

سر درد کے ساتھ شدید متل اور تے۔ اپنی کاک 30

## سوزاک

ابتدائی حالت میں جیسے ہی تکلیف محسوس ہو۔ ایکونائٹ 30 ہر دو گھنٹے بعد دیں

اگر ایکونائٹ سے فائدہ نہ ہو تو کینا بس ٹائیٹوا 5 دیں

قطرہ قطرہ جلن دار پشاب کنیترس 30

زرد رنگ کا گڑھا مواد خارج ہو۔ پٹلا 200 یا 1000 صرف ایک خوراک دیں  
 پرانا سوزاک، ماتھ پاؤں اور پیشاب کی تالی میں حلن ہو۔ سلفر 30  
 اگر آتشکی مادہ بھی ہو اور مواد سبز رنگ کا نکلے، مرک سال 30

## عام جسمانی کمزوری

اگر خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے ہو، چائنا 3  
 اعصابی کمزوری جوست قتل غم، دماغی کام یا کثرت جماع کی وجہ سے ہو۔ ایڈناس 30  
 یا ایڈناس 5 قطرے آدھ گلاس پانی میں ہر غذا کے بعد۔

## غدودوں کا سوجنا

سرخ اور نہایت پُور و غدود (تازہ سوجنیں) بیلا ڈونا 3  
 گلے کے غدودوں کا سوجنا جب کہ منہ سے بہت پانی آئے، مرکورس سال 30  
 غدودوں میں پیپ پڑنا، پہلے سلیشیا x 6 سے پیپ نکالیں۔ بعد ازاں سلیشیا 200  
 1000 ایک خوراک دیں۔

مریض موٹا، خنزیری غدود، سر پر بکثرت پسینہ، کلکیر یا کارب 30  
 خنزیری غدود، ماتھ پاؤں اور سر کی چوٹی میں حلن، سلفر 30

قبض



بار بار پاخانہ کی حاجت مگر تلیل پاخانہ خارج ہو، نکس و امیکا 30  
 جلاب اور دواؤں کے بعد قبض، نکس و امیکا 30  
 پیاس زیادہ، منہ خشک، پاخانہ خشک، برائی ادینا 30  
 بچوں کی قبض میں عموماً برائی ادینا 30 استعمال کریں  
 اگر قبض مستقل رہنے لگا ہو اور نکس سے کام نہ چلے تو صبح نہار منہ سلفر 30 کی آیت رک  
 اور دن میں نکس 30 کی تین خوراک دینے سے قبض رفع ہو جاتا ہے

## قولنج

درد میں پیٹ کو دبانا پڑے، درد اور اسہال، کارو سنتھ 30  
 بچوں کے قولنج میں کیوملہ 30 اور بیلا ڈونا 30 باری باری دیں  
 نقل غذاؤں اور غیر ہومیو پیتھک دواؤں سے استعمال کی وجہ سے قولنج، بار بار پاخانہ  
 کی حاجت، نکس و امیکا 30

## تے

بچوں میں دودھ کی تے اور کمزوری، ایٹھوزا 30  
 عام کیسوں میں خواہ بچہ ہو یا بڑا، اپی کاک 30  
 بہت بڑی تے اور بہت بڑے دست اکھٹے واقع ہوں (تھینہ) درپیرم الیم 30  
 بچہ دودھ پینے کے بعد فوراً تے کر دے، ٹرش تے، کلکیر یا کارب 30

ٹھنڈے پانی کی شدید پیاس۔ مگر پانی جب معدہ میں جا کر گرم ہر آتے آجاتے۔  
ناسفورس 30۔

### کالی کھانسی

کھانتے کھانتے پختے کا پھرہ سرخ ہو جائے۔ بیلا ڈونا 30  
جب کہ چھاتی میں بلغم بہت بڑے اور پختہ لگیا آہر۔ اپنی لاک 30

### کانچ نکلنا

چوڑا اور اعصابی مزاج۔ پانخانہ کے بعد کانچ نکلے۔ اگیشیا 30  
زرد رنگ کے اسہال۔ ہر پانخانہ کے ساتھ کانچ نکلے۔ پودو فائیم 30

### کان کا درد

بچوں کے کان درد میں روزمرہ کے طور پر پیسٹلا 30  
چوڑا چوڑے بچوں میں کان درد۔ گیوملا 30  
کان درد جب کہ درورات کو بڑھ جائے۔ مرکورس سال 30

### گرے

اپنی لاک 5  $\frac{8}{10}$  قطرے ایک انس آب مقطر میں ملا کر دن میں  $\frac{3}{4}$  مرتبہ آنکھوں میں ڈالیں

اندرونی طور پر کھانے کے لئے اگر تازہ کیس ہو۔ ایکونائیٹ 30  
 پرانے کیس۔ ارجنٹم نائیرڈیکم 1000 ایک خوراک ہر چندرہ روز بعد

## کمر درد

وزن اٹھانے سے کمر درد ہو جائے آرنیکا 30 اور فیرم فاس 30 باری باری استعمال کریں۔  
 بھیگنے یا گرم سرد ہونے پر کمر درد۔ بیٹھنے پر درد زیادہ چلنے پھرنے میں افاقہ۔ زٹاکس 30  
 ذرا سی حرکت سے درد شدید ہو جائے۔ سکون سے لیٹنے میں افاقہ۔ برائی اوٹیا 30

## کن پیڑے

اگر منہ خشک ہو۔ فیرم فاس 30 یا بیلا ڈونا 30  
 اگر منہ سے رال بہتی ہو۔ مرکپورس سال 30  
 کن پیڑے دب جائیں اور خبیصے درم کر آئیں۔ پاسٹلا 30

## کھانسی

گلے پھولے ہوئے اور خشک کھانسی۔ بیلا ڈونا 30  
 گلے پھولے ہوئے اور رال بہے۔ مرکپورس سال 30  
 کھانسی خشک اور چھاتی درد کرے۔ برائی اوٹیا 30  
 خشک کھانسی جو برائی اوٹیا سے ٹھیک نہ ہو۔ فاسفورس 30

صبح کے وقت کھانسی زیادہ۔ نکس و امیکا 30

بچوں کی کھانسی۔ بلغم چھاتی میں برسے اور بچہ لگیا تا ہو۔ اپنی کاک 30

خشک کھانسی۔ ادھی رات کے بعد تکلیف زیادہ۔ آرٹک الیم 30

کھانسنے سے ہر بار پیشاب خطا ہو جائے۔ ٹھنڈے پانی سے کھانسی رگ جائے۔ کاسٹیکم 30

## کیل، مہاسے

مزاج گرم۔ ماتھ پاؤں میں جلن اور کیل نکلنا۔ سلفر 30

عورتوں میں ماہواری کی خرابی کے ساتھ کیل نکلنا پھیلا 30

سرخ رنگ کی پھرے کی پھینیاں۔ بیلا ڈونا 30

## گلے پرانا

دائیں طرف گلے کی زیادہ سوزش۔ منہ خشک۔ بیلا ڈونا 30

منہ سے رال ہے۔ مرکورس سال 30

پرانے کیوں ہیں ریٹا کارب 30 یا 200

## گلا بیٹھنا

آواز کے زیادہ استعمال سے گلا بیٹھ جائے۔ آرنیکا 30

سردی گنے یا نزلہ وزکام یا موسم کی تبدیلی سے آواز یکا یک بند ہو جائے۔ کاسٹیکم 30

شام کے وقت گلابیٹینا۔ مرطوب موسم میں تکلیف زیادہ۔ کاربوویج 30  
گنے کی سوزش اور دکھن کے ساتھ آواز بھاری۔ فیرمفاسس 30

## گوبانجی

ہر قسم کی گوبانجی میں پٹلا 30 ایک مجرب دوا ہے۔  
اگر خون خراب ہو گیا ہو اور بار بار دانے نکلتے ہوں۔ درد زیادہ۔ اسپر سلفر 30  
بار بار گوبانجیاں نکلتے گئے لئے سلیشیا 30 بھی استعمال ہوتا ہے۔

## نگڑی کا درو

وائیں ٹانگ میں تازہ دریں۔ کالوسٹوڈ 30  
کم درد اور ٹانگ کا مشترکہ درد۔ گرم سرد ہونا۔ رشاکس 30  
دریں یکدم شروع ہوں اور یکدم ختم ہوں۔ پاؤں لٹکانے رکھنے سے آرام۔ بیلا ڈونا 30  
قبض۔ زیادہ میٹھے رہنے والے اشخاص مثلاً کلرک۔ نکس و امیکا 30  
سرد ہوا لگ جانے سے درد اور بخار۔ شدید بے چینی۔ اکیونائیٹ 30

## لوگنا، سن سٹروک

سن سٹروک کی نمبر ایک ذرا۔ گلوٹامین 30 (سہروس یا پذیرہ منٹ بعد پانی میں دیں)  
پہرہ سرخ۔ آنکھیں سرخ اور غنودگی۔ بیلا ڈونا 30

مریض بہت بے آرام . موت کا خوف . ایڈونائٹ 30  
 نیٹرم پیوسہ 30 یا 6x لوگ جانے میں اکیہر کاکام کرنا ہے . اگر ہڈیانی کیفیت شروع ہو جائے  
 تو کالی ٹاس 30 کے ساتھ باری باری سے دیں ۔

## مرگی

باتا عدہ علاج کے لئے ہو پیو پیٹیک معالج سے رجوع کریں ۔  
 مرض کے دورہ میں بیلا ڈونا 30 جب کہ چہرہ سُرخ . سرگرم اور پاؤں ٹھنڈے ہوں ۔  
 مرگی کے دورے نہ چاند پر سائیشا 30  
 چڑچڑ سے مریض جو بد معنی اور قبض کا شکار ہوں . نکس و امیکا 30

## سوزھول پیپ آنا

مرکیورس سال 6 اور بلند طاقتیں استعمال کریں ۔

## سوزھے کا پھوڑا

ابتدائی سوزشی درد . بیلا ڈونا 30  
 منہ سے رال ہے ۔ بدبودار مائیں . مرکیورس سال 30  
 سوزھے میں پیپ بننے کا امکان نظر آئے ۔ ہیر سلفر 30

## معدہ کی تکالیف

شراب، کباب، چٹ پٹی غذاؤں، تنباکو چائے وغیرہ کے بد اثرات، نکس رامیکا 30

میٹ میں بہت ریاح، بدبودار ریاح خارج ہوں کاربوہیج 30

مرغن غذاؤں کے بعد معدہ کی خرابی، پٹلا 30

میٹھی چیزوں کی خواہش اور پھران سے تکلیف بڑھنا، ارجنٹ ٹائٹریکیم 30

## علیر یا بخار

بطور روزمرہ کی دوا کے اپنی لاک 30، جب کسی دوا کی علامات نہ ملیں تو اس کو ہمیشہ

استعمال کریں، بجے صبح سردی سے بخار چڑھے، قبض اور سرد رہو، نیٹرم میور 30

دورہ کے دوران میں اس دوا کو ہرگز ہرگز نہ دیں بلکہ دورہ ختم ہونے پر دیں،

بعد دوپہر یا ادھی رات کے بعد بخار کا ہونا شدید بے چینی، آر شک الیم 30

ہم بجے شام کا بخار ہونا، پیاس تدارو، پٹلا 30

## منہ کے چھالے

بچوں میں، لورکیس 30

اگر رال بہت سے، فرکیورس سال 30

## موج آنا

موج کے شروع میں آرٹیکا 30 یا 30 فیرم فاس 30  
موج کے پرانے اثرات اگر آرٹیکا کام نہ کرے، رٹا کس 30

## سکیمیر

فیرم فاس 30 یا 200  
اگر زیادہ سکیمیر آنے سے کمزوری واقع ہو جائے اچانٹا 30

## نورنہ

سرد ہوا لگنے سے شدید حملہ، بے چینی، شور، ایکونائیٹ 30  
دائیں طرفہ نورنہ جب کہ مرلیٹن اسی طرف لیٹے۔ برائی ادینا 30  
اکثر برائی ادینا 30 اور فاسفورس 30 باری باری دینے سے بچوں اور بڑوں کے نورنہ  
کے کہیں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

چھاتی میں بنم بھری ہو۔ مگر کمزوری کی وجہ سے مرلیٹن خارج نہ کر سکے۔ اینٹی مویم ٹارٹ 30

## فینڈ کا نہ آنا

تنگان کی وجہ سے فینڈ نہ آئے۔ آرٹیکا 30



چائے تباکو وغیرہ کے کثرت استعمال کی وجہ سے نیند نہ آئے، نرس و امیکا 30

## وضع حمل اور اس کے بعد کی درویں

وضع حمل کو تیز کرنے کے لئے کالی تاس 6x 5 گولیاں ہر 15 منٹ بعد دیں۔ وضع

حمل کے بعد کی درویں کے لئے آرٹیکا 30

پھکی

نرس و امیکا 30

میتھ

ہر کیس کے شروع میں کیونفر 5 ہر 15 منٹ بعد شوگر میں دیں

تے اور دست بہت زیادہ۔ پیاس زیادہ وریبرام الیم 30

تشیح زیادہ ہو جائیں۔ کیوریم مٹیکیم 30۔

دیکھو

ہومیوپیتھک طب کے انقلاب آئندہ سے دوا

دورانِ حمل کی جملہ تکالیف کا واحد علاج

ہومیوپیتھک کورس

PREGNANCY COURSE

زچہ و بچہ کی صحت کا محافظ و ضامن

- دورانِ حمل کی متلی دتے ○ قبضی ○ بد ہضمی ○ بھوک کا نہ لگنا
- کئی خون ○ اسقاطِ حمل ○ سردرد ○ کمزوری ○ دانت درد وغیرہ
- ہر قسم کی تکالیف میں مفید و موثر ہے۔

عرصہ حمل میں اس کے مسلسل استعمال سے دورانِ حمل کسی قسم کی تکالیف کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔  
ولادت باسانی ہوتی ہے اور بچہ بھی نہایت خوبصورت، صحت مند اور تندرست و توانا پیدا ہوتا ہے۔

ایک ماہ کی دوا کی قیمت ۱۵/۰۰ روپے —

کسی میڈیکل سٹور یا کیمسٹ ہومیوپیتھک سٹور بلاک ۱ سرگودھا  
سے خریدیں

ڈیپٹی سٹور اور پریکٹیشنرز کے لئے خاص رعایت!



کامیاب پریکٹس کے لیے  
ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی دیگر تصانیف  
ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب

(ابتدائی معلومات اور فلسفہ)

کینٹ ہومیوپیتھک گائیڈ

(علاج الامراض)

کینٹ ہومیوپیتھک پاکٹ میٹریا میڈیکا

(خواص الادویہ)

ہومیوپیتھی کے راز

(فلسفہ انتہائی دلچسپ پیرایہ میں)

ریپبلش شپ آف ہومیوپیتھک ڈرگس رائنگلش

(تعلقات الادویہ)

ملنے کا پتہ

کینٹ ہومیوپیتھک ڈرگس میڈیکل  
ہومیوپیتھک بلڈنگ - بلاک نمبر ۱ - سرگودھا

کامیاب پریکٹس کے لیے  
ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی دیگر تصانیف  
ہومیوپیتھی کی پہلی کتاب

(ابتدائی معلومات اور فلسفہ)

کینٹ ہومیوپیتھک گائیڈ

(علاج الامراض)

کینٹ ہومیوپیتھک پاکٹ میٹریا میڈیکا

(خواص الادویہ)

ہومیوپیتھی کے راز

(فلسفہ انتہائی دلچسپ پیرایہ میں)

ریپبلش شپ آف ہومیوپیتھک ڈرگس رائنگلش

(تعلقات الادویہ)

ملنے کا پتہ

کینٹ ہومیوپیتھک ڈرگس ہسپتال

ہومیوپیتھک بلڈنگ - بلاک نمبر ۷ - سرگودھا